بحر المصائب

Presented by: https://jafrilibrary.com/

حجۃ الاسلام
مولانا ریاض حسین جعفری فاضل قم

www.ShianeAli.com

بحر المصائب

تالیف

Presented by: https://jafrilibrary.com/

السید امداد علی الحسینی الواسطی

تدوین

حجۃ الاسلام مولانا ریاض حسین جعفری فاضل قم

ناشر

ادارہ منہاج الصالحین

جناح ٹاؤن، ٹھوکر نیاز بیگ، ملتان روڈ، لاہور۔ فون: 5425372

www.ShianeAli.com

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ

نام کتاب : بحر المصائب

تالیف : السید امداد علی الحسینی الواسطی

تدوین : مولانا ریاض حسین جعفری فاضل قم

پروف ریڈنگ : شیخ خادم حسین- غلام حبیب

ایڈیشن اوّل : اپریل ۲۰۰۳ء

Presented by: https://jafrilibrary.com/

تعداد : ۱۰۰۰

کمپوزنگ : ادارہ منہاج الصالحین

ہدیہ : 165 روپے

ادارہ منہاج الصالحین

جناح ٹاؤن ٹھوکر نیاز بیگ لاہور- فون: 5425372

www.ShianeAli.com

فہرست

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

کریم کربلاؑ سے رابطہ ہے

مرے پیش نظر کرب و بلا ہے

مجھے خواہش نہیں عرض وسما کی

وہ تحفہ مجھ کو خالق نے دیا ہے

اتفاقات زمانہ دیکھئے کہ ہم اس کتاب کو اس وقت شائع کر رہے ہیں جب شیطان کبیر امریکہ نے سرزمین عراق پر جارحیت کر کے مقامات مقدسہ میں ظلم و بربریت کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ بے سروسامان، نہتے معصوم عراقیوں کا قتل عام کیا جا رہا ہے۔ گویا تاریخ کربلا کو دھرایا جا رہا ہے امریکہ یزیدیت کے روپ میں حسینیت پر یلغار کر رہا ہے۔

آج پھر معرکہ کرب و بلا ہے درپیش

آج شبیرؑ پہ پھر عالم تنہائی ہے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام مسلمان فلسفہ شہادت حسینؑ سے سبق لیتے ہوئے شیطانیت اور جارحیت کی اس یلغار کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی مانند متحد ہو جائیں تو پھر باطل کی تمام طاقتیں خاکستر ہو کر رہ جائیں گی۔ بقول جوش

نقش اسلام ابھر جائے جلی ہو جائے

ہر مسلمان حسین ابن علیؑ ہو جائے

دعا ہے کہ رب ذوالجلال ہماری اس سعی کو قبول فرمائے اور قافلہء حسینی کو عزم بالجزم کے ساتھ راہ شہادت اور صراط جہاد پر گامزن کرے۔

طالب دعا!

مولانا ریاض حسین جعفری

سربراہ ادارہ منہاج الصالحین لاہور

www.ShianeAli.com

بحرُالمصائب پر ایک نظر

صادق آلِ محمدؐ کا فرمان ہے کہ جو شخص مظلوم کربلاؑ کا ذکر کرے یا سنے اور آپؑ کی مصیبت پر اس کی آنکھ سے مچھر کے پر کے برابر آنسو جاری ہو جائے تو اس کا اجر وثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس مؤمن کو بہشت میں داخل کرنے سے کم کسی اجر پر راضی نہ ہوگا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

بحرُالمصائب آلِ محمدؐ پر گزرنے والی مصیبتوں کے ذکر کا وہ سمندر ہے کہ جس کی ہر روایت خونچکاں اور ہر واقعہ دلآویز ہے۔ امام عالی مقام کے قافلہ کی مدینہ سے روانگی سے لے کر یوم عاشور کی روایات مقتل تک اور شام غریباں سے لے کر واپس مدینہ پہنچنے تک کے مرحلہ بہ مرحلہ مصائب ترتیب وار درج کئے گئے ہیں اور اس پر مستزاد ان کو مجلسی انداز دے کر صاحبانِ منبر اور اہل خطابت کے لیے اور بھی آسانی کی صورت پیدا کر دی گئی ہے۔ فاضل جلیل مولانا سید امداد علی الحسینی الواسطی مرحوم نے حاجی خواجہ محمد شریف کربلائی کی فرمائش پر تالیف کیا اور ۱۹۲۹ء میں دہلی میں شائع ہوئی۔ اس کی تالیف کو تقریباً ایک صدی گزرنے والی ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ اس دور کی زبان اور آج کی ترقی یافتہ زبان میں بہت فرق ہے۔ ویسے بھی مصنف کا انداز بیان نہایت ادق اور مقفی و مسجع تھا۔ یقیناً اس دور میں یہ زبان کا حسن تھا لیکن آج یہ زبان نہایت مشکل

www.ShianeAli.com

محسوس ہوتی ہے۔ نیز آج کے خطباء وذاکرین خصوصاً قارئین کے لیے اس سے کما حقہ، مستفید ہونا بہت مشکل ہے۔ چنانچہ ادارہ منہاج الصالحین نے اسے سادہ وعام فہم مروج زبان میں ڈھالنے کی ذمہ داری سنبھالی، یہ شرف مولانا آغا ریاض حسین جعفری صاحب سرپرست ادارہ ہذا کو نصیب ہوا۔ مولانا قبلہ نے کتاب ہذا کی تجدید زبان سے لے کر تجدید اشاعت تک کے امور کو نہایت خوش اسلوبی اور حسن فن سے نبھایا ہے۔ وہ عالم کے ساتھ ساتھ ناشر بھی ہیں لہٰذا ہر دوفنون سے باخبر ہیں۔ ان کی اس کاوش سے آنے والی نسلوں کے لیے ایک سرمایہ مصائب محفوظ ہو گیا ہے۔ نئے ابھرنے والے خطباء اور ذاکرین کو سینہ گزٹ اور غلط روایت کے بیان سے گریز کرنے اور پرانے پڑھنے والوں کو اپنی اصلاح کر کے مستند مصائب کو بیان کرنے کی سہولت میسر ہوگی۔

کتاب ہذا میں امام عالی مقامؑ کے واقعہ ولادت باسعادت سے لے کر قافلہ اہل بیتؑ کی مدینہ واپسی تک کے ساتھ ساتھ چہار مجالس فضائل زیارت حسینؑ، مصائب امام زین العابدین اور فضائل مصائب امام موسیٰ کاظمؑ اور امام علی رضاؑ بھی موجود ہیں۔ مجدد نے اس کتاب کے حسن کو نکھارنے کے لیے اعتدال کا رستہ اپنایا ہے اور انتہا پسندی کا ثبوت نہیں دیا۔ اول تو غلط اور غیر مستند روایات جو مروج ہونے کے سبب شامل کتاب کر لی گئی تھیں انہیں چھان پھٹک کر بعد خارج کر دیا گیا ہے۔ ثانیاً ہم نے اردو زبان کی روانی وسلاست کے ساتھ ساتھ اصلاحات غم اور الفاظ مودت پر خصوصی توجہ دی ہے۔ مثلاً عربی زبان کے بکثرت استعمال ۔ ۔ باب میں جو ثقالت تھی اس کے خاتمے کے لیے فرمودات معصومینؑ یا پھر مصائب بھرے ضروری جملات کو ہی برقرار رکھا گیا ہے جبکہ ہر ایک جملے کی ار ۔ ۔ سے پہلے عربی کے ذکر کے طریقہ کار کو مناسب نہیں جانا۔ بعد ازاں اس کو زبان ۔ ۔ نی کی ۔ ان پر چڑھایا گیا ہے۔ رموز واوقاف اور اعراب کا بھی

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

خصوصی اہتمام کیا گیا ہے۔اس طرح ایک پرانی یادگار کتاب اپنی قدامت کے سبب بے فائدہ ہونے کی بجائے مفید ترین خزانہ بن گئی ہے۔

بحرالمصائب کی تلاوت سے جبین نیاز جھکتی ہی چلی جاتی ہے اور ہر ورق پر منقول احادیث کو بوسہء عقیدت دینے کو جی چاہتا ہے۔کہیں اکبرؑ و قاسمؑ و علم دار کی شجاعت وشہامت اور وغا و وفا کا ذکر ہے تو کہیں مسلمؑ و وھبؓ اور عابسؓ و شوذبؓ کے بے مثال جہاد کا تذکرہ۔کہیں عونؑ ومحمدؑ ہم شکل پیغمبرؐ کا صدقہ بنتے ہیں تو کہیں مسلمؑ و شہزادگان مسلمؑ امام الشہداء کا حق امامت ادا کرتے نظر آتے ہیں۔کہیں اصغرؑ وسکینہؑ کی تشنہ لبی دل کو تڑپاتی ہے تو کہیں شام غریباں میں خیام اہل بیتؑ کی تاراجی خون کے آنسو رلاتی ہے۔

کربلا میں اشقیاء کے ظلم وستم کا شمار ہی ناممکن ہے۔اکبرؑ کے سینے میں لگتی Presented by: https://jafrilibrary.com/ برچھی، اصغرؑ کا سہ شعبہ تیر سے چھدتا ہوا نازک گلا، قاسمؑ کے گل بدن کے برگ ہائے پارہ پارہ، عباسؑ غازی کے کٹے بازو، اصحاب حسینؑ کے تیروں، تلواروں اور نیزوں سے دریدہ بدن، حالت سجدہ میں جانب پشت سے کٹتا ہوا گلوئے امامؑ، سکینہؑ کے چھنتے ہوئے در، زینبؑ وکلثومؑ کی لٹتی ہوئی چادریں، سید ابرار کے جلتے ہوئے خیمے، عابدؑ بیمار کے تپ زدہ گلے میں طوق ورسن، سر برہنہ سیدانیوں کے پس پشت بندھے ہاتھ، مقتل میں گم شدہ سکینہؑ کو تلاش کرتی ہوئی پھوپھیاں، جلی ہوئی چوب خیمہ ہاتھ میں لئے یتیموں کا پہرہ دیتی ہوئی زینبؑ کبریٰ مقتل میں لاشہ ہائے شہدا کے پاس سے گزرتی ہوئی قیدی شہزادیاں، کوفہ وشام کی جانب بھاگتے ہوئے بغیر پالانوں کے اونٹ، اونٹوں سے گرتے ہوئے معصوم بچے، بیمار کی پشت پر برستے ہوئے کوڑے، بازار شام میں مخدرات عصمت کے سروں پر برستے ہوئے پتھر، دربار میں بوسہ گاہ رسولؐ پر پڑتی ہوئی چھڑی۔شراب

www.ShianeAli.com

خوروں کے مجمع میں خطبے دیتی ہوئی بنت علیؑ ، بے سقف زندان میں دھوپ میں بیٹھی کبھی ٹھنڈا پانی نہ پینے والی ربابؑ خیمے کی جلی ہوئی لکڑیوں کو سینے سے لگا کر شہید بے شیر کا غم منانے والی رسول معظمؐ کی بہو، قریہ قریہ قافلہ حسینی کے ساتھ چلنے والی روح بتولؑ آؤ میرے جعفری! آؤ حسینیو! بتولؑ عذرا اپنے اجڑے گلستان کا پرسہ لینے آئی ہیں۔ اگر روز محشر شفاعت سیدہ زہراءؑ کے طلب گار ہو تو آنسوؤں کا نذرانہ دو، آہوں کے گلدستے پیش کرو، غم کی جاگیر سجاؤ، ماتم کی دنیا آباد کرو، زندگی غم حسینؑ کے نام کر دو اور فلسفہ شہادت حسینؑ کو کبھی نہ بھولو۔

پروفیسر مظہر عباس
ویسٹ منسٹر کالج لاہور

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

پہلی مجلس

امام حسینؑ کی ولادت باسعادت

"فِی بِحَارِ الاَنْوَارِ عَنِ الْمَنَاقِبِ اِنَّهُ وُلِدَ الْحُسَيْنُ بِالْمَدِيْنَةِ يَوْمَ الْخَمِيْسِ اَوْ يَوْمَ الثَّلَثَا لِخَمْسٍ خَلَوْنَ مِنْ شَعْبَانَ الْمُعَظَّمِ سَنَةَ اَرْبَعٍ مِنْ هِجْرَةِ النَّبِيِّ الاَكْرَمِ بَعْدَ اَخِيْهِ الْحَسَنِ بِعَشْرَةِ اَشْهُرٍ وَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا"

Presented by: https://jafrilibrary.com/

"بحار الانوار میں مناقب شہر آشوب سے منقول ہے کہ شہزادہ کونین حضرت امام حسین علیہ السلام بدھ کے روز یا بروایت دیگر جمعرات کے روز مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ اس وقت ہجرت نبوی کو چار سال گزر چکے تھے۔ آپؑ کے بڑے بھائی حضرت امام حسن علیہ السلام آپؑ سے دس ماہ اور بیس روز بڑے تھے"

وَ فِی عِلَلِ الشَّرَائِعِ وَالاَمَالِی عَنْ عَلِیِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ اَنَّهُ لَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ هَبَطَ جِبْرَئِيْلُ بِاَمْرِ اللّٰهِ الْجَلِيْلِ عَلٰى مُحَمَّدٍ فَهَنَّاهُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ"

کتاب علل الشرائع اور کتاب امالی میں چوتھے تاجدار ولایت حضرت امام سید الساجدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس وقت امام حسینؑ

www.ShianeAli.com

علیہ السلام پید ہوئے، اسی وقت جبرئیلؑ بحکم رب جلیل پیغمبر اسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، اور آنحضرتؐ کو نواسے کی ولادت باسعادت پر مبارک باد دی۔

ثُمَّ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِّهِ بِابْنِ هَارُوْنَ فَاِنَّ عَلِیًّا مِنْکَ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی ۔

اور پھر جبرئیلؑ نے مبارکباد پیش کرنے کے بعد بارگاہ رسولؐ میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ذات احدیت نے بعد تحفہ درود وسلام کے ارشاد فرمایا ہے:

''اس مولود مسعود کا وہی نام رکھو جو کہ فرزند ہارونؑ کا تھا، اس لیے کہ آپؐ کے بھائی علیؑ کو آپؐ کے ساتھ وہی نسبت ہے کہ جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی۔''

Presented by: https://jafrilibrary.com/

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا اسْمُهٗ قَالَ شَبِیْرٌ وَ فِی الْاِنْجِیْلِ طَابَ فَقَالَ لِسَانُ عَرَبِیٌّ قَالَ سَمِّهِ الْحُسَیْنَ فَسَمَّاهُ بِهٖ فَاسْمُهٗ فِی الْعَرَبِیِّ الْحُسَیْنُ وَفِی التَّوْرٰةِ شَبِیْرٍ وَفِی الْاِنْجِیْلِ طَابَ ۔

جناب رسالتمآب نے جبرئیل سے فرمایا:

''اے بھائی! ہارونؑ کے فرزند کا نام کیا تھا''؟ جبرئیلؑ نے عرض کیا: ''یا رسول اللہؐ ہارونؑ کے فرزند کا نام شبیر تھا۔'' آنحضرتؐ نے فرمایا ''یہ تو عبرانی زبان ہے جبکہ ہماری زبان عربی ہے'' جبرئیلؑ نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! اگر آپؐ کو اس شہزادہ کونین کا نام اپنی زبان میں رکھنا مقصود ہے تو آپؐ اس کا نام حسینؑ رکھیں۔ کیونکہ عربی زبان میں اس کا معنی ومفہوم حسینؑ بنتا ہے''

پس جناب رسالتمآب نے اس کے بعد اپنے نواسہ کا نام حسینؑ رکھا۔ اور

www.ShianeAli.com

توریت میں آپ کا نام "شبیرؑ" ہے جبکہ انجیل میں اسے "طاب" کہا گیا ہے۔ یعنی پاک وپاکیزہ حسین اور خوبصورت۔

امام عالی مقام کی کنیت ابوعبداللہ ہے اور آپؑ کے القاب بہت زیادہ ہیں۔ اور ان میں سے زیادہ مشہور یہ ہیں کہ آپ کو رشید، ذکی، مبارک، تابع لمرضات اللہ، طیب، سید اور وفی "یعنی اپنے عہد ووعدہ کو پورا کرنے والے" کے القاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ اور آپ کے القاب میں سب سے زیادہ مشہور لقب "ذکی" ہے۔

لیکن وہ لقب کہ جو ان سب القاب میں رتبتہ میں زیادہ ہے وہ لقب ہے کہ جس سے رسالتمآب نے اپنے دونوں نواسوں امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام کو ملقب کیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا:

اے شہزادگان عصمت! اَنۡتُمَا سَیِّدَا شَبَابِ اَهۡلِ الۡجَنَّةِ، "تم دونوں جوانان جنت کے سید وسردار ہو"

Presented by: https://jafrilibrary.com/

کتاب منتخب میں ابن عباسؓ سے روایت منقول ہے کہ جب ذات احدیت نے چاہا کہ اپنے حبیب حضرت محمدؐ کو فرزند ارجمند یعنی حسینؑ عطا فرمائے۔ اور وقت وضع حمل بھی قریب پہنچا اس وقت لعبا کو حکم ہوا کہ جلد جناب فاطمہ زہراءؑ بنت محمد مصطفیٰ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو، اور جو خدمات بوقت وضع حمل دایہ کے متعلق ہوتی ہیں وہ سب بجالائے۔

کہ ستر ہزار حوریں اس کی پرستار اور خدمت گزار ہیں، اور ستر ہزار قصر کہ ان میں انواع واقسام کے جواہر سے مرصع ستر ہزار کمرے ہیں، اسے مرحمت ہوئے ہیں اور ایک قصر خاص کہ جو تمام قصر ہائے جنت سے بلند تر ہے۔ "لعبا" کو رہنے کے لیے ملا ہے۔ اور خداوند احسن الخالقین نے اس حوریہ کو ایسا حسن وجمال عنایت کیا ہے کہ لعبا کے

www.ShianeAli.com

نور جمال سے تمام جنتیں روشن اور منور ہو جاتی ہیں۔

"لعبا" پرودگار عالم کے حکم سے خاتون جنت کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوئی اور بکمال تعظیم تسلیم بجا لائی ، لیکن لعبا کی حیثیت و شخصیت کے مطابق فرش نہ ہونے کی وجہ سے شرمندگی دامن گیر ہوئی۔ آپؑ کے پاس فقط گوسفند کی ایک کھال تھی اس پر آنحضرتؐ کا اونٹ دن کو دانا کھاتا تھا اور رات کو خود معصومہؑ اور امیرؑ کائنات استراحت فرماتے تھے۔

جناب سیدۂ کونینؑ اسی تردد میں تھیں کہ اچانک ایک بہشتی حور جنتی فرش کے ساتھ حاضر ہوئی۔ اس فرش کو خانہ بتولؑ میں بچھا دیا گیا۔ پس لعبا اپنی کنیزوں کے ہمراہ اس فرش پر بیٹھی۔

پس جمعہ کے دن صبح کے وقت حضرت امام حسین علیہ السلام کے عدیم المثال

Presented by: https://jafrilibrary.com/

نور جمال سے تمام عالم نورانی ہوا۔ اور لعبا نے اس وقت معدن امامت کے اس آفتاب عالمتاب کو اپنی گود میں لیا۔ اور اس مولود مسعود سے پیار کیا۔ اور ایک سفید بہشتی کپڑے میں لپیٹ کر کہا "اے مولود مسعود! اللہ تعالیٰ آپ کی ولادت باسعادت کو آپ کے لیے مبارک قرار دے۔

ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ جب وہ پارۂ جگر رسولِ خداؐ اور گوشوارۂ عرش معلیٰ، زینت آغوش فاطمہ زہراءؑ پیدا ہوا تو اس وقت پروردگار عالم نے جبرئیلؑ، میکائیلؑ اور اسرافیلؑ کو حکم دیا کہ تم سب افواج ملائکہ کے ساتھ ہمارے حبیب حضرت محمدؐ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو اور آپ کو حسین علیہ السلام کی ولادت باسعادت کے موقعہ پر ہماری طرف سے مبارک دو۔

پس بحکم پروردگار جبرئیلؑ اور میکائیلؑ ملائکہ کے گروہوں کے ساتھ بکمال

www.ShianeAli.com

فرحت وسرور خدمت جناب رسالتمآب میں حاضر ہوئے اور ہر ایک نے ذات احدیت کی طرف سے حسینؑ کی ولادت باسعادت پر ہدیۂ تبریک پیش کیا۔ اور وہ تمام فرشتے بہشتی حوروں اور لعبا کے ساتھ سات شب و روز تک اس مولود مسعود کی خوشی و سرور کے لیے خانہ رسول اسلامؐ پر موجود رہے۔ اور جب آٹھواں روز طلوع ہوا تو سب فرشتے لعبا کے ہمراہ رسول خداؐ سے اجازت لے کر آسمان کی طرف پرواز کر گئے۔

ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ جب یہ فرشے رخصت ہوئے تو رسول ثقلینؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب لعبا آسمان پر گئی ہے تو اس وقت سے وہ تمام حوران بہشتی پر فخر ومباہات کرتے ہوئی کہتی ہے کہ تم میں سے کوئی بھی میری نظیر اور ہم مثل نہیں ہے، اس لیے کہ میں فرزند رسول الثقلینؐ کی دایہ اور خادمہ ہوں۔

کتاب کافی میں ہے کہ جب شہزادۂ کونینؑ، فرزند رسول الثقلینؐ امام حسین علیہ السلام پیدا ہوئے۔ تو اس کے ساتویں روز جبرئیلؑ خدمت بابرکت رسول جلیلؐ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے رسولؐ! حق سبحانہ تعالیٰ نے بعد تحفہ سلام کے امام حسین علیہ السلام کی ولادت باسعادت پر مبارک باد دی ہے اور فرمایا ہے کہ آج ولادت کا ساتواں روز ہے لہٰذا اس مولود مسعود کا نام رکھو، اور کنیت کا انتخاب کرو، اور آج ہی اس کے سر کے بال اتر واؤ، اور عقیقہ کرو اور اس کے کان میں سوراخ کرو۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

پس رسالتمآب نے اپنے پروردگار کے حکم سے اپنے فرزند کا نام حسینؑ رکھا، اور کنیت ابوعبداللہؑ قرار دی، اور اس روشن آفتاب کے کان میں بندا ڈالا اور عقیقہ کیا، اور اس شہزادہ کے سر کے درمیان دو گیسو رکھے، اور سر اطہر کے باقی بال اتر وائے اور سر کے بالوں کے برابر چاندی صدقہ کی۔ چنانچہ اس دن سے ہر مولود کے سر کے بالوں کے مطابق چاندی صدقہ میں دینے کی سنت پڑ گئی۔

www.ShianeAli.com

سے اپنا سر زمین پر مارتا تھا۔ پس جب نبیؐ زادیوں نے گھوڑے کے ہنہنانے اور رونے کی آواز سنی تو تمام پردہ نشین عصمت وطہارت سروپا برہنہ باہر نکل آئیں، انہوں نے دیکھا کہ ذوالجناح خاک وخون میں غلطاں حسرت ویاس سے رورہا ہے۔ اور اپنا سر زمین پر پٹک رہا ہے اور اپنے اس غمگین اور اداس انداز سے غریب کربلا کی شہادت کی خبر دے رہا ہے۔ آناً فاناً تمام بیبیاں وامحمداہ، واعلیاہ، واحسیناہ کہتی ہوئیں اور پیٹتی ہوئیں قتل گاہ کی طرف روانہ ہوئیں، پس وہاں پہنچ کر جو مخدرات عصمتؑ نے دیکھا اور جو کچھ ان مظلوموں پر گزری انشاء اللہ آئندہ مجالس میں مفصل مذکورہ ہوگا۔

الا لَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الۡقَوۡمِ الظّٰالِمِیۡن

Presented by: https://jafrilibrary.com/

☆☆☆☆

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

دوسری مجلس

امام حسینؑ کی ولادت باسعادت

(بروایات دیگر)

قَالَ الشَّهِيْدُ الاَ وَّلُ فِي الدُّرُوْسِ اِنَّ الْحُسَيْنَ وُلِدَ بِالْمَدِيْنَةِ اٰخِرَ شَهْرِ رَبِيعِ الاَ وَّلِ سَنَةَ ثَلاثٍ مِنَ الْهِجْرَةِ.

شہید اول علیہ الرحمہ نے اپنی مشہور کتاب دروس میں روایت نقل کی

Presented by: https://jafrilibrary.com/

ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی ولادت باسعادت ہجرت کے تیسرے سال ماہ ربیع الاول کے آخر میں مدینہ منورہ میں واقع ہوئی۔

وَكَانَ مُدَّةُ حَمَلِهٖ سِتَّةَ اَشْهُرٍ وَ لَمْ يُوْلَدْ لِسِتَّةٍ سِوَاهُ وَعِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَقِيْلَ يَحْيٰى.

اور آپؑ کی مدت حمل چھ ماہ تھی۔ اور آج تک کوئی بھی مولود سوائے امام حسینؑ، حضرت عیسٰیؑ اور حضرت یحیٰؑ بن ذکریا کے پیدا نہیں ہوا کہ جس کی مدت حمل چھ مہینے ہو اور وہ زندہ و جاوید ہو۔

وَاَبُوْهُ عَلِيٌّ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاُمُّهٗ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءِ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ وَاِسْمُهُ الْحُسَيْنُ وَ كُنِّيَتُهٗ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ وَالْقَابُهٗ كَثِيْرَةٌ وَاَعْلاهَا رُتْبَةً سَيِّدُ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ.

www.ShianeAli.com

امام عالی مقام کے والد امیر المومنین سید الوصیین علی بن ابی طالب علیہما السلام ہیں، اور آپؑ کی مادر گرامی خاتون جنت سیدہ فاطمہ زہراء علیہا السلام ہیں۔ آپ کا اسم مبارک حسینؑ ہے اور کنیت ابو عبداللہؑ اور ابو علیؑ ہے اور آپکے القاب بہت زیادہ ہیں۔ اور آپ کے القاب میں سب سے بڑا لقب وہ ہے جو آپ کو پیغمبر اکرمؐ نے بحکم خدا عطا فرمایا تھا کہ آپ جوانان جنت کے سید و سردار ہیں۔

وَفِي الْكَافِي عَنْ اِبنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ اَنَّ لِلّٰهِ مَلَكاً يُقَالُ لَهُ دَرْدَ ائِيلُ كَانَ لَهُ سِتَّةَ عَشَرَ اَلْفَ جَنَاحٍ مَا بَيْنَ الْجَنَاحِ اِلَى الْجَنَاحِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالاَرْضِ.

کتاب کافی میں ابن عباس سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسالتمآب سے سنا کہ آپ نے فرمایا درد ائیل نامی ایک فرشتہ ہے اسے حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے سولہ ہزار بازو عطا فرمائے ہیں، ہر بازو کا دوسرے بازو سے اس قدر فاصلہ ہے کہ جس قدر زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

فَجَعَلَ يَوْمًا يَقُوْلُ فِي نَفْسِهِ اَفَوقَ رَبِّنَا شَيْئٌ.

ایک دن دردائیل نے اپنے دل میں خیال کیا کہ پروردگار نے عرش معظم سے بھی کوئی بڑی چیز خلق کی ہے؟ کاش میں کسی دن بحکم پروردگار عرش معظم تک پرواز کرتا!!؟ اور عظمت عرش کی حقیقت نیز جو چیز عرش سے بالا ہے اس کو دریافت کرتا !!؟

فَزَادَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ اَجْنِحَتَهُ مِثْلُهَا فَصَارَ لَهُ اِثْنَانِ وَاَلفَ جِنَاحٍ

www.ShianeAli.com

فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَهٗ طِرْفَطَارَ مِقْدَارُ خَمْسَمِائَةِ عَامٍ فَلَمْ یَنَلْ رَاسُهٗ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ .

پس جبکہ حق سبحانہ تعالیٰ پر دردائیل کا ارادۂ فاسدہ ظاہر ہوا۔ اور اس ذات نے جانا کہ یہ اپنے کثرت پروبال پر نازاں ہے تو اس وقت اللہ نے اس فرشتے کو دوچند یعنی بتیس ہزار پر عطا فرمائے۔ اور ارشاد فرمایا کہ دردائیل! ہم نے تیرا مایۂ فخر وناز دوچند کر دیا۔ لہٰذا اب تو عرش کی جانب پرواز کر اور اگر تجھ سے ہوسکے تو تو عظمت عرش کو دریافت کر، چنانچہ دردائیلؑ اپنی پوری رفتار کے ساتھ عرش کی جانب اڑا یہاں تک کہ اس نے پانچ سو برس کی مسافت طے کی لیکن اس کا سر کسی کنگرہ عرش تک نہ پہنچا اور قوت دردائیل نے جواب دے دیا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

فَامَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی یَا دَرْدَائِیْلُ اِنْصَرِفْ اِلٰی مَکَانِکَ فَاَنَا اَعْظَمُ فَوْقَ کُلِّ عَظِیْمٍ .

پس جب دردائیل تھک گیا تو اس وقت حکم رب جلیل پہنچا: اے دردائیل! تیرا اپنے پروبال کی کثرت پر ناز نازیبا تھا، لہٰذا تو اپنی جگہ پھر جا اور یقین جان کہ کوئی چیز بھی ہم سے زیادہ بزرگ وعظیم نہیں ہے اور قوت وتوانائی فقط ہمارے لیے ہے۔

فَسَلَبَ اللّٰهُ اَجْنِحَتَهٗ وَمَقَامَهٗ مِنَ الْمَلَائِکَةِ.

پس اس وقت خداوند قہار نے دردائیل کے پروبال سلب کر لیے اور اسے اس وسوسہ کے سبب صفوف ملائکہ سے نیچے گرا دیا۔

فَلَمَّا وُلِدَ الْحُسَیْنُ لَیْلَةَ الْجُمُعَةِ اَوْحَی اللّٰهُ تَعَالٰی اِلٰی مَالِکِ

www.ShianeAli.com

خَازِنِ النَّارِ اَنْ یَّخمَدَ النِّیرَانَ عَلٰی اَھْلِھَا وَاِلٰی رِضْوَانِ الْجَنَّةِ اَنْ یُزَخْرِفَ الْجِنَانَ لِکَرَامَةِ وَلَدِ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ۔

پس وہ فرشتہ سالہا سال تک عذاب الٰہی میں مبتلا شکستہ بال رہا یہاں تک کہ امام حسینؑ فرزند رسول الثقلین ماہ شعبان کی پانچ تاریخ کو جمعہ کی رات پیدا ہوئے اور دوزخ کے خزانہ دار مالک نامی فرشتے کو حکم الٰہی پہنچا کہ اس وقت آتش دوزخ کو بجھا دے تا کہ ولادت حسینؑ کی برکت سے جملہ اہل دوزخ بھی آتش دوزخ کے عذاب سے محفوظ رہیں اور خازن جناں رضوان کو حکم ہوا کہ اس وقت سب جنتیں معطر اور آراستہ کرو۔

وَاَوْحٰی اِلٰی جِبْرَئِیْلُ اَنْ یُھَنِّاءَ مُحَمَّدًا لِمَوْلُوْدِہٖ فِی اَلْفٍ قَبِیْلٍ مِنَ الْمَلَائِکَةِ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اس وقت جبرائیلؑ کو حکم الٰہی ہوا کہ فرشتوں کو ہزار قبائل (جو سو کروڑ فرشتے بنتے ہیں) اپنے ہمراہ لے کر ہمارے حبیب رسولؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو اور ہماری طرف سے حسینؑ کی ولادت باسعادت پر مبارک باد دے۔

فَھَبَطَ جِبْرَئِیْلُ اِلَی الْاَرْضِ مَعَ الْمَلَائِکَةِ عَلٰی خُیُوْلٍ اَبْلَقَ مُسْرَجَةً عَلَیْھَا قِبَابٌ مِنَ الدُّرِّ وَالْیَاقُوْتِ وَبِاَیْدِیْھِمْ حِرَابٌ مِنْ نُوْرٍ وَھُمْ فِیْ فَرَحٍ وَ سُرُوْرٍ۔

جبرئیلؑ افواج ملائکہ کے ساتھ ''ہر ایک فرشتہ زیب و زینت کے ساتھ ابلق اونٹ کی عماری میں سوار اور ہر عماری مر اور ید اور یاقوت سے بنی

www.ShianeAli.com

احدیت نے دعائے رسولؐ مقبول کو قبول کیا، اور اس فرشتے سے راضی وخوشنود ہوا۔ اور پھر بال و پر عطا کر کے صفوف ملائکہ میں داخل کیا۔ دردائیل اہل جنت میں آزاد کردہ حسینؑ کے لقب سے ملقب ہوا۔ بلکہ اس کے بعد اسی لقب سے پہچانا جاتا ہے۔

وَاَمَّا حِكَايَةُ فُطْرُسَ شَبِيْهَةٌ بِحِكَايَةِ دُرْدَائِيْلَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ غَفَرَ لَهٗ وَرَدَّ اَجْنِحَتَهٗ بِمَسِّ جَسَدِهٖ بِجَسَدِ الْحُسَيْنِ.

مومنین کرام! مخفی نہ رہے کہ حکایت دردائیل حکایت فطرس سے بہت مشابہ ہے اس لیے کہ وہ بھی ایک جزیرہ میں سات سو سال تک شکستہ پروبال کے ساتھ عذاب الٰہی میں پڑا ہوا تھا، جبکہ جبرائیل مبارکباد دینے کے لیے زمین پر نازل ہوئے اور ان کا اس جزیرہ سے گزر ہوا تو فطرس کی درخواست پر اسے اپنے پروں پر بٹھا کر خدمت رسولؐ اسلام میں لائے، اور آپؐ سے اس کی مغفرت کے لیے دعا کی درخواست کی۔ جناب رسالتمآب نے اپنے فرزند حسینؑ کو جناب سیدہ کی آغوش سے اپنی گود میں لیا اور جبرئیلؑ سے فرمایا کہ فطرس سے کہو کہ وہ اپنے شکستہ پروبال کو میرے حسینؑ کے بدن سے مس کرے۔ چنانچہ فطرس نے اپنے شکستہ بدن کو امام حسینؑ کے بدن اطہر سے مس کیا۔

راوی کہتا ہے کہ مجھے خدا کی قسم میں نے دیکھا کہ اسی وقت فطرس کے پروبال اُگ آئے اور پروردگار عالم کی طرف سے اسے خوشنودی و رضا اور مغفرت کی خوشخبری دی گئی۔

فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّرْتَفِعَ اِلَى السَّمَاءِ بَكٰى وَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

سَیُقْتَلُ هٰذَا وَلَدُکَ وَلَهٗ عَلَیَّ مُکَافَاةٌ فَلَا یَزُوْرُهٗ زَائِرٌ اِلَّا بَلَّغْتُهٗ سَلَامُهٗ۔

راوی کہتا ہے کہ فطرس آسمان کی طرف جانے لگا تو بہت رویا اور اس نے بارگاہ رسولؐ میں عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپؐ کا یہی فرزند قوم جفا کار کے ہاتھوں بڑی بے دردی سے شہید ہوگا۔ اور آپؐ نے مجھ پر جو احسان عظیم کیا ہے میں اس کے عوض کچھ نہ کرسکوں گا۔ لیکن غلام پر ایک خدمت واجب ہے کہ جو مومن بھی شہادت کے بعد اس مظلوم امامؑ کی زیارت بجالائے گا یا درود وسلام پہنچائے گا یا نماز وزیارت پڑھے گا تو میں اس سب ہدیہ کو اس سردار دو جہاں کی خدمت بابرکت میں پہنچاؤں گا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

عزاداران مظلوم کربلا! مقام گریہ وبکا ہے کہ جس عظیم انسان کے جسم سے مس کرنے سے فطرس کے پر وبال اُگ آئیں، اس محسن انسانیت کو کربلا کے لق ودق صحراء میں عاشورۂ محرم کے دن قوم اشقیاء نے ذبح کر ڈالا۔ امام مظلومؑ کے جسم اطہر پر تیروں تلواروں کے اتنے زخم تھے کہ آپ سرتاپا زخموں سے چور چور تھے۔ آپکے جسم کی کوئی جگہ زخموں سے خالی نظر نہ آتی تھی۔

فَصَادِفَهٗ فِی النَّحْرِ سَهْمٌ مُصَرَّدٌ لَهٗ شُعَبٌ فِیْهِ الْمَنِیَّةُ تَعْلَمُ فَخَرَّ طَرِیْحًا مِنْ جَوَادِ مُعَفَّرًا یُعَالِجُ نَزْعَ السَّهْمِ وَالسَّهْمُ مُحْکَمُ ۔

لہٰذا منقول ہے کہ روز عاشورہ فرزند زھراء کے جسم نازنین پر زخموں کی اس قدر کثرت تھی کہ ان کی تعداد شمار کرنا ممکن نہ تھا۔ لیکن اس کے باوجود امامؑ مظلوم پوری توانائی اور جرات کمال کے ساتھ اس قوم نابکار سے لڑ رہے تھے، کہ اچانک مظلومؑ کے

www.ShianeAli.com

گلوئے مبارک پر زہر آلودہ سہ پہلو تیر لگا۔ آپؑ کا اس درد شدید کی وجہ سے گھوڑے کی پشت پر ٹھہرنا دشوار ہو گیا۔ یوں زہراءؑ کا لاڈلا کمزوری وضعف کے سبب سے گھوڑے کی زین سے زمین پر آیا۔ آپ نے پوری کوشش کی کہ اس تیر کو نکال کر پھینک دیں لیکن وہ تیر ستم اس قدر محکم تھا کہ باہر نہ نکلا۔ آخر مظلومؑ نے پوری جلالت کے ساتھ اسے پشت کی جانب سے باہر نکالا۔ سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے نقل کیا ہے کہ اس تیر کے نکلتے ہی زخم سے اس قدر خون بہا کہ جس طرح پرنالے سے پانی جاری ہوتا ہے۔ آخرکار مظلوم امامؑ پر غشی طاری ہو گئی اور ان اشقیائے بدشعار نے امامؑ کو بڑی بے دردی سے شہید کر دیا۔

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِيْن

Presented by: https://jafrilibrary.com/

☆☆☆☆

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/
www.ShianeAli.com
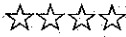
تیسری مجلس

امام حسینؑ کی ولادت باسعادت

(مزید روایات)

فِی عُیُوْنِ اَخبَارِ الرِّضَا عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ اَنَّهَا قَالَتْ وَلَدِ الْحُسَیْنِ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ لِی هَلُمِّیْ اِبْنِی۔

کتاب عیون اخبار رضا میں اسماء بنت عمیس سے منقول ہے کہ اس

Presented by: https://jafrilibrary.com/

نے کہا کہ جب امام حسین علیہ السلام پیدا ہوئے تو اسی وقت رسول خداؐ تشریف لائے اور آپؐ نے مجھے فرمایا: اے بنت عمیس! میرے فرزند کو مجھے دو۔

فَدَفَعْتُ اِلَیْهِ فِی خِرْقَةٍ بَیْضَاءُ فَاذَّنَ فِی اُذُنِهٖ یُمْنٰی وَاَقَامَ فِی الْیُسْرٰی وَضَمَّهُ فِی حِجْرِهٖ فَبَکٰی۔

اسماء کہتی ہیں کہ میں نے حسب الارشاد شہزادہ کو ایک سفید پارچہ میں لپیٹ کر حضرتؐ کو دیا۔ پس آنحضرتؐ نے اپنے اس فرزند ارجمند کو آغوش مبارک میں لے کر اس کے داہنے کان میں اذان دی اور بائیں کان میں اقامت کہی۔ آپؐ نے اپنے فرزند سے بہت پیار کیا اور پھر آپؐ کی آنکھیں ساون کے بادلوں کی طرح برسنے لگیں۔

www.ShianeAli.com

فَقُلْتُ لَهُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَا تَبْکِی قَالَ عَلٰی ابْنِی هٰذَا قُلْتُ اِنَّهُ وُلِدَ السَّاعَةَ فَقَالَ تَقْتُلُهُ (الْفِئَةُ) الْبَاغِیَةُ بَعْدِیْ.

اسماء کہتی ہیں کہ میں نے رسول اکرمؐ کو روتے دیکھ کر عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپؐ کے رونے کا سبب کیا ہے؟

آپ نے ارشاد فرمایا: ''اسماء میں اس فرزند پر روتا ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کا یہ نورِ نظر تو ابھی پیدا ہوا ہے اور بفضلِ خدا صحیح و سالم ہے۔ آنحضرتؐ کی آنکھوں سے پھر آنسو ٹپکنے لگے آپؐ نے غم حسینؑ میں روتے ہوئے فرمایا کہ اسماء! میرے بعد میرے اس لختِ جگر اور نورِ چشم کو ایک باغی جماعت شہید کرے گی۔ لہٰذا میں اس وقت کو یاد کر کے رو رہا ہوں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

ثُمَّ قَالَ لَا تُخْبِرِیْ فَاطِمَةَ بِهٰذَا لِاَنَّهَا قَرِیْبَةُ الْعَهْدِ بِوَلَادَتِهٖ

پھر آپؐ نے اسماء سے فرمایا کہ اس خبر کو میری پارہ جگر فاطمہ زہراءؑ سے نہ کہنا اس لیے کہ وہ ابھی وضعِ حمل کی قربت کی وجہ سے نہایت ضعیف و ناتواں ہے اگر اس نے یہ وحشتناک خبر سنی تو وہ ہرگز متحمل نہ ہو سکے گی۔

اور کتاب امالی ابن بابویہ میں صفیہ بنت عبدالمطلب سے منقول ہے کہ اس معظّمہ نے کہا کہ جس وقت امام حسین علیہ السلام جناب فاطمہ زہراءؑ کے بطنِ اطہر سے متولد ہوئے تو میں اس وقت معصومہ کی خدمت گزاری کے لیے حاضر تھی اور جناب رسالتمآب بھی اس وقت تشریف لائے۔

اس شہزادہ کے پیدا ہوتے ہی آنحضرتؐ نے مجھے فرمایا کہ پھوپھی میرے

www.ShianeAli.com

فرزند کو مجھے دے دو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں اس شہزادہ کو کیونکر آپ کو دوں میں نے تو ابھی اس کو غسل بھی نہیں دیا۔ اور اسے پاک بھی نہیں کیا۔

یہ سن کر آپؐ نے مجھے فرمایا کہ پھوپھی جان آپ کو اس بچے کو پاک کرنے کی ضرورت نہیں اس لیے کہ پروردگار نے میرے اس بچے کو تمام نجاستوں اور کثافتوں سے پاک پیدا کیا ہے۔

صفیہ کہتی ہیں کہ یہ فرما کر آنحضرتؐ نے حسینؑ کو اپنی گود میں لے لیا، اسی وقت حسینؑ نے آغوش مبارک میں پیشاب کر دیا۔ رسول خداؐ نے حسینؑ کی پیشانی پر بوسہ دیا، اور اس شہزادہ کی صورت کو دیکھ کر مکرر روئے، اور آپ نے تین مرتبہ فرمایا اے میرے فرزند ارجمند! خدا اس قوم پر لعنت کرے جو تجھے قتل کرے۔

پس میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! وہ کون شقی المزاج بے رحم ہوگا کہ جو آپ کے فرزند کو قتل کرے گا؟۔ حضرت نے فرمایا: اے صفیہ میرے بعد بنی امیہ کا ایک گروہ اسے قتل کرے گا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

صفیہ فرماتی ہیں، وضع حمل کے بعد فاطمہ زہراءؑ بیمار پڑ گئیں اور آپ اس شہزادۂ عصمت وطہارت کو دودھ نہ پلا سکیں۔ پس رسول خداؐ نے دودھ پلانے والی کی بڑی تلاش کی لیکن کوئی مرضعہ دستیاب نہ ہوسکی۔ بعض روایات میں وارد ہوا ہے کہ مرضعہ دستیاب ہوئی لیکن امامؑ نے ہرگز کسی مرضعہ کی طرف رغبت نہ کی۔ پس رسول خداؐ کو اپنے فرزند کا بھوکا رہنا گوارا نہ ہوا تو آپ نے اپنی زبان مبارک حسینؑ کے منہ میں دی یہاں تک کہ شہزادہ سیر ہوا اور آپؐ نے اسی طرح چالیس روز تک اپنی زبان حسینؑ کو اس طرح چسائی جس طرح طیور مثلاً کبوتر وغیرہ اپنے بچوں کو دانا کھلاتے ہیں۔

حضرات مومنین! جائے گریہ وبکا ہے کہ جس شہزادے کا گوشت پوست بعینہ

www.ShianeAli.com

رسول خداؐ کا گوشت پوست ہو، افسوس صد افسوس کہ وہ مظلوم کربلاؑ کے میدان میں تین روز بھوکا اور پیاسا پس گردن سے گوسفند کی طرح ذبح کیا گیا۔ اور غریب کے بدن اطہر کو گھوڑوں کے سموں سے ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا۔

چنانچہ منقول ہے کہ جب امامؑ مظلوم زخموں کی کثرت کی وجہ سے ذوالجناح کی زین پر نہ ٹھہر سکے تو بکمال ضعف و ناتوانی زین سے زمین پر آئے۔ اس وقت عمر سعد ملعون نے اپنی فوج کو مخاطب کیا کہ تم میں کون ایسا بہادر اور دلیر ہے کہ جو حسینؑ کا سر بدن سے جدا کرے؟ راوی کہتا ہے کہ لشکر اعداء میں سے کسی شخص کو ہمت نہ ہوئی کہ وہ اس امر عظیم کو قبول کرے۔ لیکن شمر ملعون فرزند رسولؐ کو قتل کرنے کے لیے آمادہ ہوا وہ امامؑ مظلوم کے قریب آیا۔

اور اس نے امام مظلومؑ کو بڑی بے رحمی سے کربلا کی تپتی ریت پر قتل کے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

ارادہ سے لٹایا کہ آپ کا تمام بدن خاک آلودہ ہوگیا۔ اور روح اطہر کو شدید صدمہ پہنچا۔ آپ نے چشم مبارک کھولی تو دیکھا کہ وہ شقی آپ کے سینہ اطہر پر قتل کے ارادہ سے بیٹھا ہے، مظلوم کربلا نے اس حالت بیکسی میں بھی روضہ رسولؐ کی طرف حسرت بھری نگاہ سے دیکھا اور انتہائی ضعف و ناتوانی کے باوجود کہا کہ اے جد بزرگوار! آپؐ کو اپنے حسینؑ کے احوال کی بھی کچھ اطلاع ہے کہ اس شقی نے شدید سختی سے ذبح کرنے کے لیے لٹایا ہے اور زخمی سینہ پر خنجر بکف سوار ہے اور میرے سینہ و پہلو کے سب استخوان شکستہ اور چور ہو گئے ہیں۔

راوی کہتا ہے کہ امام مظلومؑ نے پوری کوشش کی کہ وہ شقی ان کے قتل کا مرتکب نہ ہو، لیکن اس ملعون نے مطلق رحم نہ کیا۔ یہاں تک کہ اس نے مظلومؑ کا سر بدن اطہر سے جدا کیا۔ تاریخ میں درج ہے کہ وہ ایسا بھیانک منظر تھا کہ قریب تھا اس مصیبت عظمیٰ

www.ShianeAli.com

پر ساتوں آسمان پھٹ جائیں اور زمین شق ہو جائے اور تمام عالم زمین میں سما جائے۔

وَكَوَّرَ اَنْوَارَ النُّجُوْمِ جَمِيْعُهَا وَاَمْطَرَتِ الدَّمُّ السَّمَاءُ عَلَيْهِمْ ۔

اس وقت آفتاب کو گہن لگ گیا اور عالم ایسا تیرہ وتاریک ہوگیا کہ دن کو ستارے نظر آنے لگے اور اس غم جانکاہ میں آسمان سے خون کی بارش برسنے لگی اور ہر ڈھیلے کے نیچے سے تازہ خون جوش مارنے لگا۔ اور مسلسل چالیس روز تک یہ سلسلہ جاری رہا۔

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ

☆☆☆☆

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

www.ShianeAli.com

چوتھی مجلس

شان ومقام حسینؑ

فِی الْبِحَارِ وَغَیْرِہٖ مِنْ کُتُبِ الْاَخْبَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ کَثِیْرًا مَّا تَقَبَّلُ الْحُسَیْنَ. وَیَقُوْلُ حُسَیْنُ مِنِّیْ وَاَنَا مِنَ الْحُسَیْنِ مَنْ یُحِبُّنِیْ فَلْیُحِبَّہٗ اَحَبَّ اللّٰہُ مَنْ یُّحِبُّہٗ.

بحار الانوار اور دیگر کتب حدیث میں منقول ہے کہ رسول پاکؐ اکثر حضرت امام حسین علیہ السلام سے پیار کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ''حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں'' جو مجھے دوست رکھے اسے چاہیے کہ وہ حسینؑ سے دوستی رکھے اور جو اس سے دوستی رکھے گا پروردگار اس کو دوست رکھے گا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

وَقَالَ سَلْمَانُ اَنَّ الْحُسَیْنَ قَدْ کَانَ عَلٰی فَخِذِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَھُوَ یُقَبِّلُہٗ وَیَقُوْلُ یَا بُنَیَّ اَنْتَ السَّیِّدُ وَابْنُ السَّیِّدِ اَبُو السَّادَاتِ اَنْتَ (اَلْاِمَامُ وَابْنُ الْاِمَامِ) ابو الائمۃ اَنْتَ الْحُجَّۃُ ابْنُ الْحُجَّۃِ اَبُوْ الْحُجَجِ التِّسْعَۃِ مِنْ صُلْبِک وتاسِعُھُمْ قَائِمُھُمْ.

صحابی رسولؐ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک روز امام حسین علیہ السلام زانوئے اقدس رسول اکرمؐ پر بیٹھے ہوئے تھے اور

www.ShianeAli.com

آنحضرتؐ اپنے فرزند کی پیشانی کے بوسے لے رہے تھے کہ آپؐ نے فرمایا اے میرے نور چشم! تو سید ابن سید اور سادات کرام کا باپ ہے، تو امامؑ ابن امامؑ ہے اور تو آئمہؑ کا باپ ہے، اور تو حجت ابن حجت ہے اور تو سب حجج خدا کا باپ ہے اور وہ سب امامؑ تیرے صلب سے ہوں گے اور ان کا آخری قائم آلؑ محمد ہوگا۔

وَفِي الْبِحَارِ اَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يُصَلِّي بِجَمَاعَةِ اَصْحَابِهٖ وَاَجْلَسَ ابْنَهُ الْحُسَيْنَ بِصِغَرِهٖ قَرِيْبًا مِنْهُ.

کتاب بحار الانوار میں منقول ہے کہ ایک روز جناب رسالتمآب اپنے اصحاب کے ساتھ نماز پڑھنے میں مشغول تھے اور آپ نے اپنے فرزند حسینؑ کو کہ جو بہت کم سن تھے اپنے پہلو میں بٹھایا ہوا تھا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

فَاِذَا سَجَدَ النَّبِيُّ رَكِبَ الْحُسَيْنُ عَلٰى ظَهْرِهٖ وَحَرَّكَ رِجْلَيْهِ وَقَالَ حَلْ حَلْ.

پس جب رسالتمآب سجدہ میں گئے تو شہزادہ آپ کی پشت اطہر پر جا بیٹھا۔ اور اپنے پاؤں دائیں بائیں لٹکا کر ہلانے لگا۔ اور "حل حل" کہتا جاتا تھا۔

فَاِذَا اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنْ يَّرْفَعَ رَاسَهٗ اَخَذَهٗ وَوَضَعَهٗ اِلٰى جَانِبِهٖ فَاِذَا سَجَدَ ثَانِيًا عَادَ عَلٰى ظَهْرِهٖ.

جب رسول خداؐ نے پہلے سجدہ سے سر اٹھانا چاہا تو آپ نے اس وقت اپنے شہزادہ کو پشت اطہر سے اتار کر اپنے پہلو میں بٹھالیا۔ آپ دوبارہ سجدہ کرنے میں مشغول ہوگئے تو پھر شہزادہ اپنے نانا کی پشت اطہر پر

www.ShianeAli.com

اس قدر واقف ہے تو پھر مجھ بے جرم و خطا کو قتل کیوں کرتا ہے؟ اس بے حیا نے جواب دیا، کہ میں آپؑ کو قتل کر کے یزید کو راضی کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے یزید کی خوشنودی مطلوب ہے اور آپ کے قتل کے عوض اس سے انعام وصول کروں گا۔ پس عزادارو! اس معلون نے کچھ خوف خدا و رسول خداؐ نہ کیا اور امامؑ بے کس و مظلومؑ کو بڑی بے دردی سے ذبح کر دیا۔

منقول ہے کہ جب وہ شقی امام مظلوم کو قتل کر رہا تھا تو اس وقت گلوئے بریدہ سے آواز آ رہی تھی کہ افسوس صد افسوس کہ مجھے تشنہ لب شہید کیا جا رہا ہے اور میرے خدا کے علاوہ کوئی مددگار نہیں ہے۔

اَلاَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْن

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com
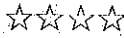
پانچویں مجلس

خدمت امام میں ہرنی کا اپنا بچہ پیش کرنا

"رُوِیَ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ بِخَشْفَۃِ غَزَالَۃٍ لِوَالِدَیْہِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ فَدَعَالَہٗ بِالْخَیْرِیْ

کتب احادیث میں منقول ہے کہ ایک صیاد رسول الثقلین کی خدمت میں ایک ہرنی کا بچہ لایا اور اس نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! میں نے اس ہرنی کے بچہ کو پکڑا ہے اور آپؐ کے بیٹوں حسنؑ وحسینؑ کی خوشنودی کے لیے لایا ہوں، سردار انبیاء نے اس تحفہ کو اپنے بچوں کے لیے قبول کیا اور اس کے لیے دعائے خیر کی۔

فَاِذَا الْحَسَنُ وَاقِفٌ عِنْدَ جَدِّہٖ فَرَغَبَ اِلَیْھَا فَاَعْطَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَمَا مَضٰی سَاعَۃٌ وَالْحُسَیْنُ قَدْ اَقْبَلَ فَرَاَیَ الْخَشْفَۃَ عِنْدَ اَخِیْہِ وَھُوَ یَلْعَبُ بِھَا

راوی کہتا ہے کہ اسی وقت رسول خداؐ کی خدمت اقدس میں امام حسن علیہ السلام حاضر ہوئے، عرض کیا کہ نانا! یہ ہرن مجھے عنایت کیجیے۔ رسول خداؐ نے وہی ہرن کا بچہ امام حسن علیہ السلام کو دے دیا۔ اتنے میں چھوٹے شہزادہ امام حسین علیہ السلام بھی بارگاہ رسالت میں حاضر

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

ہوئے۔ انہوں نے سرراہ دیکھا کہ امام حسنؑ ہرن کے بچہ سے کھیل رہے ہیں اور نہایت ہی مسرور ہیں۔

فَقَالَ لَهٗ يَا اَخِيْ مِنْ اَيْنَ لَكَ هٰذِهٖ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ اَعْطَانِيْ جَدِّيْ فَجَاءَ الْحُسَيْنُ مُسْرِعًا اِلٰى جَدِّهٖ فَقَالَ يَا جَدَّاهُ عُطِيَتْ اَخِيْ خَشْفَةً يَلْعَبُ بِهَا وَلَمْ يُعْطِنِيْ مِثْلُهَا۔

امام حسینؑ نے اپنے بھائی امام حسنؑ سے پوچھا کہ بھائی آپ کو یہ بچہ کس نے دیا ہے؟ امام حسنؑ نے فرمایا کہ یہ بچہ ہمارے نانا نے ہمیں دیا ہے، یہ سنتے ہی وہ شہزادہ جلدی جلدی بارگاہ رسولؐ میں پہنچا اور عرض کیا کہ اے نانا! آپ نے ہرن کا بچہ بھائی حسنؑ کو دیا ہے اور مجھے نہیں دیا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

فَجَعَلَ يُكَرِّرُ هٰذَا الْقَوْلَ عَلٰى جَدِّهٖ وَهُوَ سَاكِتٌ لٰكِنَّهٗ يُسَلِّيْ خَاطِرَهٗ وَ يُلَاطِفُهٗ

پس امام حسینؑ بار بار ہرن کے بچہ کو طلب کرتے تھے اور رسولؐ خدا حیران و سرگردان تھے، لیکن آپ اپنے نواسہ کی تسکین کے لیے کلمات تسکین ادا فرماتے تھے۔

اِلٰى اَنْ هَمَّ الْحُسَيْنُ بِالْبُكَاءِ فَبَيْنَا كَذٰلِكَ قَدِ ارْتَفَعَ الْاَصْوَاتُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ

پس جب دلبند فاطمہ زہراؑ نے اپنے نانا سے بار بار ہرن کے بچہ کو طلب کیا اور کلمات تسکین کے علاوہ کسی چیز کے حصول کے آثار نظر نہ آئے تو نہایت ملول ہوئے اور قریب تھا کہ چشم مبارک سے آنسو

www.ShianeAli.com

پھوٹ بہیں۔ پس اچانک مسجد کے دروازہ کے قریب ایک شور بلند

ہوا۔

فَنظَرَ اَصْحَابُهُ اَنَّ الظَّبيَةَ مَعَ الْخَشْفَةِ تُجِيْئى وَمِنْ خَلفِهَا ذِئبَةٌ

تَسُوْقُهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ.

اصحاب نے دیکھا کہ ایک ہرنی بچہ لے کر جلدی سے چلی آ رہی ہے

اور اس کے پیچھے پیچھے ایک بھیڑیا آ رہا ہے جو اسے ہانک رہا ہے۔

حَتّٰى اَتَتْ بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ

كَانَتْ لِي خَشْفَتَانِ فَصَادَ اَحَدَهُمَا الصَّيَّادُ اَمْسِ وَاَتٰى بِهَا

اِلَيْكَ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

پس وہ ہرنی اپنے بچہ کے ہمراہ بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا

کہ یا رسول اللہ! مجھے اللہ تعالیٰ نے دو بچے عطا کئے تھے۔ ان میں

سے ایک شکاری نے پکڑ کر آپؐ کی بارگاہ میں پیش کر دیا۔

وَبَقِيَتْ لِي هٰذِهِ الْاُخْرٰى (فَسَمِعْتُ) الْاٰنَ قَائِلاً يَقُوْلُ لِي

اِسْرِعِي بِخَشْفَتِكِ اِلَى النَّبِيِّ الْاٰنَ الْحُسَيْنَ قَدْهَمَّ اَنْ يَّبْكِيَ.

اور دوسرا میرے پاس تھا کہ ابھی ابھی مجھے حکم پروردگار پہنچا ہے کہ اے

ہرنی! اس بچہ کو لے کر فوراً بارگاہ رسولؐ میں پہنچ، کیونکہ حسینؑ اپنے نانا

سے ہرن کا بچہ طلب کر رہا ہے اور قریب ہے کہ وہ رونے لگے۔

وَالْمَلاَ ئِكَةُ بِاَجْمَعِهِمْ رَفَعُوْا رُؤُسَهُمْ مِنْ صَوَامِعِ الْعِبَادَةِ

وَلَوْبَكَى الْحُسَيْنُ لَبَكَتِ الْمَلاَ ئِكَةُ لِبُكَائِهِ فَاسْرَعِي قَبْلَ

جَرْيَانِ دُمُوْعِ الْحُسَيْنِ عَلٰى خَدَّيْهِ

www.ShianeAli.com

اور میں نے ہاتف غیبی کی آواز سنی کہ اے ہرنی! تمام ملائکہء آسمان نے اپنے سر عبادت گاہ سے بلند کیے ہیں کہ اگر حسینؑ رویا تو اس کے رونے سے سب فرشتے رونے لگیں گے۔ پس تو حسینؑ کے رونے سے پہلے اپنے بچے کے ہمراہ ہمارے نبی کی خدمت میں حاضر ہو جا۔ اور میرے اوپر ایک صحرائی بھیڑیے کو مسلط کیا گیا اور اسے حکم دیا گیا کہ اگر یہ ہرنی چلنے میں کچھ دیر کرے تو اسے قتل کر دینا۔

فَاَتَیْتُکَ بِخَشْفَتِیْ وَقَطَعْتُ مَسَافَةً بَعِیْدَةً لٰکِنِّیْ طُوِیَتَ الْاَرْضَ وَاَنَا اَحْمَدَ اللّٰهَ عَلٰی اَنْ (جِئْتُکَ) قَبْلَ جَرْیَانِ دُمُوْعِ الْحُسَیْنِ عَلٰی خَدِّهٖ.

پس یا رسول اللہ! بحکم رب ذوالجلال زمین کی طنابیں کھنچ گئیں اور ایک ساعت بھی نہ گزری تھی کہ میں اس دور دراز کی مسافت کو آناً فاناً طے کرتی ہوئی اپنے بچے کے ہمراہ بارگاہ رسولؐ میں پہنچی۔ اور میں شکر الٰہی بجالاتی ہوں کہ چشم مبارک حسینؑ سے بھی اشک جاری نہیں ہوئے کہ میں رسولؐ اسلام کی خدمت عالیہ میں پہنچ گئی ہوں۔ پس یہ معجزۂ خالدہ دیکھ کر مجمع اصحاب سے صدائے تکبیر و تہلیل بلند ہوئی۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

فَسَرَّ النَّبِیُّ بِذٰلِکَ وَاَخَذَ الْحُسَیْنُ تِلْکَ الْخَشْفَةَ وَاَتٰی بِهَا اِلٰی اُمِّهٖ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ فَسَرَّتْ بِذٰلِکَ.

پس جناب رسول خداؐ نہایت مسرور ہوئے اور آپ نے وہ ہرن کا بچہ اپنے بیٹے حسینؑ کو دیا، پس وہ شہزادۂ کونین اس بچہ کو لے کر بکمال فرحت و سرور اپنی مادر گرامی خاتون جنت سیدہ زہراءؑ کی خدمت عالیہ

www.ShianeAli.com

میں آئے اور اس ہرنی کے بچے کی پوری داستان اپنی والدہ محترمہ کو سنائی۔ ملکہء عصمت اس معجزہ کو سن کر نہایت مسرور ہوئیں۔ اور شکر الٰہی بجالائیں۔

کتاب بحار الانوار میں منقول ہے کہ ایک روز شہزادگان کونین یعنی امام حسن اور امام حسین علیہما السلام تختیوں پر کچھ لکھ رہے تھے کہ بڑے شہزادے امام حسنؑ نے اپنے چھوٹے بھائی امام حسینؑ سے فرمایا کہ اے بھائی! میرا خط تمہارے خط سے بہتر اور خوشنما ہے۔

یہ سن کر امام حسینؑ نے عرض کیا کہ اے بھائی! آپؑ کا خط میرے خط سے ہرگز بہتر و برتر نہیں ہے بلکہ میرا خط آپ کے خط سے بہتر ہے۔ پس دونوں شہزادے اپنی تختیوں کے ہمراہ اپنی والدہ ماجدہ خاتون قیامت کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ اے اماں جان! آپ ارشاد فرمائیں کہ ہم میں سے کس کا خط اچھا اور خوشنما ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

پس جناب زہراءؑ نے دونوں میں سے کسی کی بھی خاطر شکنی گوارا نہ کی۔ لہٰذا آپ نے فرمایا کہ اے دلبندو! یہ تختیاں تم اپنے والد بزرگوار حیدر کرارؑ کے پاس لے جاؤ اور ان سے فیصلہ کراؤ۔ دونوں بھائی باب العلم کے پاس گئے اور عرض کیا کہ اے پدر عالی مقام! آپ فرمائیں کہ ہم میں سے کس کا خط خوشنما ہے۔ جناب امیر المومنینؑ نے بھی ان کو صدمہ پہنچانا برداشت نہ کیا، انہوں نے فرمایا: جان پدر! تم دونوں بھائی ان تختیوں کو نانا کے پاس لے جاؤ وہ جس کے خط کے بارے میں فرمائیں گے وہی بہتر و برتر ہوگا۔

پس حسنین شریفینؑ خدمت رسول الثقلینؐ میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا

www.ShianeAli.com

کہ نانا ہمارے خط کا فیصلہ کریں کہ ہم دونوں میں سے کس کا خط خوشنما ہے؟ رسولؐ کے لیے یہ فیصلہ کرنا دشوار تھا، آپ نے جبرئیلؑ سے کہا کہ تم فیصلہ کرو، جبرئیلؑ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں بھی اس امر میں کچھ نہیں کہہ سکتا اس امر میں اسرافیلؑ سے پوچھا جائے۔

پس جبرائیلؑ نے اسرافیلؑ سے کہا کہ تم اس امر میں کچھ بیان کرو کہ دونوں شہزادوں میں کس کا خط اچھا ہے۔ اسرافیلؑ نے بھی یہ سن کر کانوں پر ہاتھ رکھے اور کہا میری کیا مجال کہ ان میں سے کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح دوں، مگر یہ ہے کہ میں ذات الٰہی کی بارگاہ عالیہ میں عرض کروں کہ وہ احکم الحاکمین ہے، اسرافیلؑ نے ذات احدیت کے دربار میں درخواست کہ اے پروردگار! آپ فیصلہ کریں ان دونوں شہزادوں میں سے کس کا خط اچھا ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اسرافیل کو پروردگار عالم کی طرف سے حکم موصول ہوا کہ ہم بھی اس امر میں کچھ نہ کہیں گے۔ بلکہ فاطمہ زہراؑ اپنے شہزادوں کے درمیان فیصلہ کرے۔

پس جب جناب سیدہ زہراءؑ نے یہ حکم ذات الٰہی کی طرف سے سنا تو آپؑ اس وقت نہایت متردد ہوئیں اور آپؑ نے بسیار غور وفکر کے بعد فیصلہ فرمایا کہ میرے پاس موتیوں کا دولڑا ہار ہے اسے حسنینؑ کے روبرو توڑ کر پھینک دوں، جو زیادہ موتی چنے گا اسی کا خط خوشنما ہوگا۔ پس جناب سیدہ نے اس امر کو حسنینؑ کے سامنے بیان کر کے ہار ان کے سامنے بکھیر دیا۔

منقول ہے کہ دونوں شہزادوں نے برابر برابر موتی زمین سے چنے مگر ایک موتی بچ گیا اور ان دونوں میں سے ہر ایک اٹھانے کے لیے اس کی طرف متوجہ ہوا۔

وہ دونوں شہزادے موتی کو اٹھانے کے لیے جھکے ہی تھے کہ جبرئیل کو رب جلیل

www.ShianeAli.com

کا حکم ہوا کہ جلدی زمین پر پہنچ اور اس موتی کو اپنے پر سے دو ٹکڑے کر دے تا کہ دونوں میں سے کسی کی حوصلہ شکنی نہ ہو۔ چنانچہ جبرئیلؑ فوراً زمین پر پہنچا اور اس نے موتی کے دو ٹکڑے کر دیئے تا کہ کوئی بھی شہزادہ ملول نہ ہو، یوں دونوں شہزادوں کے حصے میں برابر برابر موتی آئے۔

عزاداران امام مظلوم کربلاؑ! ہمیں یہی چیز رلاتی ہے کہ جس امامؑ کی خوشی کی خاطر ذات احدیت کی طرف سے ہرن کا بچہ آنا فانا پہنچے، اور موتی دو ٹکڑے ہوا۔ سید المرسلین، سید الاوصیاء اور سیدۃ نساء العالمین جس شہزادۂ عصمت وطہارت کی حوصلہ شکنی برداشت نہ کریں افسوس صد افسوس ہے کہ اسی امامؑ پر روز عاشور قوم اشقیاء نے طرح طرح کے مظالم کیے۔ اور امامؑ نانا کے دین کی خاطر صبر وشکر بجالاتے رہے۔

شیخ مفید اور سید ابن طاؤس نے روایت کی ہے جب عاشور کی صبح طلوع ہوئی اور امام نماز صبح سے فارغ ہوئے۔ اس وقت امام نے اپنے لشکر کی صف بندی کی اور تمام خیمہ ہائے اہل حرم کو پشت لشکر پر کیا، اور اس کے بعد آپ نے اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا کہ کسی کے پاس جو خس و خاشاک ہے بلکہ تمام اسباب اس خندق میں پھینک دو جو اہل حرم کے خیموں کے ارد گرد کھودی گئی ہے۔ اور خندق میں آگ لگا دو تا کہ سپاہ یزید خیموں کی پشت سے حملہ آور نہ ہو جائے۔ امامؑ کے حکم کی اطاعت کرتے ہوئے آپ کے اصحاب باوفا نے تمام اسباب کو خندق میں پھینک دیا یہاں تک کہ اصحاب نے غلافوں سے تلواریں نکال کر غلاف بھی خندق میں پھینک دیئے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اس وقت یزیدی سپاہی خیموں کے ارد گرد منڈلانے لگے۔ انہوں نے دیکھا کہ خیام کے ارد گرد کھودی ہوئی خندق میں آگ روشن ہے۔

پس شمر ولد الزنا بلند آواز میں کتے کی طرح چلایا کہ اے حسینؑ! آپ نے

www.ShianeAli.com

قیامت کی آگ سے پہلے آتش دنیا میں بہت جلدی کی۔ شمر کے اس بیہودہ کلام کو سن کر امام حسین علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے پوچھا کہ شاید یہ سگ ناپاک شمر ہے۔ اصحاب نے عرض کیا مولاؑ یہ وہی ملعون ہے۔

پس اس وقت امام کونین نے فرمایا کہ اے زانیہ عورت کے فرزند! جو بکریاں چراتی تھی، تو ہی آتش دوزخ کا سزاوار ہے۔ منقول ہے کہ اس شقی کے بیہودہ کلام کو سن کر مسلم بن عوسجہ نہایت غضبناک ہوئے۔ اور انہوں نے اس ملعون کو تیر مارنا چاہا کہ اسے جلد آتش جہنم میں روانہ کریں، لیکن امام مظلومؑ نے انہیں روک دیا اور فرمایا: کہ اے مسلم! ہم اہل بیتؑ رسولؐ کا شیوہ ہے کہ جب تک کوئی ہم سے جنگ نہ کرے۔ ہم جنگ وقتال میں ابتدا نہیں کرتے۔

اے حسینؑ کے ماتمدارو!

Presented by: https://jafrilibrary.com/

شمر ملعون کا یہ گستاخانہ کلمہ اصحاب حسینؑ سے برداشت نہیں ہو رہا تھا لیکن وہ کلمہ زیادہ سخت ہے کہ جو شمر ملعون نے شہادت کے وقت امام مظلومؑ کے جواب میں کہا تھا۔ غریب کربلا پر اس کا صدمہ تیروں اور تلواروں کے زخموں سے بھی زیادہ ہوا ہوگا۔ کتاب بحارالانوار میں ہلال بن نافع سے منقول ہے، وہ کہتا ہے کہ میں عاشورۂ محرم کو زوال آفتاب کے بعد عمر سعد کے روبرو کھڑا تھا کہ اچانک کسی نے آواز دی کہ اے امیر! تجھے مبارک ہو کہ شمر نے حسینؑ کو قتل کیا ہے۔ پس میں یہ آواز سنتے ہی اس مجمع سے نکل کر امام مظلومؑ کے پاس آیا، امام جاں بلب تھے۔ وہ کہتا ہے کہ مجھے پیدا کرنے والے کی قسم میں نے آج تک اس حسن و جمال والا شخص اتنی بے دردی سے قتل ہوتے نہیں دیکھا جیسا حسینؑ کو دیکھا ہے کہ آپؑ کو وطن سے دور، تین دن کا بھوکا پیاسا کند خنجر سے ذبح کیا گیا۔ واللہ مظلوم کے خون کی سرخی میں معلوم ہوتا تھا کہ گویا آفتاب

www.ShianeAli.com

سرخی شفق میں تاباں اور درخشاں ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میرا ارادہ بھی حسینؑ کو قتل کرنے کا تھا لیکن آپ کے نور جمال اور حسن صورت نے مجھے اس فعل شنیع سے روکے رکھا۔

ہلال کہتا ہے کہ میں نے سنا کہ امامؑ مظلوم اس غربت کے عالم میں شدت پیاس کی وجہ سے دو گھونٹ پانی کا مطالبہ کر رہے تھے کہ ظالمو! مجھے پانی پلا دو میں تین دن سے بھوکا اور پیاسا ہوں جواب میں شمر ملعون نے کہا کہ حسینؑ! تجھے ایک گھونٹ بھی پانی نہ دیا جائے گا، بلکہ قریب ہے کہ تم جہنم میں گرم پانی سے سیراب ہو گے۔ پس مومنین افسوس ہے اس قوم یزید پر کہ جنہوں نے مظلوم کربلا پر بالکل رحم نہ کیا۔ اور سکینہؑ کے پیاسے بابا کو بڑی بے دردی سے پیاسا ذبح کیا۔

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظّٰالِمِيْن

Presented by: https://jafrilibrary.com/

☆☆☆☆

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com
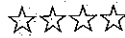
چھٹی مجلس

امام حسینؑ پر شب تار میں بجلی کا چمکنا

فِی بِحَارِ الْاَنْوَارِ عَنِ الرِّضَا اِنَّهُ قَالَ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ کَانَ یَلْعَبَانِ عِنْدَ جَدِّهِمَا حَتّٰی (مَضٰی) عَامَّةُ اللَّیْلِ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِیُّ اِنْصَرِفَا اِلٰی اُمِّکُمَا.

کتاب بحار الانوار میں امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ حسنین شریفین علیہما السلام اپنے نانا کے پاس تشریف لے گئے آپ شام سے لے کر آدھی رات تک وہاں کھیلنے میں مشغول رہے، کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا: اے میرے نور چشمو! رات کافی ڈھل چکی ہے لہٰذا اب تم اپنی ماں کے پاس جا کر آرام کرو۔ جب شہزادے رات کی تاریکی میں اپنے گھر کی طرف چلے تو بحکم پروردگار ایک نور مثل برق ساطع ہوا، اس کی روشنی میں دونوں شہزادے ماں بتولؑ کی خدمت میں پہنچے تو روشنی کی قندیل موقوف ہوگئی۔ تو پیغمبر اکرمؐ اس کرم خداوندی پر نہایت مسرور ہوئے۔ اور آپ نے کلمات شکر فرماتے ہوئے کہا کہ ہم اہل بیتؑ اس خداوند جلیل کے شکرگزار وممنون ہیں کہ جس نے ہمیں کائنات پر فضیلت بخشی۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

کتاب بحارالانوار میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ ایک روز حسنینؑ خدمت رسول الثقلینؐ میں حاضر ہوئے۔ اس وقت آنحضرتؐ کی بزم میں جبرئیل امینؑ وحبہ کلبی کی صورت میں حاضر تھا۔ پس دونوں شہزادے جبرئیلؑ امین کو وحب کلبی سمجھتے ہوئے ان کے قریب آئے۔ اور بے تکلف آغوش جبرئیلؑ میں بیٹھ کر ان کی جیب وآستین میں کچھ ڈھونڈنے لگے۔ جب حضورؐ نے دیکھا کہ حسنینؑ بڑی بے تکلفی کے ساتھ آغوش جبرئیل میں بیٹھے ہوئے ان کی آستین میں کچھ ڈھونڈ رہے ہیں تو آپ نے حسنینؑ کو منع کرنا چاہا، تو اس وقت جبرئیلؑ نے کہا یا رسول اللہؐ! آپ ان شہزادوں کو میری آغوش میں بیٹھنے سے کیوں منع فرما رہے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: یا اخی! مجھے تم سے حیا آتی ہے۔ میرے بچوں کی آپ سے بے تکلفی کی وجہ یہ ہے کہ جب وحب کلبی سفر سے آتے ہیں تو وہ ان بچوں کے لیے کچھ تحفہ لاتے ہیں، اور وہ اکثر اپنی

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جیب وآستین سے نکال کر ان بچوں کو دیا کرتے ہیں، چونکہ اس وقت آپ وحبہ کلبی کی صورت میں ہیں اس لیے وہ آپ کی جیب سے میوہ ڈھونڈ رہے ہیں۔ اس وقت جبرئیل نے عرض کی یا رسول اللہؐ! ان شہزادوں کی ماں اکثر کام کاج کی تھکن سے سو جاتی ہے اور حسنینؑ اپنے گہوارے میں رونے لگتے ہیں۔ اس وقت میں حکم الٰہی سے زہراءؑ کے گھر حاضر ہوتا ہوں اور ان بچوں کے جھولے کی ڈوری کو ہلاتا رہتا ہوں تا کہ سیدہ زہراءؑ بے چینی میں نیند سے بیدار نہ ہو جائیں۔ پس جب میں ان شہزادوں کی ایسی خدمت پر مامور ہوتا ہوں تو اپنے لیے باعث صد افتخار سمجھتا ہوں۔ ان کا میری گود میں بیٹھنا تو میرے لیے کمال افتخار ہے۔

اس وقت جبرئیل نے اپنا ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیا جیسے کوئی شخص کسی سے کوئی چیز لینے کے لیے ہاتھ بڑھاتا ہے کہ اچانک جبرئیل کے ہاتھ میں ایک بہشتی سیب،

www.ShianeAli.com

بھی اور انار آیا، اور اس نے یہ سارے کے سارے حسنینؑ کو دیئے حسنینؑ شریفین ان بہشتی پھلوں کو لے کر نہایت مسرور ہوئے۔ اور انہوں نے اپنے نانا کو بھی یہ میوے دیئے۔ رسول اکرمؐ نے ان میوؤں کو سونگھا تو آپ بہت خوش ہوئے۔ آپ نے اپنے شہزادوں سے فرمایا کہ آپ ان میوں کو اپنے والد امیر المومنین علی علیہ السلام اور ماں بتولؑ کے پاس لے جاؤ۔ چنانچہ حسنینؑ ان میوہ جات کو لے کر اپنے والدین کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ جناب امیرؑ اور جناب سیدہؑ دونوں ان کو دیکھ کر نہایت خوش ہوئے اور اس نعمت پر شکر الٰہی بجالائے، اہلبیتؑ میں سے کسی نے بھی ان میوں میں سے کچھ نہ کھایا، سب رسول اکرمؐ کے انتظار میں کھڑے تھے، آنحضرتؐ بھی خانہء بتولؑ میں تشریف لے آئے۔ پس جب رسول اسلامؐ اور تمام اہلبیتؑ ایک جگہ اکھٹے ہوئے تو اس وقت آنحضرتؐ نے ان بہشتی میوؤں کو خود بھی کھایا اور اہلبیتؑ میں بھی تقسیم کیا۔ لیکن لطف کی بات یہ ہے کہ سب افراد خانہ نے پیٹ بھر کے میوے کھائے اور پھر میوے پورے کے پورے تھے۔ جب اہل خانہ ان بہشتی میوؤں میں سے کھاتے وہ بدستور اپنی اصلی حالت پر باقی رہتے تھے۔ یہاں تک کہ آنحضرت نے اس دنیائے فانی سے رحلت فرمائی۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جب سیدہ فاطمہ زہراء علیہا السلام نے اس دنیا سے رحلت پائی تو ان میوؤں میں سے انار غائب ہوگیا، سیب اور بہی باقی بچ گئے۔ پھر امیر کائنات کی شہادت پر بہی غائب ہوگئی اور فقط سیب ہی حسنینؑ کے پاس باقی بچا۔ جب امام حسن علیہ السلام نے زہر سے شہادت پائی تو وہ سیب امام عالی مقام حسین علیہ السلام کے پاس باقی رہ گیا۔ روایت میں منقول ہے کہ امام حسینؑ نے عراق کی طرف سفر کیا اور آپ زمین کربلا وارد ہوئے اور امام مظلوم کا اہل کوفہ و شام نے پانی بند کر دیا تو اس وقت تک وہ سیب امامؑ

www.ShianeAli.com

کے پاس تھا۔ پس جب امام مظلوم روز عاشور پیاس سے نڈھال ہوتے تو وہ اس سیب کو سونگھ لیتے تھے۔ پس جب امامؑ نہایت پیاسے ہوئے اور آپ کو اپنی شھادت کا یقین کامل ہوگیا تو آپ نے اس سیب کو اپنے دندان مبارک سے قطع کیا۔ امام زین العابدین علیہ السلام راوی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد بزرگوار سے اس حدیث کو اس وقت سنا جب ان کی شہادت میں ایک ساعت باقی رہ گئی تھی۔

امام زین العابدین علیہ السلاؑم فرماتے ہیں کہ میرے بابا کی مظلومانہ شہادت کے بعد اس سیب کی خوشبو قتل گاہ سے میرے دماغ میں آتی تھی۔ میں نے وہاں سیب کو تلاش کرنے کی پوری کوشش کی لیکن مجھے وہ سیب نہ مل سکا۔ پس جب میں دفن کے بعد زیارت کرنے کے لیا گیا تو اس سیب کی خوشبو قبر سے میرے دماغ میں آئی۔ پس جو زائر قبر مطہر امام مظلوم کی زیارت کا اشتیاق رکھتا ہو۔ اور وہ اس خوشبو کو سونگھنا چاہتا ہوا سے چاہیے کہ وہ سحر کے وقت قبر امامؑ کے پاس کھڑا ہو کر دعا کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو مستجاب کرے گا۔ اور اس سیب کی خوشبو قبر اطہر سے اس کے دماغ میں آئے گی۔ بشرطیکہ وہ خلوص وعقیدہ کے ساتھ اس سارے عمل کو بجالائے۔

پس محبان آل محمدؐ! اس حدیث کو یہاں اس لیے بیان کیا گیا کہ مومنین اپنے امامؑ کی عظمت کو یاد کر کے گریہ کریں کہ وہ امامؑ کتنا عظیم تھا کہ جس کی خوشنودی کے لیے خداوند کریم نے بہشتی میوے بھیجے، افسوس ہے سیاہ یزید پر کہ جنھوں نے دنیا کے لالچ میں فرزند زہراؑ کو دو گھونٹ پانی نہ دیا۔ جبکہ امامؑ استغاثہ فریاد بلند کر رہے تھے تو کوئی ان کی فریاد کو سن نہ رہا تھا۔ اور انہیں پیاسا ذبح کر دیا گیا۔

راوی کہتا ہے کہ مجھے امامؑ مظلوم کا روز عاشور استغاثہ کرنا نہیں بھولتا۔ غریب کربلا بیکسی اور تنہائی کی حالت میں فرماتے تھے کہ اے قوم جفا کار! تم میں سے کوئی بھی

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

ایسا نہیں ہے کہ جو مجھ بیکس و مظلوم پر رحم کرے۔ اور اولادِ رسولؐ سے اچھے سلوک سے پیش آئے۔ کیا تم مجھ مظلوم کو قتل کرنا چاہتے ہو۔ جبکہ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ اس کائنات عالم میں میرا کوئی بدل موجود نہیں ہے، اور پھر مجھے قتل کرتے ہو۔

کیا تم نہیں جانتے کہ میری مادر گرامی فاطمہؑ زہرا ہیں؟ اور میرے چچا حمزہ، عقیل اور جعفر سید الشھدا ہیں؟ کیا تمہیں علم نہیں ہے کہ میرے والد بزرگوار علی علیہ السلام ہیں، جو انبیائے ماسلف کے اوصیا سے بہترین ہیں؟ کیا تمہارے علم میں نہیں ہے کہ میں تمہارے نبیؐ کا نواسہ ہوں اور وہ حضرت میرے جد بزرگوار ہیں؟ پس تم میرے حسب ونسب سے خوب واقف ہو اور پھر مجھے ناحق قتل کرتے ہو۔

پس تم مجھ پر رحم کرو اور مجھے نہر فرات کی طرف جانے دو، میرا جگر شدت تشنگی سے کباب ہو رہا ہے، اگر تمہارا مجھے قتل کرنے کا مصمم ارادہ ہے تو میں راضی ہوں، لیکن مجھے پہلے تھوڑا سا پانی پینے کو دو، اور پھر مجھے قتل کرو، لیکن ان سنگدلوں اور بے رحم ظالموں نے جواب دیا کہ حسینؑ یہ ہرگز ممکن نہیں ہے کہ ہم تجھے پانی دیں۔ بلکہ اس شدت پیاس میں ہی تمہیں قتل کریں گے۔ پس یہ کہہ کر ان ظالموں نے امامؑ کو ہر طرف سے گھیر لیا اور اس قدر تیر اور نیزے برسائے کے امامؑ گھوڑے سے زمین پر گر پڑے اور فرزند رسولؐ کو پیاسا ذبح کر دیا گیا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِيْن

☆☆☆☆

www.ShianeAli.com

www.ShianeAli.com

ساتویں مجلس

عید کے روز حسینؑ کے لیے بہشتی لباس کا آنا

فِی الْبِحَارِ عَنِ الرِّضَا عَلَیْهِ السلام اَنَّهُ قَالَ عَرِیَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَاَدْرَکَهُمَا الْعِیْدُ.

کتاب بحار الانوار میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ امامؑ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ عید آ گئی اور حسنینؑ کے پاس پہننے کے لیے نئی پوشاک اور تحفہ نہ تھا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

فَقَالاَ لِاُمِّهِمَا قَدْ زَیَّنُوْ اصِبْیَانَ الْمَدِیْنَةِ اِلاَّ نَحْنُ فَمَالَکِ لاَ تُفْطِیْنَا الثِّیَابَ الْجُدُدَ.

پس حسنینؑ نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ زہراءؑ سے عرض کیا کہ اماں جان! کل روز عید ہے اور سارے مدینہ کے بچے نئے نئے لباس پہنیں گے اور آپ نے ہمارے لیے لباس تیار نہیں کروائے؟

قَالَتْ یَا نُوْرَ (عَیْنَیَّ) اِنَّ لِبَاسَکُمَا عِنْدَ الْخَیَّاطِ فَاِذَا اَتٰی بِهَا زَیَّنْتُکُمَا.

جناب سیدہؑ نے شہزادوں کی تسکین کے لیے فرمایا کہ اے میرے نور نظر! تمہارے لباس درزی کے پاس ہیں جب وہ لائے گا میں

www.ShianeAli.com

تمہارے زیب تن کروں گی۔ پس تھوڑی دیر کے بعد حسنینؑ نے پھر سیدہؑ سے عید کے لیے نئی پوشاک طلب کی۔ چونکہ پوشاک شہزادوں کی مرضی کے مطابق موجود نہ تھی۔ چنانچہ جناب سیدہ اپنی بے بضاعتی اور ناداری پر بہت روئیں، آپؑ نے حسنینؑ کو پیار کیا اور پھر گلے لگا کر فرمایا: میرے شہزادو! جونہی درزی تمہاری پوشاک لائے گا میں اسی وقت اپنے پیاروں کو پہناؤں گی۔ حسنینؑ ایک ایک لحہ گن رہے تھے کہ ہماری پوشاکیں درزی کیوں نہ لایا؟

حسنینؑ کی پریشانی بڑھی اور وہ ملول و غمگین ہوئے کہ اچانک ایک شخص نے در بتولؑ کی زنجیر ہلائی۔ جناب سیدہؑ نے فرمایا کہ دروازہ پر کون ہے؟ اس نے عرض کیا اے سیدہ کونین!

Presented by: https://jafrilibrary.com/

"اَنَا خَیَّاطُ الْحَسَنَیْنِ "

میں حسنینؑ شریفین کا درزی ہوں،

آپؑ کے حسنؑ و حسینؑ کی پوشاک لایا ہوں۔ سیدہؑ نے یہ خوشخبری سن کر دروازہ کھولا۔ اس شخص نے در سے ہاتھ نکال کر پوشاکیں شہزادی عصمت کو دیں اور چلا گیا۔

فَتَحَتِ الْمِنْدِیْلَ فَاِذَا فِیْهِ قَمِیْصَانِ وَسَرَاوِیْلَانِ وَارِدَانِ وَعِمَامَتَانِ وَ خُفَّانِ اَسْوَدَانِ فَاَیْقَضَتْهُمَا وَ اَلْبَسَتْهُمَا

پس معصومہ کونینؑ نے اس گٹھڑی کو کھولا تو آپ نے دیکھا کہ اس میں دو پیراہن، دو زیر جامے، دو ردائیں، دو عمامے اور دو سیاہ موزے ہیں پس شہزادی الطاف الٰہی کو دیکھ کر نہایت مسرور ہوئیں۔ اور آپؑ

www.ShianeAli.com

نے شکر الٰہی ادا کیا۔ حسنینؑ کو اس وقت بیدار کیا اور نئے بہشتی لباس پہنائے۔ پس اسی دوران میں سید الکونینؐ اپنی لخت جگر سیدہ زہراءؑ کے گھر میں داخل ہوئے تو آپؐ نے دیکھا کہ حسنینؑ نے نئے نئے لباس زیب تن کیے ہیں۔ آپ شہزادوں کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ آپؐ نے دونوں شہزادوں کو آغوش مبارک میں اٹھالیا اور بہت پیار کیا اور پھر ارشاد فرمایا کہ اے فاطمہؑ! کیا آپ کو کچھ معلوم ہے کہ جو شخص آپ کے شہزادوں کی پوشاکیں لایا تھا وہ کون تھا؟ عرض کی کہ بابا جان وہ اپنے آپ کو درزی کہہ رہا تھا۔

قَالَ يَا بُنَيَّةُ مَا هُوَ خَيَّاطٌ بَلْ اِنَّمَا هُوَ رِضْوَانُ خَازِنِ الْجَنَّةِ.

رسول الثقلینؐ نے فرمایا کہ اے میرے لخت جگر! نور نظر! وہ شخص درزی نہ تھا بلکہ وہ تو رضوان جنت تھا، اور وہ حکم پروردگار سے جنت سے آپ کے شہزادوں کے لیے پوشاکیں لایا ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

کتاب کامل الزیارات میں ہشام بن عروہ سے اور اس نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے نقل کیا ہے کہ بی بی فرماتی ہیں کہ میں نے عید کے دن رسول خداؐ کو دیکھا کہ وہ حسنینؑ کے بدن نازنین پر لباس آراستہ کر رہے ہیں جبکہ وہ لباس دنیاوی لباس نہ تھا۔ پس میں نے بارگاہ رسول مقبولؐ میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ کس قسم کا لباس ہے میں نے اس سے پہلے کبھی ایسا نفیس اور عمدہ لباس نہیں دیکھا؟ آپؐ نے فرمایا: اے ام سلمہ! یہ خلعت بہشت ہے کہ ذات کریم نے میرے جگر پاروں کے لیے بھیجا ہے۔

وَاِنَّ لَحمَتَهَا مِنْ زُغَبِ جُنَاحِ جِبْرَئِيْلَ وَهَا اَنَا اَلبِسُهُ اِيَّاهُمَا

www.ShianeAli.com

وَاُذَیِّنُهُ بِهَا فَاِنَّ الْیَوْمِ یَوْمُ الزِّیْنَةِ وَاِنِّیْ اُحِبُّهُ.

اے ام سلمہ! اس لباس کا تانا جبرائیلؑ کے پروں سے بنایا گیا ہے۔
چونکہ آج عید کا دن اور روز زینت ہے اس لیے میں اپنے ہاتھ سے
اپنے فرزندوں کو بہشت کا لباس پہنا رہا ہوں۔

پس مومنین! مقام افسوس ہے کہ جس عظیم ہستی کے لیے ذات احدیت بہشت سے پوشاک بھیجے اور رضوان جنت جس کا خیاط ہو اور رسول اسلامؐ اس امامؑ الانس والجان کو دوست رکھیں افسوس صد افسوس ہے کہ ایسے عظیم الشان امامؑ کو اس کے نانا کی امت کے لوگ گوسفند کی طرح تشنہ لب قتل کریں۔ اور اس کی لاش اطہر کو بے غسل و بے کفن اور بے دفن چھوڑ کر چلے جائیں۔ بحار الانوار میں سید سجادؑ سے منقول ہے کہ جب اشقیائے امت میرے والد بزرگوار امام حسینؑ کو قتل کر چکے اور تاراجی خیام بھی ہو چکی تو ہمیں قید اور رسن بستہ کر کے کوفہ کی طرف لے چلے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

فَرَأَیْتُ اَبِیْ وَ اِخْوَتِیْ اَنَّهُمْ صَرْعٰی مُرَمَّلُوْنَ بِالدِّمَاءِ مَسْلُوْبُوْنَ
وَلَمْ یُوَارُوْبِهِ

پس اس حالت میں میری نگاہ قتل گاہ پر جا پڑی، میں نے دیکھا کہ میرے پدر عالی مقام اور دوسرے اعزاؤ، اقرباء اور اصحاب حسینؑ کی لاشیں خاک و خون میں غلطاں کربلا کے گرم ریگستان پر عریاں پڑی ہیں اور کسی نے بھی ان کو دفن نہیں کیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ سب اجسام نورانیہ روئے خاک پر اس بیکسی کے عالم میں پڑے ہوئے ہیں کہ کوئی بھی ان کے قریب نہیں آتا گویا معاذ اللہ وہ اولاد کفار سے ہیں، پس پردیسیوں، بے وطنوں کی لاشیں دیکھ کر میری حالت اس قدر

www.ShianeAli.com

بگڑ گئی کہ قریب تھا میری روح میرے بدن سے نکل جائے۔ پس
جب میری پھوپھی عالمہ غیر معلّمہ نے میری یہ حالت دیکھی اور انہوں
نے میرے حال کو نہایت متغیر پایا تو فرمایا: کہ اے گزشتگان کی یادگار!
اور اے باقی ماندگان کے سرپرست آپؑ نے کیا حال بنا رکھا ہے؟ میں
دیکھ رہی ہوں کہ قریب ہے آپؑ کی روح بدن سے نکل جائے۔ میں
نے عرض کیا: پھوپھی جان! میری حالت کیونکہ متغیر نہ ہو، میں نے
اپنے والد بزرگوار، آپ کے اقرباء و اعزاء اور اصحاب کی لاشوں کو
دیکھا ہے کہ وہ گوسفندوں کی طرح خاک و خون میں غلطاں پڑی ہیں،
اور مجھے نظر نہیں آتا کہ ان بیکسوں کو کوئی دفن کردے۔

پس ثانی زہراؑ نے یہ سن کر فرمایا کہ اے میرے نور نظر! آپؑ اس قدر گریہ
اور آہ و بکا نہ کریں یہ جو امر عظیم واقع ہوا ہے یہ وہ امر عظیم ہے کہ رسول خداؐ سے اس امر
کا عہد و پیمان پہلے ہو چکا ہے اور حق سبحانہ تعالیٰ نے اس امت کی ایک جماعت سے عہد
لیا ہے کہ وہ ان شہداء کی لاشوں کو دفن کریں گے۔ اے میرے وارث شریعت بیٹے!
قریب ہے کہ وہ لوگ ہمارے بعد اس مقتل میں آئیں اور شہداء کے سب اعضائے پارہ
پارہ کو جمع کریں، اور ایک گہری قبر کھود کر تمام شہداء کو ایک جگہ دفن کریں، اور تمہارے
مظلوم بابا کی لاش اطہر کو علیحدہ دفن کریں اور وہاں نشان قبر بنائیں اور وہ نشان بحکم الٰہی
قیامت تک باقی رہے گا اور کسی کے مٹانے سے نہ مٹے گا۔

پس اے حسینؑ کے پرسہ دارو! جب اہلبیتؑ اطہار رسن بستہ کوفہ و شام کی
طرف روانہ ہو چکے اور بنی اسد کے قبیلہ کو معلوم ہوا کہ شہداء کی لاشیں بے گور و کفن پڑی
ہوئی ہیں تو وہ سب اپنی عورتوں کے ساتھ، سر برہنہ روتے پیٹتے مقتل شہداء میں آئے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

اور انہوں نے بکھرے ہوئے اعضائے شہداء کو جمع کیا۔ ان سب پر نماز پڑھی اور سب شہداء کو ایک عمیق قبر میں دفن کیا۔ جبکہ جناب سید الشہداءؑ کو ایک علیحدہ قبر میں دفن کیا، امام مظلومؑ کے بائیں پاؤں کی طرف شہزادہ علی اکبرؑ کو دفن کیا بنی امیہ اور بنی عباسیہ کے ظالم حکمرانوں نے پوری کوشش کی کہ شہدائے کربلا کے نشانات کو مٹا دیا جائے لیکن وہ مٹا نہ سکے، بلکہ وہ روز بروز مرجع خلائق عالم بنتے گئے اور ان مزارات مقدسہ کی رونق قیامت تک جاری و ساری رہے گی، پروردگار عالم ہمیں بھی ان مزارات مقدسہ اور عتبات عالیہ کا مجاور بننے کی توفیق دے اور ہمیں بھی حسینؑ کی بستی میں دفن کرے۔

اَلاَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

☆☆☆☆

www.ShianeAli.com

پروردگار اس کو اس کا صلہ بہشت عطا کرے گا۔ پس اسی وقت جبرئیل بحکم خداوند جلیل نازل ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! آپؐ اس قدر مضطرب اور بیقرار کس کے فراق میں ہیں؟ رسول خداؐ نے فرمایا کہ اے جبرائیل! میرے نور چشم حسنؑ و حسینؑ کہاں چلے گئے ہیں؟ ان کا سراغ نہیں مل رہا، میں یہودیوں کے مکر و فریب سے نہایت مضطر اور بے قرار ہوں کہ کہیں میرے فرزندوں کو ایذا نہ پہنچائیں، پس جبرائیل امینؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اس قدر بیتاب نہ ہوں اور کسی قسم کا خوف نہ کریں آپؐ کے فرزندان ارجمند "نخلستان ابود جداح" میں سو رہے ہیں۔

پس سلمانؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت اس باغ کی طرف چل پڑے اور میں بھی آنحضورؐ کے ساتھ تھا، پس جب ہم اس باغ میں پہنچے تو ہم نے دیکھا کہ دونوں بھائی ایک دوسرے کے گلے میں باہیں ڈال کر آرام فرما رہے ہیں اور ایک اژدھا ان کے سر کی طرف ایک گلدستہ منہ میں لے کر ان کو راحت پہنچا رہا ہے، اور وہ دونوں شہزادے ٹھنڈی ہوا میں گہری نیند سو رہے ہیں، پس جب اژدھا نے آنحضرتؐ کو دیکھا تو اس نے اپنے منہ سے گلدستہ نکال کر رکھ دیا اور فصیح زبان میں سلام عرض کرنے کے بعد کہا یا رسول اللہؐ! میں اژدھا نہیں ہوں بلکہ کروبین میں سے (ایک فرشتہ) ہوں۔

یا رسول اللہؐ! مجھ سے چشم زدن کے برابر ذکر الٰہی میں غفلت ہوگئی تھی پس پروردگار عالم نے مجھے اژدھا کی صورت میں مسخ کر کے آسمان سے زمین پر پھینک دیا ہے، یا رسول اللہ! میں عرصہ دراز سے اس عذاب الیم میں گرفتار ہوں اور میں اس امید سے رہ رہا ہوں کہ پروردگار کا کوئی برگزیدہ میری شفاعت کرے گا اور وہ ذات کریم اس

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

کی برکت سے میری دعا قبول کر کے مجھے اصلی حالت عطا کرے گا۔ پس آنحضرتؐ اس فرشتہ کا حال سن کر حسنینؑ کے پاس تشریف لائے اور اپنا دھن اقدس لب ہائے نازنین حسنینؑ پر رکھ دیا اور ان سے پیار کرنے لگے یہاں تک کہ وہ شہزادے خواب سے بیدار ہو گئے اور زانوئے رسولؐ پر تشریف فرما ہو گئے۔ پس رسول خداؐ نے شہزادوں سے فرمایا کہ اے میرے نور نظر! اس مسکین کی طرف نظر کرو کہ یہ تم سے کچھ التماس دعا کی آرزو رکھتا ہے حسنینؑ اسے دیکھ کر خائف ہوئے اور عرض کیا کہ نانا جان! یہ کون ہے، اس کی ہولناک صورت سے ہمیں خوف آ رہا ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا میرے بیٹو! خوف مت کھاؤ یہ اژدھا نہیں ہے بلکہ یہ کروبین (فرشتوں) میں سے ایک فرشتہ ہے، یہ ایک لمحہ ذکر خداوند جلیل سے غافل ہو گیا تھا پروردگار نے اسے سزا کے طور پر اژدھا کی شکل میں آسمان سے زمین پر پھینک دیا ہے۔ یہ تم سے شفاعت کی امید رکھتا ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

پس یہ دونوں شہزادے زانوئے اقدس سے کھڑے ہوئے اور دونوں نے وضو کرنے کے بعد دو رکعت نماز پڑھی اور ہنستے ہوئے آسمان کی طرف ہاتھ بلند کر کے، اور بارگاہ ایزدی میں عرض کیا اے ذات کریم! تجھے تیرے رسول حضرت محمدؐ کی رسالت کا واسطہ، اپنے ولی علیؑ کی ولایت کے صدقہ اور ہماری ماں سیدہ زہراءؑ کی عصمت وطہارت کا واسطہ اس فرشتہ کو اس کی اصلی صورت میں پلٹا دے۔ اور اس کے قصور سے درگزر فرما، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم ابھی شہزادوں کے ہاتھ بلند تھے کہ جبرئیل امین رسول اسلامؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! خوشخبری ہو کہ حسنینؑ شریفین کی دعا کے صدقہ میں ذات الٰہی نے اس فرشتہ کو اس کی اصلی حالت میں پلٹا دیا ہے اور اس کا قصور معاف کر دیا ہے۔ سلمانؓ کہتے ہیں کہ اسی وقت اس فرشتہ کے پر و بال اُگ آئے اور وہ اصلی صورت میں تسبیح پڑھتا ہوا جبرئیل کے

www.ShianeAli.com

ہمراہ آسمان کی طرف چلا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد جبرئیل بارگاہ رسالت میں ہنستے مسکراتے ہوئے حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہؐ! جب سے وہ فرشتہ آسمان کی طرف گیا ہے ہفت آسمان کے فرشتوں کے سامنے فخر ومباہات کرتے ہوئے کہتا ہے کہ تم میں سے کون ایسا ہے جو میری ہمسری کر سکے؟ اس لیے کہ میں وہ ملک ممتاز ہوں کہ جس کی شفاعت سید اشباب اہل الجنہ نے کی ہے جو رسول الثقلینؐ کے فرزندان ارجمند ہیں۔

مومنین جائے گریہ وبکاہ ہے کہ جس شہزادہ کی دعا ذات احدیت رد نہ کرے اور اس کی سفارش پر فرشتوں کے قصور کو معاف کر دیا جائے اس امامؑ دو جہاں کی اشقیائے کوفہ وشام فریاد نہ سنیں، اور اس کی آواز استغاثہ پر لبیک نہ کہیں بلکہ الٹا اس کی فریاد پر اس کے بدن اطہر پر تیروں تلواروں اور نیزوں کی بارش برسا دیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

منقول ہے کہ جب امامؑ مظلوم کا چھ ماہ کا لال علی اصغرؑ شدت تشنگی سے جان بلب ہوا، اس وقت غریب کربلاؑ نے اس معصوم سی کلی کو اپنی گود میں لیا اور سپاہ یزید کے سامنے آئے۔ آپ نے بلند آواز میں فرمایا:

اَمَا مِنْ مُغِيْثٍ يُغِيْثُنَا اَمَا مِنْ طَالِبِ حَقٍ فَيَنْصُرُنَا اَمَا مِنْ اَحَدٍ يَاتِيْنَا بِشَرْبَةٍ مِنَ الْمَاءِ لِهٰذَا الطِّفْلِ فَاِنَّهٗ لَايُطِيْقُ الظَّمَاءِ.

یعنی اس انبوہ کثیر میں سے کوئی ایسا ہے جو ہماری فریاد کو پہنچے؟ کوئی طلبگار حق ہے کہ جو ہم اہلبیتؑ کی مدد کرے، کوئی ایسا نرم دل ہے کہ جو اس طفل شیر خوار کو ایک گھونٹ پانی پلا دے؟ یہ بچہ شدت پیاس سے جان بلب ہے؟

www.ShianeAli.com

سپاہ یزید پر افسوس ہے کہ امامؑ ان درندوں کے سامنے انکسار کے ساتھ حجت تمام کرر ہے تھے، اور ان سے فریاد و استغاثہ بلند کرر ہے تھے کہ اچانک حرملہ ملعون نے امامؑ مظلوم کی طرف تیر پھینکا، وہ تیر ستم شہزادہ علی اصغرؑ کے حلق نازنین پر لگا اور وہ تین دن کا پیاسا بچہ اپنے وجود سے بھاری تیر ستم کھا کر راہی بہشت ہوا۔ راوی کہتا ہے خدا کی قسم مجھے وہ بھیانک منظر نہیں بھولتا کہ جب امام مظلوم نے حسرت بھری نگاہوں سے اس بچہ کی طرف دیکھا اور آپ کی آنکھیں ساون کے بادلوں کی طرح برس پڑیں۔

اس کے بعد غریب کربلاؑ نے آسمان کی طرف نگاہ کی اور عرض کیا اے پروردگار عالم! گواہ رہنا اس قوم جفا کار نے اس طفل شیر خوار کو ناحق قتل کیا ہے۔ اور اسے قتل کیا ہے جو تیرے رسول کی صورت کے ساتھ مشابہہ تھا۔ اے میرے مالک! میں تیری مصلحت اور رضا پر راضی ہوں، میں امیدوار ہوں کہ میرے اور میرے شیعوں کے لیے وہ امر کرنا جو تیرے نزدیک بہتر اور مناسب ہو۔ پس حسینؑ کے ماتمدارو! امام مظلومؑ! اپنے چھ ماہ کے لال کی لاش کو گود میں لیے ہوئے گھوڑے سے اترے، اور اپنی شمشیر کی نوک سے قبر کھود کر اپنے اس ننھے مجاہد کو دفن کیا۔ پھر امامؑ قبر علی اصغرؑ پر خوب روئے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اَلا لَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الۡقَوۡمِ الظّٰالِمِیۡن

☆☆☆☆

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

نویں مجلس

فرشتہ بحکم خدا محافظ حسینؑ

فِی الْبِحَارِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِذَا اَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ وَهِیَ تَبْكِیْ فَقَالَ لَهَا النَّبِیُّ مَا یُبْكِیْكِ یَا فَاطِمَةُ

کتاب بحار الانوار میں ابن عباس سے منقول ہے کہ ہم سب لوگ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

ایک روز بارگاہ رسالت میں حاضر تھے کہ اچانک حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا روتی ہوئی آئیں، رسول خداؐ شہزادی عصمت کو روتے دیکھ کر بیتاب ہو گئے، اور آپؐ نے فرمایا "اے فاطمہؑ! آپ کیوں رو رہی ہیں" جناب سیدہ نے عرض کیا بابا جان! آپؐ کے دونوں فرزند حسنؑ و حسینؑ نہ جانے کس طرف چلے گئے ہیں، میں ان کی مفارقت میں رو رہی ہوں" پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا! اے لخت جگر! آپؐ کا باپ آپ پر فدا ہو آپ اس قدر بیتاب مت ہوں، اللہ تعالیٰ ان کا محافظ و نگہبان ہے۔"

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آنحضورؐ نے یہ کلمات حضرت زہراءؑ، کی تسکین کے لیے کہے جبکہ آپؐ حسنینؑ کی مفارقت میں بیتاب ہو کر مسجد کے دروازے پر کھڑے

www.ShianeAli.com

ہو گئے۔ اور بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ اے پروردگار عالم! تجھے حضرت ابراہیمؑ کا واسطہ اور تیرے برگزیدہ نبی حضرت آدم علیہ السلام کا واسطہ، میرے دونوں نور چشم حسنؑ و حسینؑ کو چاہے وہ صحرا میں ہوں یا دریا میں اپنی حفظ و حمایت میں محفوظ رکھنا۔

جناب ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول خداؐ کے دست دعا بارگاہ ایزدی میں اٹھے ہوئے تھے کہ جبرائیل نازل ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہؐ! حق سبحانہ تعالیٰ نے تحفہ سلام کے بعد ارشاد فرمایا کہ آپؐ ہرگز مغموم و محزون نہ ہوں۔ آپ کے فرزند حضیرہ بنی نجار میں سو رہے ہیں۔ ہم نے ان کی حفاظت کے لیے ایک فرشتہ کو موکل کیا ہے وہ ان دونوں کی نگہبانی کر رہا ہے۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسالتمآب نے یونہی یہ خبر سنی آپ حضیرہ بنی نجار کی طرف روان ہوئے اور ہم سب بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ ہم حضیرہ میں داخل ہوئے ہم نے دیکھا کہ دونوں شہزادے ایک دوسرے کے گلے میں ہاتھ ڈالے محو استراحت ہیں اور ایک فرشتہ ان کے اوپر اپنے پر کا سایہ کیے ہوئے ان کی نگہبانی کر رہا ہے رسول خداؐ نے جاتے ہی دونوں شہزادوں کو اپنی گود میں اٹھایا اور اس کے بعد آپ نے ایک بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا کہ اولاد آدمؑ! کیا میں تم کو ان سے آگاہ نہ کروں جو ساری مخلوق سے نانی اور نانے کے ناتے سے افضل ہیں؟ اصحاب نے عرض کیا یارسولؐ اللہ! آپ ارشاد فرمائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔

قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنَ فَاِنَّ جَدَّ هُمَا مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَجَدَّ تُهُمَا خَدِيْجَتُهُ الْكُبْرٰى.

کہ وہ دونوں میرے شہزادے حسنؑ اور حسینؑ ہیں کہ جن کا نانا محمد رسولؐ اللہ اور نانی خدیجۃ الکبریٰ علیہا السلام ہیں پھر آپؐ نے ارشاد

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

فرمایا۔

اَلا اُخبرُ کُمْ بخَیر النّاس اَبًا وَاُمًّا ابلٰی قَالَ الحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ فَانَّ اَبَا ھُما عَلِیٌّ ابنُ اَبیطَالِبٍ وَاُمُّھُمَا فاطِمَۃ الزَّھراٴ بِنتُ مُحَمَّدِ ن الْمُصْطَفٰی

کہ میں ان کے بارے میں تم کو آگاہ کروں کہ جو تمام مخلوق سے ماں اور باپ کے نسب سے افضل و برتر ہیں؟ سب نے عرض کیا آپؐ ارشاد فرمائیں آپ نے فرمایا کہ وہ دونوں حسنؑ و حسینؑ ہیں کہ جن کا باپ علی ابن ابیطالبؑ اور ماں فاطمہ زہراء علیہا السلام ہیں۔ یعنی علیؑ جیسا عظیم باپ کائنات میں نہیں ہے اور فاطمہؑ جیسی عظیم ماں نہیں ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

پھر آپ نے ارشاد فرمایا۔

اَیُّھَا النَّاسُ اَنَّ اَبَا ھُمَا وَ اُمَّھُمَا وَجَدَّھُمَا وَجدَّ تَھُمَا وَ عَمَّھُمَا وَ عَمَّتَھُمَا کُلُّھُم فِی الجَنَّتہ

اے لوگو! ان کا باپ اور ماں، نانا اور نانی ماموں، چچا اور چچی اور یہ دونوں میرے فرزند سب جنتی ہیں اور ان سب کا مسکن بہشت ہے۔

وَمَنْ اَحَبَّھُمَا فِی الجَنَّتِہ وَمَنْ اَحَبَّ مَنْ اَحَبَّتَھُمَا فِی الجَنَّتِہ .

اے لوگو! جو شخص میرے ان دونوں نورِ نظر سے محبت رکھے گا وہ بھی بہشت میں ہوگا، بلکہ جو شخص ان سے محبت رکھے اس سے محبت رکھنے والا وہ بھی جنتی ہوگا۔

پس حضرات مومنین! آپ دعا کریں بارگاہ ایزدی میں کہ پروردگار ہمیں محبت

www.ShianeAli.com

حسینؑ عطا کرے اور غلامان حسینؑ کے گروہ میں محشور کرے، اور ہمیں اس قوم سے بے زار رکھے جو اہلبیت رسولؐ کے دشمن ہیں۔ رونے کا مقام ہے کہ جن شہزادوں کی حفاظت کے لئے ذات الٰہی فرشتوں کو مقرر کرے اور وہ تمام عالم سے حسب ونسب کے لحاظ سے بہتر ہوں جن کی محبت عذاب دوزخ سے نجات کا باعث ہو۔ اور جن کی دوستی بہشت میں داخل ہونے کا سبب ہو۔

خدا لعنت کرے قوم اشقیاء پر کہ جنہوں نے ایک شہزادے کو تو زہر سے شہید کر دیا اور ان کے جنازہ پر تیر برسائے اور انہیں نانا کے روضہ کے پاس دفن نہ ہونے دیا اور دوسرے شہزادے کو وطن میں رہنے نہ دیا اور مکر وفریب سے طلب کر کے صحرائے کربلا میں ہر طرف سے محاصرہ کیا اور انہیں عزیز و اقربا اور یار و مددگار کے ساتھ تشنہ لب شہید کیا اور کسی نے بھی اس امام مظلومؑ پر رحم نہ کیا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

لَمْ اَنْسَ سِبطَ الْمُصْطَفٰے وَهُوَظَامٍ يُذَادُ مِنَ الْمَاءِ الْمُبَاحِ وَيُحْرَمُ

راوی کہتا ہے کہ مجھے فرزند رسولؐ کی تشنگی نہیں بھولتی کہ وہ امامؑ مظلوم اس شدت پیاس میں روز عاشور ہر چند چاہتے تھے کہ نہر فرات تک جائیں اور تھوڑا سا پانی پئیں لیکن وہ بے رحم آپ کو نہر فرات تک نہ جانے دے رہے تھے بلکہ وہ آپ پر تیر برساتے تھے جبکہ وہ پانی حسینؑ کی ماں بتولؑ کو مہر میں ملا تھا۔ راوی کہتا ہے کہ مجھے امامؑ مظلوم کا وہ وقت نہیں بھولتا کہ جب مظلوم یکہ وتنہا انصار و اقرباء کے لاشوں میں کھڑے تھے اور آپ اتمام حجت کے لیے اس قوم اشقیاء سے فرماتے تھے کہ کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جو مجھ بے کس پر رحم کرے اور مجھے

www.ShianeAli.com

ضرر اعدا سے نجات دے۔ تو اس وقت قوم اشقیاء نے جواب دیا کہ حسینؑ اگر سرد پانی سے سیراب ہونا چاہتے ہو اور قتل سے بچنا چاہتے ہو تو یزید کی بیعت کی طرف رغبت اختیار کرو اور اگر یہ منظور نہیں ہے تو قریب ہے کہ ہم آپ کو تلواروں سے قتل کریں۔

منقول ہے کہ یہ سن کر امام مظلومؑ نے

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم

اے کفار بدکردار یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میں زنا کار اور فاسق و فاجر یزید کی بیعت کر کے دین خدا کو برباد کروں۔ میرے نزدیک اس ننگ و عار سے مرجانا بہتر ہے۔ مقام افسوس ہے کہ جب قوم اشقیاء نے امام سے صحیح جواب سنا تو سپاہ یزید ہر طرف سے مظلومؑ امام پر ٹوٹ پڑے اور انہوں نے آپ پر تیروں تلواروں کی بارش کر دی اور امام بے کس کو شہید کر دیا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْقَوْمِ الظّٰالِمِیْن۔

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com
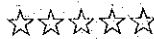
دسویں مجلس

فضائل امام حسینؑ

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ النَّبِیّ وَعَلٰے فَخِذِهِ الَا یَمَنِ اَلْحُسَنُ وَعَلٰی فَخِذِهِ اِلَا یَسرِاِبْنَتُهُ اِبْرَاهِیْمُ وَهُوَ تَارَةً یُقَبِّلُ هٰذَا وَ تَارَةً هٰذَا

ابن عباس سے منقول ہے کہ اس نے کہا کہ ایک روز ہم رسول اللہؐ کی خدمت اقدس میں جمع تھے کہ آپؐ کے دائیں زانو پر آپ کے چھوٹے نواسہ حضرت امام حسینؑ اور بائیں زانو پر آپ کے فرزند ابراھیمؑ تشریف فرما تھے۔ آنحضرتؐ کبھی اپنے نواسہ حسینؑ سے اور کبھی اپنے فرزند ابراھیمؑ سے پیار کرتے تھے کہ اتنے میں آسمان سے جبرائیلؑ نازل ہوئے اور عرض کیا کہ یارسولؐ اللہ! خداوند جلیل نے تحفہ سلام کے بعد ارشاد فرمایا ہے کہ ہمیں ان دونوں فرزندوں کا آپ کے پاس جمع ہونا ناگوار ہے۔ پس ان دونوں میں سے جسے زیادہ دوست رکھتے ہوا سے دوسرے پر فدا کردو۔

فَنَظَرَ النَّبِیُّ اِلَی اِبْرٰهِیْمَ فَبَکیٰ ثُمَّ نَظَرَ اِلَی الْحُسَیْنَ فَبَکٰی ثُمَّ قَالَ یَا جِبرَئِیلُ یُقْبَضُ اِبْرَاهِیمُ فِدیَةً لِلْحُسَیْنِ.

پس آنحضرتؐ نے یہ حکم ربی سن کر کو پہلے اپنے فرزند ارجمند جناب ابراھیمؑ کی طرف حسرت کی نگاہ سے دیکھا اور آپ کی آنکھیں برس

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

پڑیں اور پھر آپ کی آپؐ کے پارہ جگر حسینؑ پر پڑی، آپ نے گریہ کیا، اور پھر آپ نے جبرئیل سے فرمایا کہ اے جبرئیل ! مجھے ناگوارا ہے کہ میرا فرزند ابراھیمؑ میرے نور چشم کا فدیہ ہوں۔ میں راضی ہوں کہ میرے ابراھیم کی روح کو قبض کیا جائے لیکن بتولؑ کا فرزند حسینؑ سلامت و زندہ رہے۔

فَقُبِضَ اِبْرَھِیْمُ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَکَانَ النَّبِیُّ اِذَارَیَ الْحُسَیْنَ مُقْبِلاً قَبَّلَهُ وَضَمَّهُ اِلٰی صَدْ رِهٖ وَ یَر شِفُ ثَنا یَاهُ وَیَقُوْلُ فَدَیْتُ بِمَنْ فَدَیْتهُ بِا بِنِی اِبْرَاھِیْمَ۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ تین دن کے بعد ابرہیمؑ نے وفات پائی۔ پس اس روز سے جس وقت حضورؐ اپنے فرزند حسینؑ کو دیکھتے تھے تو ہاتھ پھیلا کر حسینؑ کو چھاتی سے لگاتے تھے اور حسینؑ کے لب ہائے مبارک اور دندان کے بوسے دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں اس پر فدا ہوں کہ جس پر میں نے اپنے فرزند ابراہیمؑ کو فدا کیا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

منقول ہے کہ ایک مرتبہ پیغمبر اسلامؐ عائشہ کے گھر کے باہر تشریف لائے اور آپؐ فاطمہ زھراءؑ کے دروازہ سے ہو کر گزرے، اچانک آپ کے کانوں میں حسین کے رونے کی صدا آئی تو آپؐ فوراً سیدہ زھراءؑ کے گھر میں داخل ہوئے اور فرمایا کہ اے فاطمہؑ! میرے نور نظر حسینؑ کو تسکین دو اور انہیں چپ کراؤ، کیا آپ نہیں جانتی کہ حسینؑ کا رونا مجھے برداشت نہیں، مجھے اس کے رونے سے رنج ہوتا ہے۔ پس یہ فرما کر آپ نے اپنے فرزند کو اپنی گود میں اٹھا لیا اور حسینؑ کے آنسو پونچھے اور اپنے نواسہ سے بہت پیار کیا۔

www.ShianeAli.com

روایت میں منقول ہے کہ ایک روز آنحضرتؐ اپنے اصحاب کے ہمراہ کسی جگہ تشریف لے جا رہے تھے آپؐ نے دیکھا کہ حسینؑ بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں پس رسول اکرمؐ اپنے اصحاب سے آگے بڑھے اور آپ نے دونوں ہاتھ پھیلا کر چاہا کہ اپنے نور چشم کو گود میں اٹھا لیں۔ پس جب سید کونینؐ نے اپنے نواسہ کو گود میں اٹھانے کا ارادہ کیا تو امام حسینؑ دوڑ کر آگے ٹھہر گئے۔ سردار کائنات بھی بچوں کی طرح حسینؑ کے ساتھ دوڑ رہے تھے اور حسینؑ کو ہنسائے جاتے تھے۔ بالآخر آنحضرتؐ نے حسینؑ کو پکڑ لیا۔ راوی کہتا کہ رسول خداؐ نے اپنا ایک ہاتھ حسینؑ کی ٹھوڑی کے نیچے رکھا اور دوسرا پس گردن رکھا۔ اور اپنا منہ حسینؑ کے لبوں اور دندان پر رکھا اور آپ نے خوب پیار کیا اور فرمایا۔

"حُسَیْنٌ مِنِّی وَ اَنَا مِنَ الْحُسَیْنِ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا"

Presented by: https://jafrilibrary.com/

کہ میں حسینؑ سے ہوں اور حسینؑ مجھ سے ہے یعنی حسینؑ کا گوشت پوشت اور ہڈیاں میرا گوشت اور پوشت ہے۔ اور حسینؑ میری روح ہے، پروردگار اسے دوست رکھتا ہے جو حسینؑ کو دوست رکھتا ہے۔

مظلوم حسینؑ کے پرسہ دارو! یہ سر پیٹنے اور رونے کا مقام ہے کہ جس شہزادے پر رسولؐ خدا اپنے فرزند ابراہیمؑ کو قربان کریں جس کا رونا رسول اسلام کو برداشت نہ ہو، جس کا سر اطہر رسولؐ خدا اپنے سینہ سے لگائیں افسوس ہے کہ اس پارہ جگر رسولؐ مقبول کو اشقیائے امت تین دن کا پیاسا ذبح کریں۔ اور اس کا سر اقدس تن اطہر سے جدا کر کے کبھی نوک نیزہ پر بلند کریں کبھی درخت پر لٹکائیں اور کبھی دروازہ ہائے بلند پر نصب کریں۔ اور وہ لب و دندان کہ جن کے رسول اسلام بوسے لیں۔ ہائے افسوس انہیں دندان مبارک پر بید کی چھڑی سے بے ادبی کی جائے اور وہ ملعون اہلبیت اطہارؑ کا

www.ShianeAli.com

مذاق اڑائے۔

وَسِبطُ رَسُولِ اللّٰهِ تُنکَتُ ثَغرُهُ وَاَولَادِ حَربٍ ثَغرُهُم يَتَبَسَّمُ
رِيَاحِينِ بُستَانِ الرِّسَالَتِهِ ضُيِّعَتْ وَبَذرُ خَبِيثٍ زَارَ عَاهُ لَهُ .

حضرات عجب انقلاب زمانہ ہے کہ حسینؑ مظلوم کے لبوں پر چھڑی سے بے ادبی کی جائے اور اولاد زنا کار کے نجس لب متبسم ہوں اور افسوس کا مقام ہے کہ چمن رسالت کے پھول پژ مردہ اور ضائع ہوں اور نجس تخم کے لیے روز بروز نشو ونما ہو۔

لَقَد قَامَ فِي آلِ النَّبِيِّ قِيَامَةٌ
وَعِندَ اَهَالِي الشَّامِعِيدٌ مَوسَمٌ
لِاَلِ اَبِي سُفيَانٍ ذُودُمَسَرَّةٍ
وَفِي بَيتِ اَهلِ البَيتِ قَد قَامَ مَاتَمٌ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

مقام تاسف ہے کہ اولاد نبیؐ کے درمیان واحسینا کا قیامت کا شور برپا ہو اور اہل کوفہ و شام میں صدائے مبارکباد اور قد قتل الحسینؑ کی صدا بلند ہو اور ہر شخص عید سے بھی زیادہ خوشی منا رہا ہو اور اولاد ابوسفیان اپنے گھروں میں مسرور ہوں اور رسول اسلامؐ کے گھر ماتم بپا ہو۔

اَلا لَعنَةُ اللّٰهِ عَلَى القَومِ الظَّالِمِينَ.

☆☆☆☆☆

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

گیارہویں مجلس

امام حسینؑ کا ایک مومنہ کو زندہ کرنا

فِي الْخَرَائِجِ عَنْ يَحْيٰى قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنَ اِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ شَابٌّ يَبْكِي

کتاب خرائج الجرائح میں یحیٰی سے منقول ہے کہ اس نے کہا کہ ایک دن ہم کافی سارے لوگ امام حسینؑ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اچانک ایک نوجوان روتا ہوا امامؑ کے پاس آیا۔ امامؑ نے اس سے پوچھا کہ اے نوجوان تو کیوں رو رہا ہے؟ اس نے عرض کی کہ اے سردار کونینؑ میری ماں مومنہ صاحب مال تھیں اور وہ ابھی دنیا سے انتقال کر گئی ہے۔ اجل نے اسے اتنی مہلت نہ دی کہ وہ وصیت کر سکتی پس میں اس کی مفارقت پر اور وصیت نہ کرنے پر ماتم کناں ہوں۔

اے فرزند رسولؐ! جب اس کی روح بدن سے جدا ہونے لگی تو اس وقت اس نے مجھے قریب بلا کر اتنا کہا تھا کہ میرے کفن و دفن سے پہلے میری موت کی خبر میرے مولا و آقا امام حسینؑ کو دینا۔ اور جو میرے مولا حکم دیں اس پر عمل کرنا۔ راوی کہتا ہے کہ امامؑ یہ خبر سنتے ہی اس نوجوان کے ہمراہ اس مومنہ کے گھر کی طرف روانہ ہوئے اور ہم سب آپ کے ساتھ تھے۔ ہم اس مومنہ کے دروازہ پر پہنچے ہم نے دیکھا کہ سامنے وہ

www.ShianeAli.com

مومنہ مردہ پڑی ہے اور اس کے اوپر ایک چادر اوڑھائی گئی ہے۔ پس امامؑ نے بارگاہ ایزدی میں اس مومنہ کے زندہ ہونے کی دعا کی پس ابھی امامؑ کی دعا مکمل نہ ہوئی تھی، آپ کے ابھی دست دعا کے لیے بلند ہی تھے کہ اچانک وہ مومنہ اٹھ بیٹھی اور اس کی زبان پر کلمہ شہادت جاری ہوگیا۔ جب اس مومنہ نے دیکھا کہ سامنے امامؑ تشریف رکھتے ہیں، اور اس ضعیفہ کی نگاہ جمال عدیم المثال پر پڑی تو اس نے خوشی خوشی امامؑ پر سلام عرض کیا اور پھر عرض کیا کہ اے فرزند رسولؐ! آپ اندر تشریف لائیں اور آپ جو اس کنیز کو حکم دیں میں اس کو بجا لاؤں۔ پس امامؑ اس مومنہ کے قریب ہوئے اور آپؑ نے فرمایا کہ: پروردگار عالم تجھ پر اپنی رحمت نازل فرمائے جو کچھ تو نے وصیت کرنی ہے وہ کرتا کہ تیری وصیت کے مطابق بعد میں عمل کیا جائے۔ اس ضعیفہ نے عرض کی کہ اے فرزند رسولؐ! میرے مال میں سے فلاں مکان کے اندر اتنا مال رکھا ہوا ہے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

پس میں نے اس کا ایک ثلث آپ کے شیعوں اور دوستوں کے لئے ھبہ کیا اور آپ کو اس کی تقسیم کا کامل اختیار ہے اور عرض کی کہ اے حیدر کرار کے فرزند ارجمند! اس میں سے دو ثلث میرے اس فرزند کو دے دیجیے گا اس لئے کہ مومنین کے مال میں ہرگز مخالفین کا حق نہیں ہے۔

اس کے بعد اس نے عرض کیا کہ مولاؑ! آپ کی کنیز ایک آرزو رکھتی ہے کہ آپ میرے تجہیز و تکفین میں شامل ہوں اور میری نماز جنازہ پڑھائیں۔ یہ کہہ کر وہ مومنہ مرگئی اور اسی طرح فرش موت پر لیٹ گئی۔

شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اپنی اسناد کے ساتھ صادق آل محمدؐ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت طواف خانہ کعبہ میں مشغول تھی اور ایک مرد بھی اس کے پیچھے طواف کر رہا تھا۔ پس حالت طواف میں اس عورت نے اپنا ہاتھ باہر نکالا وہ مرد ہاتھ دیکھتے ہی اس کی

www.ShianeAli.com

طرف راغب ہوگیا اور اس نے اپنا ہاتھ اس عورت کے بازو پر رکھ دیا۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ مرد کا ہاتھ عورت کے بازو میں پیوست ہوگیا کہ جو جدا کرنے سے جدا نہ ہوا۔ پس دونوں طواف کرنے سے دست بردار ہوئے اور کافی سارے لوگ ان کے اردگرد جمع ہوگئے۔ آخر کار ان کی نوبت حاکم شہر تک پہنچی۔ حاکم شہر نے سزا کے لیے ان دونوں کو فقہائے مکہ کے پاس بھیجا۔ علمائے علام اور فقہائے علام نے اس مرد کی سزا تجویز کی کہ اس کے ہاتھ کو کاٹ دیا جائے کیونکہ اس شخص نے ایک غیر شرعی فعل کیا ہے۔

جب حاکم نے سزا کو سنا تو اس نے ناپسند کیا اور اس نے لوگوں سے پوچھا کہ کوئی اہلبیت رسولؐ میں سے بھی حج کی ادائیگی کے لیے آیا ہے؟ تو لوگوں نے کہا ہاں شہزادہ کونین حضرت امام حسین علیہ السلام تشریف رکھتے ہیں پس حاکم نے آپ کی طرف اپنا نمائندہ بھیجا کہ آپ تشریف لائیں۔ جب امام علیہ السلام حاکم کے پاس تشریف لائے تو اس نے مرد و زن کے قصہ کو آپ کے گوش گزار کیا۔ اور اس کے ساتھ درخواست کی کہ یابن رسولؐ اللہ! فقہائے مکہ نے اس کی سزا ہاتھ کاٹنا تجویز کی ہے جو مجھے ناپسند ہے، امیدوار ہوں کہ آپ فیصلہ فرمائیں جس پر عمل کیا جائے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

راوی کہتا ہے کہ جب امامؑ نے ان سے حکایت سنی تو آپ رو بقبلہ متمکن ہوئے اور آپ نے اپنے ہاتھ بارگاہ ایزدی میں بلند کیے اور دیر تک دعا کرتے رہے اور اس کے بعد آپ ان مرد و زن کے پاس تشریف لے گئے اور اس مرد کا ہاتھ عورت کے ہاتھ سے چھڑا دیا۔ پس لوگوں نے اس اعجاز پر نعرہ تکبیر بلند کیا۔ اور حاکم شہر نے عرض کیا کہ یابن رسولؐ اللہ! اگر آپ ارشاد فرمائیں تو اس مرد کو اس امر قبیح پر کچھ سزا دی جائے امامؑ نے فرمایا یہ سزا کا ہرگز مستحق نہیں ہے۔

صفوان بن مہران سے روایت ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر علیہ

www.ShianeAli.com

السلام سے سنا ہے کہ امامؑ حسینؑ کے زمانہ میں دو مردوں نے ایک عورت اور اس کے فرزند کے بارے میں تنازع کیا اور ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرتا تھا کہ یہ عورت بھی میری ہے اور فرزند بھی میرا ہے۔ پس اتفاقاً امام حسین علیہ السلام اس طرف سے گزرے، حضرت نے دیکھا کہ دو شخص تنازع کر رہے ہیں۔ حضرت نے کسی سے پوچھا کہ ان کے تنازع کا سبب کیا ہے۔ آپ کو تنازع کی وجہ بیان کی گئی تو امامؑ نے مدعی اول سے فرمایا کہ اس جگہ بیٹھ جا، پس وہ حسب الارشاد بیٹھ گیا پھر آپ نے اس عورت سے کہا کہ اے بی بی اس سے پہلے کہ تیرا عیب ظاہر ہو اور تیرا پردہ فاش ہو تو مجھے مخفی طور پر صحیح واقعہ بتا دے۔ اس عورت نے کہا کہ یا بن رسولؐ اللہ یہ میرا شوہر ہے اور یہ فرزند بھی اس کا ہے اور میں دوسرے شخص سے ہرگز واقف نہیں ہوں کہ یہ کون ہے۔

فَقَالَ لِوَلَدِ هَا الرَّضِيعِ يَا غُلَامُ مَا تَقُولُ هٰذِهِ فَانْطِق بِإِذْنِ اللّٰهِ
Presented by: https://jafrilibrary.com/
فَقَالَ الغُلَامُ يَابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ مَا اَنَا لِهٰذَا وَلَا لِذَ الِك بَلْ اَنَا لِرَاعٍ لِآلِ فُلَانٍ

پس جب اس زانیہ اور فاسقہ و فاجرہ نے صحیح کلام نہ کی اور وہ اپنے کذب پر مصر رہی تو اس وقت امام حسین علیہ السلام نے اس شیرخوار سے کہا کہ جو اس عورت کی گود میں تھا کہ اے بچے! تو پروردگار کے حکم سے صحیح واقعہ بیان کر کہ تو کس کے نطفہ سے ہے۔ چنانچہ امامؑ کے اعجاز سے وہ بچہ گویا ہوا اور عرض کیا اے امام انس و جن حقیقت حال تو یہ ہے کہ میں نہ اس کا فرزند ہوں اور نہ اس کا بلکہ میں ایک گلہ بان کے نطفہ سے پیدا ہوا ہوں کہ وہ فلاں قوم و قبیلہ سے ہے۔

فَاَمَرَ بِرَجمِهَا قَالَ الصَّادِقُ فَلَم يَسْمَع اَحَدٌ نَطَقَ الغُلَامُ بَعدَ

www.ShianeAli.com

ذٰلِکَ

پس جب شیر خوار بچے نے علی روس الاشہاد حال واقعی کو مفصل بیان کیا اور اس عورت کے زنا پر عمومی گواہی دی تو امامؑ نے اسی وقت اس زانیہ عورت کو سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ صادق آل محمدؑ فرماتے ہیں کہ اس گواہی کے بعد تک اس بچہ کو کسی نے بولتے نہ سنا۔

سبحان اللہ کیسا عظیم امامؑ حلال مشکلات اور صاحب اعجاز و کرامات تھا افسوس ہے ان یزیدی درندوں پر جنہوں نے امامؑ کے کمالات ظاہری و باطنی کو دیکھتے ہوئے شہید کیا۔ اور اس معجز نما امامؑ نے رضائے الٰہی کی خاطر سب دکھوں، غموں کو برداشت کیا ہے۔

یَاعَیْنُ اِبکِی لِلْحُسَیْنَ وَاَھلِہٖ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

بِدَمٍ اِذَا قَلَّ مِنکَ المَدمَعُ

اِبکِی عَلَیْہِ وَرَسُہٗ فِی ذَابِلٍ

لِجِسْمُ مِنہُ بِالسُّیُوفِ مُجَعُ

اے چشم! امام حسینؑ اور آپ کی اہلبیت اطہارؑ پر گریہ کرنا درست ہے کہ آپ کے حال پر خون کے آنسو رونے چاہیں۔ اے آنکھ! اس مظلوم پر رو جس کا سر نوک نیزہ پر رکھا گیا اور جسم تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے ہوا ہے۔

اِبکِی لَہٗ مُلقًی بِلَا غُسلٍ

وَلَا کَفَنٍ وَلَا نَعشٍ ھُنَاکَ یُشَیَّعُ

اِبکِی عَلَی السَّجَادِ وَھُوَ مُکَبَّلٌ

www.ShianeAli.com

بِالْقَيْدِ مَكْتُوفُ الْيَدَيْنِ مُكَنَّعُ

اے چشم گریہ! اس شہید راہ حق پر گریہ کر جس کی لاش اطہر بے غسل و بے کفن کربلا کی تپتی ہوئی ریت پر کئی دن تک پڑی رہی اور کسی نے بھی امامؑ بے کس کو دفن نہ کیا۔ اے چشم! رو دے اس امام سجاد پر کہ جسے بیماری کی حالت میں طوق و زنجیر میں جکڑ کر کوفہ و شام کی گلیوں میں پھرایا گیا۔ اور ان یزیدیوں نے امامؑ اور آپ کی اہلبیت کی توہین کے لیے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَے الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ.

Presented by: https://jafrilibrary.com/

☆☆☆☆☆

www.ShianeAli.com

www.ShianeAli.com
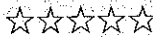
بارہویں مجلس

امام حسینؑ کی سخاوت ومروت پر مشتمل ہے

رُوِیَ عَنِ الحُسَینَ اَنَّهُ قَالَ صَحَّ عِندِی قَولُ رَسُولِ اللّٰهِ اَفضَلُ الاَ عمَالِ بَعدَ الصَّلٰوۃِ اِدخَالُ السُّرُورِ فِی قَلبِ المُؤمِنِ بِمَا لَا اِثمَ فِیهِ.

کتب احادیث ''شہر آشوب'' میں منقول ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے نزدیک رسالتمآب کا صحیح قول پہنچا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ نماز واجب کے بعد بہترین عمل کسی برادر مومن کو خوش اور مسرور کرنا ہے بشرطیکہ وہ معصیت خدا پر مشتمل نہ ہو۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

پس میں نے ایک روز سر راہ ایک غلام کو دیکھا کہ وہ ایک کتے کو کھانا کھلا رہا ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ اے شخص! تو اس اہتمام کے ساتھ اس سگ بازاری کو کھانا کھلا رہا ہے اس کی وجہ کیا ہے؟ اس غلام نے نے مجھے جواب دیا کہ یا ابن رسول اللہ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں ایک نہایت ہی مغموم اور پریشان حال انسان ہوں' میں اس لیے اس کو کھانا کھلاتا ہوں تا کہ یہ کتا مسرور اور خوش ہو' اور اس حیوان کے مسرور ہونے سے شاید ذات الٰہی مجھے بھی مسرور کرے۔ امامؑ فرماتے ہیں کہ میں نے اس شخص سے غم کی وجہ پوچھی' اس نے کہا یا بن رسول اللہ میں ایک یہودی کا غلام ہوں اور مجھ پر

www.ShianeAli.com

اس کی خدمت کرنا ناگوار گزرتا ہے لہذا میری بارگاہ رب العزت میں التجا ہے کہ وہ ذات کریم مجھے اس کی غلامی سے نجات دے۔

امام حسین علیہ السلام اس غلام کا حال سن کر دوسو دینار لے کر اس یہودی کے گھر پہنچ گئے۔ اور آپؑ نے اس یہودی سے فرمایا کہ یہ دوسو دینار اس غلام کی قیمت مجھ سے لے لے اور اسے مجھے بیچ دے۔ اس یہودی نے عرض کیا کہ اے فرزند رسولؐ میرے لیے یہی صد افتخار ہے کہ مجھ حقیر کے گھر پر آپ جیسا شہزادہ تشریف لائے آپ کا ہمارے گھر پر قدم رنجہ فرمانا ہی ہمارے لئے کافی ہے۔ میں اس غلام کو آپ کی عظمت پر فدا کرتا ہوں بلکہ میں اپنا مملوک باغ بھی اس غلام کو دیتا ہوں۔ امامؑ نے فرمایا اے مرد با مروت! تو نے مجھے یہ غلام دیا تو میں نے قبول کیا، لیکن میں نے یہ اشرفیاں تجھے بخشیں! تو بھی انہیں قبول کر۔ اس نے عرض کیا یا حضرت میں نے اس مال کو قبول کیا لیکن یہ سب کچھ اس غلام کو ہبہ کیا

Presented by: https://jafrilibrary.com/

پھر حضرتؑ نے فرمایا کہ میں نے اس غلام کو راہ خدا میں آزاد کیا اور یہ تمام مال بھی اسی کو دیا جب اس یہودی کی زوجہ نے کریم ابن کریم کی اس مروت اور سخاوت کو دیکھا تو وہ عرض کرنے لگی کہ یا ابن رسول اللہ آپ حقیقتاً وقت کے امامؑ ہیں پس میں نے اسلام قبول کیا اور میں نے اپنا حق مہر اپنے شوہر کو ہبہ کیا۔ جب اس یہودی نے امامؑ کی اس فیاضی کو دیکھا تو وہ بھی دست امامؑ پر حلقہ اسلام میں داخل ہو گیا اور کہا یہ گھر میں نے اپنی زوجہ کو بخشا۔

کتاب بحارالانوار میں راویان ابرار سے منقول ہے کہ عبدالرحمن سلمی نامی معلم نے امام حسینؑ کے ایک فرزند کو سورہ حمد کی تعلیم دی، ایک دن اس امام زادہ نے امام کے سامنے سورہ حمد کی تلاوت کی تو اسی وقت کریم ابن کریم نے اس معلم کو اس تعلیم کا

www.ShianeAli.com

عوض ہزار اشرفیاں اور ہزار خلعت عطا فرمائے اور اس کا منہ موتیوں سے بھر دیا۔ کسی شخص نے کہا کہ یا بن رسول اللہ آپ نے ایک سورہ فاتحہ کی تعلیم کے عوض اتنا سارا مال اس معلم کو دیا؟ امامؑ نے فرمایا کہ جو کچھ اس معلم نے میرے فرزند کو تعلیم کیا یہ میری بخشش اس کے عشر عشیر بھی نہیں ہے۔

منقول ہے کہ ایک دفعہ اسامہ بن زید بیمار ہوئے' امام حسین علیہ السلام ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ نے دیکھا کہ اسامہ نہایت پریشان ہے' اور قرض کی شدت میں نہایت اندرھناک نظر آ رہا ہے۔ اسامہ نے عرض کیا کہ فرزند رسولؐ میری پریشانی کی وجہ یہ ہے کہ میں ساٹھ ہزار درہم کا مقروض ہوں۔ حضرت نے فرمایا کہ برادر آپ پریشان نہ ہوں میں آپ کا تمام قرض ادا کروں گا۔ اسامہ نے عرض کیا کہ اے فرزند رسولؐ مجھے اس بات کا خوف ہے کہ ایسا نہ ہو کہ میں مر جاؤں اور مقروض رہوں۔ راوی کہتا ہے کہ امامؑ نے اسامہ کے مرنے سے پہلے اس کا ساٹھ ہزار درہم کا قرض اتار دیا تھا۔ اور اسامہ نے اطمینان و سرور کے ساتھ اس دنیا سے انتقال کیا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

کتاب کشف الغمہ میں انس سے منقول ہے کہ اس نے کہا کہ میں ایک دن امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ کی ایک کنیز گلدستہ لیے حاضر ہوئی اور اس نے وہ گلدستہ امامؑ کے روبرو رکھ دیا۔ پس امامؑ اس گلدستہ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور آپ نے اسے اسی وقت آزاد کر دیا۔ انس کہتا ہے کہ میں نے بارگاہ امامؑ میں عرض کیا کہ مولاؑ حیرانگی کی بات ہے کہ آپ نے ایک گلدستہ کے عوض ایک کنیز کو آزاد کر دیا۔ امامؑ نے فرمایا کہ انس ہم اہلبیت رسالت کو پروردگار نے ایسے آداب کی تعلیم دی ہے چنانچہ پروردگار عالم نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔

www.ShianeAli.com

وَاِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّو ا بِاَحْسَنَ مِنهَا وَكَانَ اَحسَنَ مِنهَا عِتقُمَا

جب کوئی شخص تمہارے لیے ہدیہ لائے تو تم پر لازم ہے کہ تم اس کے عوض اس سے بہتر ہدیہ دو، پس اس عورت کے لئے بہتر ہدیہ اسے آزاد کرنا تھا اس لیے میں نے اسے آزاد کر دیا۔

عزیزان محترم!

یہ مقام گریہ و بقاء ہے کہ جس عظیم امامؑ کی مروسخاوت اس درجہ بلند ہو کہ فقیر کو غنی، مغموم کو مسرور، اسیر کو رہا اور کنیز و غلام کو آزاد کریں۔ اس امامؑ کو امت وطن سے دور شہید کرے۔ اور ان کا اسباب لوٹ لے اور ان کے اہل حرم کو رسن بستہ بازاروں اور درباروں میں بے چادر ومقنعہ پھرایا جائے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

وَيُسَيِّرُوْنَ عَلٰى المَطَا يَا كَالْاِ مَاءِ
بَيْنَ المَلَاءِ بِكُلِّ وَادٍ مُقْفِرٍ
وَيُشَهَّرُوْنَ وَيُسْلَبُونَ مَلَاارِعًا
وَمَقَا لِعًا مِنْ بَعدِ سَلبِ العَجرِ

راوی کہتا ہے کہ میں نے امام حسین علیہ السلام اور دوسرے شہدائے کربلا کے بعد دیکھا کہ اہلبیت رسول کو قوم اشقیاء نے سر برھنہ بے کجاوہ، اونٹوں پرسوار کیا۔ اور وہ ملعون ان مخدرات عصمت وطہارت کو کبھی صحراء کوہسار کی طرف پھراتے تھے، کبھی شہر و دیار اور کبھی کوچہ و بازار میں کفار کی لونڈیوں کی طرح پھراتے تھے

شُعثًا مَتًا لِيُلًا عُطًّا شًا جُوِّعًا

www.ShianeAli.com

آسریٰ کَاَ نَّھُمْ لاُ سَرۃُ قَیصَرِ

اور وہ ملعون ایسے بے رحم تھے کہ ان بے کسوں کو سر عریاں پریشان حال کھلے بالوں کے ساتھ کشاں کشاں نہایت ذلت و خواری کے ساتھ لیے پھرتے تھے۔ اور کوئی بھی ان اسیران آل محمدؐ کا پرسان حال نہ تھا کسی کو ان کی بھوک اور پیاس کی فکر نہ تھی شامی اس قدر بے حیا ہو چکے تھے کہ انہیں عترت رسولؐ کا بالکل خیال نہ رہا تھا۔ وہ اہل حرم کو اپنی کنیزیں بنانے پر آمادہ ہو چکے تھے۔ چنانچہ اہل شام نے یزید پلید سے اس امر دشوار کی استدعا کی تھی جس کی تفصیل اپنے محل پر آئے گی۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اَلاَ لَعنَۃُ اللہِ عَلَے القَومِ الظّٰالِمِینَ

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/
www.ShianeAli.com
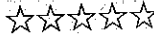
تیرہویں مجلس
امام حسینؑ کی سخاوت و مروت پر مشتمل ہے

فِی البِحَارِ اَنَّهُ جَاءَ اَعرَابِیٌّ عِندَ الحُسَینَ وَقَالَ یَا بنَ رَسُولِ اللّٰهِ قَد ضَمِنتُ دِیَةً کَامِلَةً وَ عَجَزتُ عَن آدَاأَهَا۔

کتاب بحارالانوار میں منقول ہے کہ ایک عرب شہزادہ کونین امام حسینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ اے فرزند رسولؐ میں اس قدر مقروض ہوں کہ میں قرض اتارنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

پس میں نے اپنے دل میں سوچا کہ بغیر سوال کیے اس کا علاج ممکن نہیں ہے، لیکن ایسے سخی سے سوال کیا جائے جس کی مثال کائنات میں نہ ہو

پس کافی سوچ و بچار کے بعد سوائے اہلبیت اطہارؑ کے کوئی کریم نظر نہیں آیا لہذا میں امیدوار ہوں کہ آپ میری حاجت روائی فرمائیں۔ یہ سن کر امامؑ نے فرمایا کہ اے برادر! پہلے میں تجھ سے تین سوال پوچھنا چاہوں گا۔ پس اگر تو نے ان میں ایک سوال کا جواب دے دیا تو میں تیرا ایک ثلث قرض ادا کروں گا اور اگر تو نے ان میں سے دو کا جواب دے دیا تو میں تیرا دو ثلث قرض ادا کرونگا۔ اور اگر تو نے تینوں سوالوں کا جواب دے دیا تو پھر تیرا تمام قرض ادا کرونگا۔ پس اس مرد عاقل نے عرض کیا کہ یابن

www.ShianeAli.com

رسول اللہ! کیا میرے لئے ممکن ہے کہ عالم علم ربانیٔ اور واقف اسرار نہانی مجھ جیسے جاہل اور ناقص عقل سے کوئی سوال کرے، کیا میرے لیے ممکن ہے کہ میرے قدم معرض امتحان میں ثابت قدم؟ رہیں امام نے فرمایا تو نے سچ کہا ہے۔

سَمِعتُ جَدِّی رَسُولَ اللّٰہِ المَعْرُوفُ بِقَدرِ المَعرِوفَۃِ.

لیکن میں نے اپنے نانا رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ مومن برادر پر اس قدر نیکی اور احسان کرنا چاہیے کہ جس قدر اس مومن کو معرفت دین حاصل ہو۔ پس میں چاہتا ہوں کہ تیرے مبلغ علم اور مقدار معرفت کے مطابق دین کے بارے میں سوال کروں تا کہ اس کے مطابق تجھ سے نیکی و احسان کروں۔ پس اس عربی نے کہا کہ اے فرزندہ رسولؐ اگر آپ نے پوچھنا ہے تو ناچیز سے سوال کریں۔ اگر مجھ سے اس کا صحیح جواب ہو سکا تو سبحان اللہ ورنہ حضورؐ سے دریافت کروں گا۔ مجھ میں کوئی ہمت وتوانائی نہیں ہے مگر خداوند بزرگ کی طرف سے میں کوشش کرونگا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

پس امامؑ نے فرمایا کہ اے برادر! آپ بتائیں کہ اعمال میں سے بہترین عمل کونسا ہے؟ اس عربی نے کہا کہ مولاؑ بہترین عمل اللہ کی واحدانیت پر ایمان لانا! پھر امامؑ نے پوچھا کہ ہلاکت سے کون سی چیز نجات دیتی ہے؟ اس نے عرض کیا کہ یابن رسول اللہؐ ہلاکت سے نجات پروردگار عالم پر توکل اور اعتماد رکھنے میں ہے۔ پھر امامؑ نے پوچھا کہ مرد کی زینت کون سی چیز ہے؟ اس عقلمند مرد نے کہا کہ یابن رسولؐ! مرد کی زینت علم ہے اگر بردباری کے ساتھ ہو۔ پھر امامؑ نے فرمایا کہ اگر کوئی مرد صاحب علم نہ ہو تو پھر اس کی زینت کیا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ اگر مرد صاحب علم نہیں ہے تو پھر اس کی زینت

www.ShianeAli.com

مال ہے اگر مروت کے ساتھ ہو۔ امامؑ نے فرمایا اگر کوئی شخص صاحب مال بھی نہیں ہے تو پھر اس کے لیے کون سی چیز باعث زینت ہے؟ تو اس نے کہا کہ اگر کوئی شخص صاحب مال بھی نہیں تو پھر اس کی زینت فقر ہے۔ بشرطیکہ وہ صبر اور قناعت کے ساتھ ہو۔ پھر حضرت نے فرمایا کہ اگر فقر مع الصبر بھی نہ ہو تو پھر مرد کا سبب زینت کیا ہے؟ تو اس زیر ک نے غور وفکر کرنے کے بعد کہا یابن رسولؐ! اگر یہ بھی نہ ہو تو پھر اس کی زینت اس میں ہے کہ آسمان سے اس پر بجلی گرے اور اسے جلا کر خاکستر کردے اور وہ اسی کے لائق ہے۔

راوی کہتا ہے کہ جب امامؑ نے یہ مضحکہ خیز کلام اس دیندار مرد سے سنا تو حضرت متبسم ہوئے اور آپ نے اسی وقت ہزار اشرفیوں پر مشتمل تھیلی اسے تھما دی اور ایک انگشتری بھی اسے دے دی جس کی مالیت دوسو درہم تھی۔ اور آپ نے اسے فرمایا کہ اس ہزار دینار طلا سے اپنا قرض ادا کرنا اور اس نگینہ کی قیمت اپنے اہل وعیال میں صرف کرنا۔ پس وہ عربی اس عطیہ کو لے کر نہایت مسرور ہوا اور اس نے یہ آیت پڑھی۔

اَللّٰهُ يَعلَمُ حَيثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ

کہ خداوند عالم نے نبوت و رسالت کے مورد میں اس عظیم خاندان کو چنا جو اس امر عظیم کے لائق تھا۔

کتاب بحارالانوار میں منقول ہے کہ ایک شخص مدینہ منورہ میں داخل ہوا اور اس نے شہر کے باشندوں سے پوچھا کہ اس شہر میں کون ایسا شخص رہتا ہے جو سخاوت میں اپنا مثل رکھتا ہو۔ اہل شہر نے متفقہ طور پر کہا کہ جو دو کریم ہیں پورے شہر میں حسین کے مثل کوئی نہیں ہے۔ یعنی وہ حضرت تو ایسے کرم وجواد میں کہ آپ کی زبان اقدس سے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

کبھی کلمہ (لا) نہیں نکلا سوائے کلمہ توحید کے کہ وہ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے۔ کہ اس میں لفظ لا زبان پر جاری ہوتا ہے۔ اور اگر کلمہ تشہد امر ضروری نہ ہوتا تو زبان اقدس کبھی کلمہ لا سے واقف نہ ہوتی سوائے کلمہ نعم کے۔ پس وہ مرد یہ سن کر مسجد رسول خدا میں داخل ہوا اس نے دیکھا کہ امامؑ نماز پڑھنے میں مشغول ہیںؑ۔ یہ مرد امامؑ کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا اور اس نے چند اشعار امام کی مدح اور اپنی حاجت پر پڑھے۔ یعنی ہرگز کوئی صاحب حاجت اس در امید سے نا امید نہیں جاتا۔ اور کوئی سائل جو اس در دولت کی زنجیر ہلائے وہ خالی ہاتھ نہیں لوٹتا۔ آپ وہ کریم ابن کریم ہیں کہ زمانہ آپ کی مثل و نظیر ڈھونڈنے سے عاجز ہے اور آپ پوری کائنات کے لیے قابل اعتماد ہیں۔ آپ کے والد بزرگوار امیر المومنین قاتل المشرکین اور یعسوب الدین ہیں۔ اور سچی بات تو یہ ہے کہ اگر آپ کے جد امجد ہمیں راہ راست اور طریق مستقیم نہ دکھلاتے تو ہم سب داخل جہنم ہوتے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

پس جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا اے قنبر! کیا آپ کے پاس مال حجاز میں سے کچھ باقی مال ہے؟ قنبر نے عرض کیا کہ مولا چار ہزار اشرفیاں باقی ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ وہ اشرفیاں لے آؤ۔ پس امامؑ نے اپنی دوش مبارک سے ردائے مبارک اتار کر ان اشرفیوں کو اس میں باندھا آپ دروازے کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور آپ نے اس چادر کو اپنے ہاتھ پر رکھ کر دروازہ کے پیچھے سے ہاتھ نکالا اور آپ سائل کے سامنے نہ ہوئے کہ مبادا وہ شرم محسوس کرے اور اس وقت اس عرب نے چند اشعار پڑھے۔

یعنی اے برادر! اس مال قلیل کو قبول کر اور اس کے ساتھ میرا عذر بھی قبول کر اور یہ یقین جان کہ میں تیرے حال پر نہایت مہربان اور شفیق ہوں۔ اور اگر ہمارا حق

www.ShianeAli.com

غاصبین غضب نہ کرے اور ہمیں ظاہری حکومت و اقتدار بھی میسر ہوتا تو آج دیکھتا کہ ہمارے جود و کرم کا آسمان تجھ پر کس طرح بخشش و عطا کی بارش برساتا' لیکن کیا کیا جائے کہ یہ روز عذار اور یہ فلک کرفتار ہر لیل و نہار ابرار و اخیار کو کس طرح اذیت دیتا ہے اور اسے کسی طور ثبات و قرار حاصل نہیں ہے۔ پس اسی سبب سے ہم ایسے نادار اور تہی دست ہیں کہ کسی حاجت مند کو اس کی حاجت کے موافق نہیں دے سکتے۔

پس منقول ہے کہ اس عرب مرد نے وہ اشرفیاں لے لیں اور پھر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ حضرت نے اسے فرمایا کہ اے بندہ خدا! شاید تو اس لیے رو رہا ہے کہ یہ مال تیری حاجت کے لیے کافی نہیں ہے حالانکہ میں نے اس سے قبل اپنی ناداری اور تہی دستی کا عذر کیا ہے۔ یہ سن کر اس نے عرض کیا یابن رسولؐ اللہ خدا کی قسم یہ مال میری حاجت سے زیادہ ہے اور میں مال کی کمی پر نہیں روتا ہوں' بلکہ میں اس لیے روتا ہوں کہ یہ ہاتھ کہ جن سے غرباء اور مساکین عقدہ کشائی ہوتی ہے افسوس ایک دن یہ دست حق پرست خاک ہونگے اور زمین میں چھپ جائیں گے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اے حسینؑ مظلوم کے ماتمدارو!

وہ عرب اس لیے روتا تھا اور افسوس کرتا تھا کہ ایک روز امام مظلومؑ وطن سے دور اس دار فانی سے رحلت فرمائیں گے اور یہ عقدہ کشائے خلق اور حاجت روائے عالم غسل و کفن کے بعد دفن ہوں گے۔ اگر وہ شخص یہ جانتا کہ امامؑ مظلوم روز عاشورہ تین دن کے بھوکے اور پیاسے ذبح کیے جائیں گے اور غریب کی لاش اطہر کئی روز تک گرم ریگستان پر بغیر غسل و کفن کے پڑی رہے گی اور ان دست حق پرست کو کہ جن سے یہ فیض تمام عالم میں جاری ہے جمال ملعون قطع کرے گا تو یقیناً وہ عرب اسی وقت مر جاتا

www.ShianeAli.com

عزا دارو! جب امامؑ مظلوم روز عاشورہ عصر کے وقت شہید ہو چکے اور آپ کا سر اطہر بدن سے جدا ہو چکا اور شام غریباں آ گئی اس وقت جمال ملعون جو کہ ایک گڑھے میں چھپا ہوا تھا باہر نکلا اور اس نے لاش اطہر کے قریب آ کر مظلوم کا ازار بند (جو پیش قیمت تھا) نکالنے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا، پس اس شقی نے معلوم کیا کہ آپ نے اس ازار بند کو بہت سی گرہ دے رکھی ہیں۔ اس نے چاہا کہ ان گرہوں کو کھولے تو مظلوم نے اعجاز کے ساتھ اپنا دایاں ہاتھ ان گرہوں پر رکھا۔ اس ملعون نے پوری کوشش کی کہ وہ گرہوں سے امامؑ کے ہاتھ کو ہٹائے لیکن وہ کسی طرح بھی نہ ہٹا سکا۔ پس اس شقی نے ایک ٹوٹی ہوئی تلوار کا ٹکڑا ڈھونڈا اور مظلوم کے ہاتھ کو بند (جوڑ) سے قطع کیا۔ پس اس نے چاہا کہ اس ظلم کے بعد ان گرہوں کو کھولے تو اس وقت مظلوم نے اپنے بائیں ہاتھ کو گرہوں پر رکھ دیا۔ پس اس ملعون نے بائیں ہاتھ کو گرہوں سے ہٹانا چاہا لیکن وہ نہ ہٹا تو وہ ملعون غصہ میں آیا اور اس نے بائیں ہاتھ کو بھی شکستہ تلوار سے قطع کیا پس جب اس ملعون نے دائیں ہاتھ کو قطع کر دیا تو اسی وقت صحرائے کربلا سے رونے اور پیٹنے کی ایک مہیب آواز بلند ہوئی اور وہ شقی آوازیں سنتے ہی پریشان ہو کر اسی گڑھے میں چھپ گیا۔ اور اس نے وہیں سے دیکھا کہ تین جلیل القدر مرد اور ایک معظمہ روتے پیٹتے چلے آرہے ہیں۔ جب وہ قریب پہنچے تو اس ملعون نے معلوم کیا کہ وہ تینوں مرد جناب رسول خداؐ، علی المرتضیٰؑ اور حسنؑ مجتبیٰ ہیں اور وہ معظمہ مخدومہ کونین ام الحسنؑ و الحسینؑ جناب سیدہ زہراء علیھا السلام ہیں۔

فَنَادَی رَسُولُ اللّٰهِ یَا سِبطَ اَحمَدٍ یَعُزُّ عَلَینَا اَن نَرَاکَ مُجَدَّلاً

یَعُزُّ عَلَینَا اَن نَرَاکَ مُرَضَّعًا عَفِیرًا نَحِیرًا بِالدِّمَاءِ مُفَسَّلاً

وہ شقی کہتا ہے کہ جب وہ حضرات لاش مظلوم کے پاس پہنچے تو میں نے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

دیکھا کہ رسالتمآب اپنے فرزند کے سرہانے کی طرف گریہ و نالہ کرتے ہوئے بیٹھ گئے اور بلند آواز سے نوحہ پڑھتے تھے کہ افسوس صد افسوس اے میرے پارہ جگر حسینؑ ! ہم پر یہ بات بہت دشوار گزار ہے کہ تو بے غسل و کفن خاک و خون میں آلودہ ریگستان گرم پر عریاں پڑا ہے اور تیرا جسم گھوڑوں کی ٹاپوں سے پامال کیا گیا ہے۔ اور اسی اضطراب و بیقراری اور نالہ وزاری سے جناب علی مرتضےٰ اور حسن مجتبیٰؑ نوحہ و بکا کر رہے تھے۔

فَاَ قْبَلَتْ اِلَيهِ اُمُّهُ فَاطِمَةُ الزَّهرَاءُ وَ انْكَبَّت عَلَيهِ وَنَادَات وَاحسنَاهُ وَاذَبِيحَاهُ وَ اُقُرَّةَ عَينَاهُ قَتلُوكَ وَ مِن شُربِ المَاءِ مَنَعُوكَ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جمال ملعون کہتا ہے کہ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ مادر امام حسینؑ جناب سیدہ فاطمہ زہراءؑ پریشان حال گریہ و نالہ کرتی ہوئی اپنے فرزند کی لاش کے قریب آئیں اور ہاتھ پھیلا کر لاش بے سر سے لپٹ گئیں اور وہ یہ بین کرتی تھیں ہائے حسینؑ ! ہائے میرے نور چشم ! ہائے میرے مظلوم و مقتول! افسوس کہ تجھے پیاسا ذبح کیا گیا۔

فَقَالَتْ يَا اَبَتَاهُ اَمَا تَرىٰ اِلَى مَافَعَلَتْ اُمَّتُكَ بِنَا بَعدَكَ فَيَا اَبَتَاهُ اَتَاذُنُ لِي اَنْ اٰخُذَ مِنْ دَمِ شَيبِ الحُسَينَ وَاَخْضَبَ بِهِ نَاصِيَتِي وَالقَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهٰذَ الدَّم .

اس کے بعد معصومہ نے اپنے والد بزرگوار سے عرض کیا کہ اے بابا جان! آپ نے دیکھا کہ آپ کے بعد آپ کی امت جفا کار نے مجھ

www.ShianeAli.com

پر اور میرے فرزند پر کیا ظلم کیا۔ اے بابا! اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے مظلوم فرزند کے خون سے اپنی پیشانی کو رنگین کروں۔ اور خون آلودہ پیشانی کے ساتھ خدائے قہار سے ملاقات کروں۔

فَبَکی رَسُولُ اللّٰهِ وَقَالَ یَا فَاطِمَةُ خُذِیْ وَنَا خُذُ مِن دَمِ الحُسَیْنَ فَیَا خُذُوْنَ مِن دَمِ الحُسَیْنَ وَیَمْسَحُوْنَ بِهٖ نُحُورَ هُم وَنَا صِیَتَهُمْ وَصُدُ ورَ هُمْ وَ اَیدِ یهِم وَیَبْکُونَ حَتّٰی طَلَعَ الفَجرُ

پس یہ سن کر رسولؐ خدا بہت روئے اور آپ نے فرمایا کہ فاطمہ! تو بھی خون حسین کو اپنی پیشانی سے مل اور ہم سب بھی اپنی پیشانیاں خون حسینؑ سے رنگین کرتے ہیں۔ پس ایک طرف جناب رسولؐ خدا، علی مرتضےٰ اور حسن مجتبیٰؑ حسینؑ مظلوم کے کٹے ہوئے گلوئے مبارک سے خون لیتے تھے اور اپنے منہ آستینوں اور ہاتھوں پر ملتے تھے اور روتے جاتے تھے اور دوسری طرف خاتون قیامت اپنے مظلوم بیٹے کا خون اپنے چہرے اور سینے پر ملتی تھی اور گریہ و ماتم کر رہی تھیں۔ گویا تمام شب اس صحرائے کربلا پر شور قیامت بپا رہا یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔

اَلا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَے الْقَوْمِ الظّٰالِمِیْنَ.

☆☆☆☆☆

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com
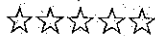
پہلی مجلس

امامؑ مظلوم کی مدینہ سے روانگی

"قَالَ الصَّادِقُ مَنْ بَکٰی عَلَے الْحُسَیْنَ اَوْاَبکٰی اَو تَبَاکٰی وَجَبَت لَہُ الْجَنَّۃُ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام حسین علیہ السلام کی مظلومیت پر گریہ کرنے کی اہمیت پر ارشاد فرمایا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

کہ جو مومن شخص امام حسین علیہ السلام کی مصیبت پر روئے یا کسی کو رلائے یا رونے والے کی شکل بنائے اس پر جنت واجب ہے۔

پھر صادق آل محمدؐ اپنے جدامجد کی مصیبت پر رونے والوں کو ان الفاظ کے ساتھ خوشخبری دے رہے ہیں۔

کُلُّ عَیْنٍ بَاکِیَۃٌ یومَ القِیَامَۃِ اِلَّا عینٌ بَکَتْ عَلَے الْحُسَیْنَ فَاِنَّھَا ضَاحِکَۃٌ مُسْتَبْشِرَۃٌ بِنَعِیْمِ الْجَنَّۃِ

"ہر آنکھ روز قیامت روئے گی سوائے اس آنکھ کے جو دنیا میں امامؑ مظلوم کی مصیبت پر روئی ہو گی، وہ ہنستی مسکراتی ہوگی، اسے جنت کی نعمتوں کی خوشخبری دی جائے گی۔

راوی کہتا ہے کہ میں ایک مرتبہ دولت سرائے رسولؐ خدا کے لیے مدینہ میں

www.ShianeAli.com

وارد ہوا۔ میں نے آنحضرتؐ کے مکان کے بارے میں لوگوں سے پوچھا۔ تو کچھ لوگ مجھے محلّہ بنی ہاشم میں لے گئے۔ اور انہوں نے مجھے کہا کہ یہی دولت سرائے رسول عظیمؐ ہے۔ جس کی زیارت کا تو مشتاق تھا۔ میں نے دیکھا کہ وہ خانہ برکت و ہدایت بے سقف منہد الآثار خراب و ویران پڑا ہے۔ وہ گھر کہ جو مہبط جبرئیلؑ اور سجدہ گاہ میکائیل و اسرافیل تھا۔ جس گھر سے ہمیشہ تلاوت قرآن اور صدائے تکبیر و تمہید بلند ہوتی تھی۔ اس گھر میں اندھیری رات نے اس طرح تاریکی بکھیری کہ اس میں نہ قاری قرآن ہے اور نہ ہی نماز گزار ہے۔

مَعَالِمُهَا تَبْكِي عَلٰے عُلَمَا ئِهَا

وَزَائِرُهَا يَبْكِيْ لِفَقْدِ مَزُوْرِ هَا

میں نے دیکھا کہ اس گھر کی ہر شکستہ در و دیوار بان حال سے مشغول

Presented by: https://jafrilibrary.com/

گریہ و بکا اور مصروف نوحہ و عزا ہیں۔ اور ان حضرات کے نہ ہونے پر (جو اس گھر کے مالک اور وارث تھے) دست تاسف ملتے ہیں اور ہر زائر اس خانہ اقدس کی بربادی اور خرابی پر با آواز بلند روتا ہے۔

وَكَانَتْ مَلاذًا لِلاَنَامِه وَجُنَّةً

مِنَ الْخُطْبِ يَغْشِيْ الْمُعْتَقِيْنَ صَلاَ تُهَا

فَاقْوَتَ مِنَ السَّادَاتِ مِنَ آلِ هَاشِمٍ

وَلَمْ يَجْتَمِعْ بَعْدَ الْحُسَيْنِ شِتَاتُهَا

''مقام افسوس ہے کہ جو گھر تمام عالم انسانیت کے لیے ہر ضرر اور خوف سے جائے پناہ اور مقام امن تھا۔ اور جس گھر کے آستان پر پہنچ کر ہر فقیر و نادار اور ہر محتاج و خاکسار غنی و مالدار کر جاتا تھا۔ ہائے افسوس کہ خالی ہو گیا۔ وہ گھر سادات ہاشمیہ کا

www.ShianeAli.com

جو بوستان رسالت اور گلستان ولایت و امامت (جیسا کہ وفات رسولؐ خدا فاطمہ زھراء اور شہادت علی مرتضیٰ وحسن مجتبیٰ سے پہلے تھا) سے شاداب اور سرسبز تھا ان حضرات کے بعد آباد نہ ہوا اور وہ رونق باقی نہ رہی البتہ خاتم آل عبا جناب سید الشھداء علیہ آلاف التحیہ والثنا" کے وجود کے سبب وہ گھر روشن و منور تھا' مگر مقام حسرت اور جائے افسوس ہے کہ جس روز سے فرزند رسول الثقلین امام حسینؑ مدینہ سے عراق کی طرف روانہ ہوئے اس روز سے وہ گھر ایسے اجڑا کہ پھر آباد نہ ہوا۔ وہ گھر کیسے آباد ہو کہ جس گھر سے حسینؑ جیسا سردار دو جہان اور ان کے اٹھارہ نوجوان جن کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہی ہوں۔ جن کی مثل کائنات عالم میں نہ ہو وہ سب کے سب ایک گھنٹے میں شہید کر دیئے جائیں۔ کربلا کے مسافروں کی رنج والم پر مشتمل کہانی کچھ اس طرح ہے جب معاویہ ماہ رجب 40 ھجری کو مر گیا۔ اور اس کا بیٹا یزید پلید اس کی جگہ پر حاکم ہوا تو اس نے اپنے باپ کی وصیت کے مطابق فوراً ولید بن عتبہ بن سفیان (جو معاویہ کی طرف سے مدینہ کا گورنر تھا) کو نامہ ارسال کیا' اور تاکید کی کہ جونہی یہ نامہ تیرے پاس پہنچے حسین علیہ السلام سے بیعت طلب کرنا۔ اور اگر حسین بیعت سے انکار کریں تو بلا تامل ان کا سر کاٹ کر میرے پاس بھیج دینا' پس جب ولید کو یزید کا نامہ موصول ہوا تو اس نے رات کی تاریکی میں قاصد کو امام حسینؑ کی طرف بھیجا اور امامؑ کو اپنے پاس طلب کیا۔ جب پیغام رساں نے امامؑ ولید کا کو پیغام دیا تو اسی وقت وہ واقف اسرار ربانیہ ولید کے ارادہ سے مطلع ہوئے۔ اور امام نے اس شخص سے فرمایا کہ تو چل میں آتا ہوں۔

پس جب وہ شخص چلا گیا تو امامؑ نے اسی وقت اپنے تمام اقرباء انصار کو جمع کیا اور آپ نے حکم دیا کہ سب ہتھیار لگا کر حاضر ہوں۔ چنانچہ امام کونین کے حسب

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

الارشاد عباس علمدار علیہ السلام اپنے چاروں بھائیوں فرزندان امام حسن علیہ السلام فرزندان مسلم بن عقیل اور اصحاب وانصار کے ہمراہ مسلح ہو کر آپ کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوئے۔

قَوْمٌ اِذَا نُو دُوْا لِدَفْعِ مُسْلَمَةٍ

وَالْخَيْلُ بَيْنَ مُدَ حَسٍ وَ مُكَرْدَسٍ

لَبِسُوْا الْقُلُوْبَ عَلَى الدُّرُوْحِ وَاَقْبَلُوْا

يَتَهَافُتُوْنَ عَلٰى ذَهَابِ الْاَنْفُسِ

سبحان اللہ! امام حسینؑ کے انصار واقرباء کتنے بہادر اور جانثار تھے جب انہوں نے دیکھا کہ کربلا میں دشمن کی فوج فرزند حیدر کرارؑ کو اذیت دے رہے ہیں تو اسی وقت سب کے سب اس دنیا فانی سے بیزار ہوئے اور سب نے اپنے بدنوں پر لقائے پروردگار کے اشتیاق سے ہتھیار سجائے۔ اور ہر کوئی اطمینان قلب سے اپنی منزل کی طرف بڑھ رہا تھا اور ہر حسینیؑ سپاہی مرنے پر ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتا تھا۔ اور کسی کو ہرگز جان و مال کا خوف اور فکر عیال و اطفال نہ تھا۔ جبکہ ان 72 افراد کے مقابل میں لاکھوں ظالم تھے۔ اور ہزاروں بدکردار گھوڑوں پر سوار ہو کر میدان کا رزار میں ان کو قتل کرنے کے ارادہ سے گھوڑے دوڑاتے تھے لیکن حسینؑ کے ان بہادروں، دلیروں اور جانثاروں کا مقابلہ کرنا ان کے لیے مشکل ہو رہا تھا۔

پس جب امام کے اعوان وانصار جمع ہو کر آپ کی بارگاہ میں پہنچے تو آپ تین

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

جانثاروں کو لے کر ولید کے دربار میں پہنچے آپ نے انہیں حکم دیا کہ تم یہاں دروازہ پر ٹھہرو میں اکیلا ولید کے پاس جاتا ہوں۔ اور اگر میری آواز بلند ہو تو فوراً تم اندر چلے آنا پس امام یہ حکم دے کر خود اندر تشریف لے گئے۔ ولید امام کو دیکھتے ہی امام کی تعظیم کے لیے اٹھا اور آپ کو مسند پر بٹھایا۔ اس وقت ولید کے پاس مروان بھی بیٹھا ہوا تھا۔ ولید نے پہلے معاویہ کی موت کی خبر دی تو امام نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا۔ اس کے بعد اس نے یزید کے نامہ کو پڑھا اور امامؑ سے بیعت طلب کی تو امامؑ نے واشگاف الفاظ میں فرمایا۔

اِنِّیْ لَا اَرَاکَ اَنْ تَقْنَعَ بَیْعَتِیْ لِهٗ سِرًّا حَتّٰی اُبَا یِعَهٗ جَهْرًا وَ اِنَّ مِثْلِیْ الْاَیُبَا یِعُ خَلْفَ لَا بْوَابِ سِرًّا

اگر میں تخلیہ (تنہائی اور رات کی تاریکی) میں یزید کی بیعت کروں تو غالب ہے کہ تو اور یزید ہرگز اس بیعت پر راضی نہ ہوں گے۔ جب تک مجمعٔ عام میں اس کی بیعت نہ کی جائے۔ اور اس کے علاوہ ہمارے لیے کب زیبا کہ ہے ہم چھپ کر بیعت کریں"

"فَنُصْبِحُ وَنَرٰی رَائِکَ فِیْهِ وَنُصْبِحُ وَتَنْظُرُ اَیُّنَا اَحَقُّ بِالْخِلَافَةِ وَالْبَیْعَةِ"

پھر آپ نے فرمایا کہ ولید اب تو رات ہے کل دن ہوگا۔ دیکھا جائے گا۔ ہم بھی غور و فکر کرتے ہیں اور تم بھی غور و تامل کرو کہ ہم میں سے خلافت و بیعت کا زیادہ سزاوار کون ہے؟ آپ یہ فرما کر تلوار کو زمین پر ٹیک کر کھڑے ہو گئے۔

امام علیہ السلام چند قدم چلے ہی تھے کہ مروان نے ولید سے کہا کہ: اے نافہم

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

! اگر حسینؑ اس وقت تیرے قبضہ سے نکل گئے اور انہوں نے بیعت نہ کی' تو پھر وہ تیرے کنٹرول میں نہ آئیں گے۔ مناسب یہی ہے کہ حسینؑ کو اسی وقت قید کر لے۔ اگر یزید کی بیعت کر لیں تو بہت بہتر ورنہ انہیں قتل کر دے۔ جب امامؑ نے اپنے قتل کا سنا تو آپ نے مروان سے فرمایا۔

"یَا بْنَ الزَّرْ قَاَنْتَ تَقْتُلُنِیْ اَمْ هُوَ کَذِبْتُ وَاللّٰهُ وَنَحْنُ اَهْلِبَیْتِهٖ وَالنَّبُوَةِ وَمَعْدَنِ الرِّسَالَةِ بِنَا فَتَحَ اللّٰهُ وَبِنَا خَتَمَ اللّٰهُ فَمِثْلِیْ لَا یُبَایِعُ بِمِثْلِ یَزِیْدِ الْفَاسِقِ شَارِبِ الْخَمَرِ قَاتِلِ النَّفْسِ الْمُحَرَّمَةِ"

اے زانیہ عورت کے بیٹے! کیا تو مجھے قتل کرے گا۔ تیری کیا مجال ہے تو مجھے قتل کرے اور ولید کو کب قدرت ہے کہ مجھے قید کرے۔ خدا کی قسم تو جھوٹا ہے ہم اہل بیت نبوت اور معدن رسالت ہیں۔ کہ پروردگار نے ہمارے نور سے مخلوق کو پیدا کیا اور ہم پر ختم کیا۔ پس یہ کیسے ممکن ہے کہ مجھ جیسا پاکیزہ انسان یزید جیسے فاسق وفاجر' شراب نوش اور مومنین کے قاتل کی بیعت کرے؟

Presented by: https://jafrilibrary.com/

پس جب آپ کی آواز دروازے پر کھڑے ہوئے ہاشمی نوجوانوں نے سنی تو سارے کے سارے آن واحد میں اندر چلے آئے' ان میں سے سب سے پہلے حضرت علی اکبرؑ اور حضرت عباسؑ نے میان سے تلواریں نکالیں اور پھر دوسرے اعوان وانصار نے بھی تلواریں نکالیں اور قریب تھا کہ وہ ولید و مروان کو قتل کر دیں۔ امامؑ نے اپنے یارو انصار کو منع فرمایا اور فرمایا کہ ہم اہلبیت رسولؐ ہیں ہمارے لیے

www.ShianeAli.com

مناسب نہیں ہے کہ ہم جنگ وقتال کی ابتدا کریں ۔ پس امامؑ اپنے اصحاب کے ساتھ گھر واپس تشریف لے آئے ۔

"وَاَقْبَلَ اِلٰی قَبْرِ جَدِّہٖ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا حُسَیْنُ بْنُ فَاطِمَۃَ فَرْخُکَ وَابْنُ فَرْخَتِکَ الَّذِی خَلَّفْتَنِی فِی اُمَّتِکَ ۔

راوی کہتا ہے کہ حضرت اسی شب روضہ رسولؐ پر تشریف لے گئے اور آپ قبر اطہر کے قریب کھڑے ہو کر آداب زیارت بجا لائے اس کے بعد آپ نے کہا کہ اے جد بزرگوار میرا آپ پر سلام ہو ۔ میں آپ کا فرزند حسین بن فاطمہ زہراءؑ ہوں ۔ میں آپ کا وہ منظور نظر ہوں کہ جسے آپ بطور امانت چھوڑ گئے تھے تا کہ امت میری تعظیم کرے ۔ اے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جد بزرگوار اس امت جفا شعار نے میرا ساتھ چھوڑ دیا' اور میری حرمت کو پامال کیا اور میری آبرو و عزت کو ہرگز محفوظ نہیں رکھا ۔ اس کے بعد آپ قبر مطہر رسول خدا سے لپٹ کر پھوٹ پھوٹ کر دیر تک روتے رہے ۔ اسی اثنا میں امامؑ کی آنکھ لگ گئی"

فَاِذَا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ قَدْ ضَمَّہٗ اِلٰی صَدْرِہٖ وَقَبَّلَ مَا بَیْنَ عَیْنَیْہِ وَبَکٰی وَقَالَ یَا بُنَیَّ کَاَنِّی اَرَاکَ عَنْ قَرِیْبٍ مُرَمَّلاً بِدِمَائِکَ مَذْبُوْحًا بِاَرْضِ کَرْبَلَا وَ اَنْتَ مَعَ ذٰلِکَ عَطْشَانٌ لَا تُسْقٰی وَظَمْاٰنٌ لَا تُرْوٰی

اسی حالت خواب میں جناب رسالتمآب تشریف لائے اور امامؑ حسین کو گلے سے لگایا اور بہت پیار کیا اور آپؐ نے فرمایا کہ اے میرے نور

www.ShianeAli.com

نظر! گویا یہ امر میرے پیش نظر ہے کے عنقریب تو زمین کربلا پر اپنے خون میں لوٹ رہا ہے اور شدت تشنگی سے ایک ایک سے پانی طلب کرتا ہے اور کوئی تجھے پانی سے سیراب نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ تجھے بھوکے پیاسے ذبح کردیا جاتا ہے۔

(فَقَالَ الْحُسَيْنُ يَاجَدَّاهُ لاَ حَاجَةَ لِي فِي الرُّجُوعِ إِلَى الدُّنْيَا فَخُذْلِي اِلَيْكَ وَاَدْخِلْنِي فِي قَبْرِكَ)

پس جب امامؑ نے اپنے نانا کی زبان اقدس سے یہ کلام حسرت ناتمام سنا تو عرض کیا نانا! میں اس امت جفا کار کے ہاتھوں اس قدر تنگ اور ناچار ہوں کہ میرا دل دنیا سے بیزار ہو چکا ہے۔ نانا مجھے اپنے پاس قبر میں بلا لیں یہ سن کر رسول عظیمؐ کی آنکھوں سے ساون کے بادلوں کی طرح آنسوں برسنے لگے اور آپ نے فرمایا کہ اے میرے نور چشم! یہ کس طرح ہوسکتا ہے ابھی تجھے اس دنیا میں رہنا ہے۔ یہاں تک کہ تو اعداء دین کے ہاتھوں سے شہید ہوگا۔ امامؑ خواب سے بیدار ہوئے' آپ کا بدن خوف خدا سے کانپ رہا تھا نہ کہ خوف جان سے بلکہ اس لیے کہ امامؑ کو یقین ہو چکا تھا کہ ایک بہت بڑا کٹھن امتحان شروع ہونے والا ہے دیکھیے میں اس جادہ صبر پر ثابت قدم رہوں یا نہ رہوں۔

پس حضرت پریشانی کے عالم میں واپس گھر تشریف لائے۔ آپ نے سارا حال اپنے اہلبیت کو سنایا راوی کہتا کہ جب اہلبیت نے یہ ہلاکت انگیز خبر سنی تو جناب زینب خاتون جناب ام کلثومؑ اور دوسری خواتین معظّمہ اور بچوں نے اس قدر گریہ کیا

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

اور ایسا کہرام بپا ہوا کہ مشرق سے مغرب تک نہ کسی کے گھر میں ایسا ماتم ہوا اور نہ کبھی ہوگا۔ اور جب صبح طلوع ہوئی تو امامؑ اپنے نانا کی قبر اطہر، ماں زھراءؑ کی لحد اور بھائی حسنؑ مجتبیٰ سے رخصت ہوئے آپ کے ساتھ مخدرات عصمت اور چھوٹے چھوٹے بچے بھی مدینہ النبی سے مکہ معظّمہ کی طرف روانہ ہوئے اور آپ اس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے۔

"رَبِّ نَجِّنِی مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ"

اے پروردگار! مجھے ظالمین کی قوم سے نجات دے۔

اَلا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَے الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ.

Presented by: https://jafrilibrary.com/

☆☆☆☆☆

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

دوسری مجلس

امامؑ مظلوم کی مدینہ سے روانگی

فِی الْبِحَارِ الْاَنْوَارِ اَنَّ الصَّادِقِ اِذَا اَهَلَّ هِلَالَ عَاشُوْرَ اَشْتَدُّ حُزْنُهٗ وَعِظَمَ عَلٰی مُصَابِ الْحُسَیْنِ۔

''کتاب بحارالانوار میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام جب محرم کا چاند دیکھتے تو آپ کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی اور آپ میں ضبط کرنے کی طاقت نہ ہوتی اور اسی وقت آپ کے اصحاب اور شیعہ آپ کو مظلوم حسینؑ کا پرسہ دیتے اور غریب کا ماتم کرتے اور آپ کے ساتھ نوحہ وگریہ کرتے۔ جب امامؑ کو شدت گریہ وبکا سے افاقہ ہوتا تو آپ لوگوں کو ارشاد فرماتے ایہا الناس اے لوگو! تم یقین کرلو کہ حسین علیہ السلام اپنے پروردگار کے ہاں سے رزق پاتے ہیں۔ اور اپنی خواہشات کے مطابق جنت کی نعمتوں سے سیر ہوتے ہیں۔ اور ہمیشہ اپنی قتل گاہ اور اپنی لشکرگاہ کی طرف دیکھتے ہیں۔ اور اپنی قبر اطہر اور اپنے شہید ہونے والے لشکر کی طرف دیکھتے ہیں۔

''اَیُّهَا النَّاسُ وَیَنْظُرُ اِلٰی زُوَّارِهٖ وَالْبَاكِیْ عَلَیْهِ وَالْمُقِیْمِیْنَ عَلَیْهِ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

الْعَزَاءُ وَهُوَ اَعْرَافُ بِهِمْ وَبِاَ سَمَائِهِمْ"

اے لوگو! امامؑ ہمیشہ اپنے زواروں کی طرف دیکھتے ہیں اور ان عزاداروں کو دیکھتے ہیں جو مصروف گریہ و بکاہ اور تعزیت وعزاء ہوتے ہیں۔ اور امامؑ اپنے زائروں کو اچھی طرح پہچانتے ہیں اور ان کے ناموں سے اچھی طرح واقف ہیں۔ اور وہ اپنے ماتمداروں تعزیہ داروں اور حبداروں کو اچھی طرح جانتے پہچانتے ہیں۔ پروردگار عالم نے آپ کے زائرین اور تعزیہ داروں کے لیے بہشت میں جو مقام مقرر فرمایا ہے ان درجات سے بھی واقف ہیں۔

وَاِنَّهُ لَيَرَىٰ مَن يَبْكِيهِ فَيَسْتَغْفِرَ لَهُ وَيَسْئَلُ جَدَّهُ وَاَبَاهُ وَاُمُّهُ وَاَخَاهُ اَنْ يَسْتَغْفِرُو اللِبَاكِي عَلٰے مُصَابِهِ.

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اے لوگو! جب امام حسین علیہ السلام اپنی مصیبت پر کسی عزادار کو روتے ہوئے دیکھتے ہیں تو اسی وقت ذات احدیت سے اس شخص کے لیے طلب آمرزش کرتے ہیں۔ اور پھر اپنے نانا رسولؐ خدا اور اپنے بابا علی المرتضیٰؑ اور اپنی ماں بتولؑ اور اپنے بھائی حسن مجتبیٰؑ سے سفارش کرتے ہیں کہ اس عزادار کے لیے جو میری مصیبت کو یاد کر کے رورہا ہے' حق سبحانہ تعالیٰ سے طلب مغفرت کیجیے۔

وَهُوَ يَقُولُ لَوْ يَعْلَمُ زَائِرِي وَالْبَاكِي مَالَهُ مِنَ الْاَجْرِ عِنْدَ اللّٰهِ لَكَانَ فَرْحُهُ اَكْثَرَ مِنْ جَزْعِهِ وَمَا يَقُومُ مِنْ مَجْلِسِهِ اِلَّا وَمَا عَلَيْهِ ذَنْبٌ نَصَارَ كَيَوْمٍ وَّالِدْتُهُ اُمُّهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اے لوگو! امام حسینؑ فرماتے ہیں

www.ShianeAli.com

کہ اگر میرے زوار، ماتمدار اور رونے والے میری مصیبت سے واقف ہو جائیں کہ جو پروردگار نے اس کے عوض ان کے لیے اجر و ثواب رکھا ہے تو بیشک ان کی خوشی رونے سے زیادہ ہو جائے اور امام حسینؑ نے فرمایا کہ جب کوئی عزادار مجلس ماتم اور عزا سے اٹھتا ہے تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، بلکہ ایسا پاک و پاکیزہ ہو جاتا ہے کہ گویا آج ہی شکم مادر سے متولد ہوا ہو۔ پس اے مومنین! اگر تم آتش دوزخ سے نجات چاہتے ہو اور مغفرت مقصود ہے تو پھر اس امامؑ مظلوم پر گریہ و بکا کرو کہ جسے دشمنوں نے سخت گرمی میں مدینہ چھڑایا۔ اور آپ اپنے بچوں کے ہمراہ مہاجر الی اللہ ہوئے۔ بحار الانوار میں منقول ہے کہ جب امامؑ مظلوم نے مدینہ منورہ سے عراق

Presented by: https://jafrilibrary.com/

کے سفر کا ارادہ کیا اور یہ خبر وحشت مدینہ منورہ میں مشہور ہوئی تو سارا شہر اور بالخصوص محلّہ بنی ہاشم سوگوار ہو گیا تھا کہ گھر سے صدائے گریہ و بکا اور ماتم و عزا اور واسیداہ واحسیناہ کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ یہاں تک کہ ہاشمی عورتیں آپ کے گھر میں جمع ہوئیں اور انہوں نے اس جان لیوا خبر پر صدائے ماتم بلند کی۔ پس جب امام نے دیکھا کہ ان ہاشمیہ عورتوں کی رو رو کر حالت بگڑ چکی ہے تو آپ نے اس وقت بکمال شفقت ان کے لیے کلمات تسکین ادا کیے۔ اور فرمایا کہ مجھ مظلوم کی مفارقت میں اس قدر گریہ نہ کرو اور اس مصیبت عظمیٰ میں صبر کرو۔

منقول ہے آپ کے یہ کلمات سن کر ان بیبیوں نے مزید ماتم کیا اور

www.ShianeAli.com

زیادہ روئیں اور انہوں نے عرض کیا اے فرزند رسولؐ خدا جب ہمارا سردار اور وارث مجبور ہو کر وطن کو ترک کرے تو پھر ہم کیونکر اپنا حال تباہ نہ کریں اور اس سے بڑھ کر اور کون سی مصیبت عظیم ہے کہ جس کے لیے ہم گریہ کو بچا رکھیں۔

اے جگر گوشۂ بتول! اے نور نظر رسولؐ! خدا کی قسم ہمارے لیے آج کا دن وہی مصیبت کا دن ہے کہ جس دن رسولؐ خدا علی مرتضیٰؑ، حسن مجتبیٰؑ اور فاطمہؑ زہراءؑ نے دنیا سے رحلت فرمائی تھی، بلکہ یہ دن اس دن سے بھی زیادہ مصیبت والا ہے اس لیے کہ آپ کے بعد ہمارا کوئی سرپرست نہیں رہا۔ افسوس کہ آج مدینہ ویران ہو گیا ہے۔

فَبَيْنَا كَذٰلِكَ اِذَا اَتَتْهُ اُمُّسَلَمَةَ جَدَّتُهُ فَبَكَتْ وَقَالَتْ يَامُهْجَةَ قَلْبِيْ يَا قُرَّةَ عَيْنِيْ لَا تَحْزُنِيْ بِخُرُوْجِكَ اِلَى الْعِرَاقِ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

راوی کہتا ہے کہ اس دوران ام المومنین جناب ام سلمہ پریشان حال آہ و زاری کرتی ہوئی تشریف لائیں اور فرمایا اے میرے پارۂ جگر! اے نور نظر مجھے اس بڑھاپے میں اپنی جدائی کا غم نہ دے تمہارے فراق میں مجھے زندگی گزارنا دوبھر ہو گا۔ تو ہرگز یہ سفر اختیار نہ کر تیرے ناناؐ فرماتے تھے کہ میرا بیٹا حسینؑ سرزمین عراق پر شہید ہو گا۔

مولاؑ نے عرض کی اے نانی جان! میں اس امر سے واقف ہوں اور خدا کی قسم میں اس زمین سے بھی واقف ہوں جس پر میں شہید ہوں گا اور اس شخص کو خوب جانتا ہوں جو مجھے قتل کرے گا میرے ساتھ جو عزیز و انصار قتل ہوں گے مجھے ان تمام شہداء کے نام معلوم ہیں۔ بلکہ نانی جان اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو اپنی قتل گاہ کی زیارت بھی کرا دوں یہ کہہ کر مولاؑ نے ارض کربلا کی طرف اشارہ کیا۔ لکھا ہے کہ امام کے اشارہ کرتے

www.ShianeAli.com

ہی زمین پست ہوئی اور ارض کربلا نظروں کے سامنے بلند ہوئی اور امام مظلوم نے جناب ام المومنین کو دکھایا کہ وہ جگہ ہے جہاں میں قتل کیا جاؤں گا اور وہ جگہ ہے جہاں میرا مدفن ہوگا۔ جب جناب ام سلمہ نے اپنے لخت جگر کی قتل گاہ کو اپنی آنکھوں کے روبرو دیکھا تو وہ مخدومہ عالم بی بی بہت روئیں اور روتے روتے بے ہوش ہوگئیں۔ امام حسینؑ نے یہ حالت دیکھ کر جناب ام سلمہ کو تسلی دی اور کہا مادر گرامی! تقدیر کے لکھے پر صبر وشکر کے سوا کوئی چارہ نہیں اور اس مصیبت پر صبر کرنا خوشنودی رَبّ العزت ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ کی رضا یہی ہے کہ میں اس کی راہ میں بے دین ظالموں کے ہاتھوں شہید ہو جاؤں۔ اور سر تن سے جدا کیا جائے۔ وہ یہی چاہتا ہے کہ میری شہادت کے بعد میرے حرم قیدی بنا کر سر برہنہ در بدر پھرائے جائیں اس کی رضا اسی ہے میں کہ میرے بچے بھی میری طرح قتل کیے جائیں اور جو باقی بچیں انہیں قیدی بنالیا جائے' اس کی مرضی یہی ہے کہ اس عالم بے کسی و بے بسی میں کوئی ان کی فریاد نہ سنے کوئی ان کی داد رسی نہ کرے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جب ام المومنین نے یہ ہولناک خبر فرزند خیر البشر سے سنی تو آپ نے بہت گریہ کیا اور فرمایا اے نور نظر! تمہارے نانا سید الانبیاء نے مجھے ایک مشت خاک دی تھی اسے میں نے شیشے میں بحفاظت رکھا ہوا ہے۔ جب امام مظلومؑ نے سنا تو آپ نے بھی ایک مشت خاک اٹھا کر جناب ام سلمہ کو دی اور کہا اے نانی جان! اسے بھی ایک شیشے میں ڈال کر پہلی خاک کے ساتھ ہی رکھ لیں اور اے مادر گرامی! جب آپ ان دونوں شیشوں میں خاک کی بجائے تازہ خون جوش مارتا ہوا پائیں تو اسی وقت یقین کر لینا کہ میں شہید ہو چکا اور میرا سر تن سے جدا کیا جا چکا اور پھر امام علیہ السلام جناب ام سلمہ سے رخصت ہوئے اور تمام ہاشمی عورتوں مردوں کو روتا چھوڑ کر مکے کا سفر اختیار کیا۔

جناب ام سلمہ فرماتی ہیں کہ میرے گھر کی رونق میرے دل کا چین میرا فرزند

www.ShianeAli.com

حسینؑ عراق کے سفر کے لئے مجھ سے رخصت ہوا۔ میں اسی دن سے اس کی جدائی میں شب و روز رویا کرتی تھی، اور خالی گھر میں اداس اور غمگین رہا کرتی تھی۔ اور جن شیشوں میں خاک کربلا رکھی تھی ہر روز دن میں کئی مرتبہ ان پر نظر ڈالتی مگر شیشوں میں خاک کو بدستور قائم موجود پاتی یہاں تک کہ ماہ محرم آ گیا پھر محرم کی دسویں تاریخ آ گئی حسب معمول صبح کو شیشیاں دیکھی تو ان کی حالت بدستور تھی مگر جب وقت ظہر ہوا اور میں نے نماز ظہر سے فارغ ہو کر ان شیشیوں پر نظر کی تو دیکھا کہ ان میں تازہ خون جوش مار رہا ہے۔ ام المومنین فرماتی ہیں کہ یہ دیکھتے ہی میں نے اپنا سر پیٹ لیا مجھے یقین ہو گیا کہ میرا فرزند میرے دل کا چین میرا حسینؑ کربلا میں شہید ہو گیا میں اس قدر روئی آہ و زاری کی اور اتنا ماتم کیا کہ مجھے غش آ گیا میں بے ہوش ہو گئی۔ جناب ام سلمہ فرماتی ہیں کہ اس وقت کوئی بھی پتھر یا ڈھیلا زمین سے اٹھایا جاتا تھا تو اس پتھر یا ڈھیلے کے نیچے زمین سے تازہ خون جاری ہو جاتا تھا اس وقت سورج کو گرہن لگ گیا اور زمین و آسمان میں ایسی تاریکی پھیل گئی کہ دن کو تارے نظر آنے لگے، آسمان سے لہو برسنے لگا اور عاشور کا دن میرا روتے پیٹتے بسر ہوا۔ شب کو روتے روتے میری آنکھ لگ گئی، میں نے دیکھا کہ رسول خدا اس حالت میں تشریف لائے ہیں کہ آنکھوں سے اشک جاری ہیں آپ غمگین اور پریشان ہیں سر میں خاک ہے سر کے بال بکھرے ہوئے ہیں پس میں نے آنحضرت کو اس پریشان حال میں دیکھ کر عرض کی۔

"بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَالِیْ اَرَاکَ بَاکِیًا مَحْزُوْنًا"

یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں کیا سبب ہے کہ چہرہ مبارک غبار آلودہ ہے میں نے آپ کو کبھی کسی مصیبت میں اس کرب و درد سے روتے نہیں دیکھا تھا۔ پس حضرت نے فرمایا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

"اُمَّ سَلْمَةَ قَدْ قُتِلَ وَلَدِیْ قُرَّةُ عَیْنِیْ الْحُسَیْنُ مَعَ اَهْلِبَیْتِهٖ فِی طَفِّ کَرْبَلاَ"

"اے ام سلمہ! آج میرا فرزند میرا حسین اپنے اقرباء سمیت زمین کربلا پر ظلم و ستم سے تین روز کا بھوکا پیاسا شہید کر دیا گیا ہے میں اسی غم میں میں پریشان اور تباہ حال ہوں۔

ام سلمہ فرماتی ہیں یہ خواب پریشان دیکھ کر میں روتی ہوئی اٹھی اپنے نور نظر حسینؑ کے قتل ہونے کا مجھے پختہ یقین ہو گیا میں نے آواز دے کر تمام ہاشمی خواتین کو اکٹھا کیا اور کہا کہ تم سب گریہ و زاری کرو کیونکہ حسینؑ فرزند رسول ثقلین قتل ہو گیا ہے۔ چنانچہ سب بیبیاں روتی پیٹتی جمع ہوئیں اور ایک شور قیامت بپا ہو گیا اسی رات میں نے سنا کہ آسمان سے آواز آتی ہے کہ افسوس صد افسوس کہ وہ شخص قتل ہو گیا کہ جس کی پیشانی انور پر رسولؐ خدا بوسے دیتے تھے' وہ قتل ہو گیا کہ جس کے جد امجد رسالتمآب ہیں۔ اور جس کے پدر حضرت علی مرتضیٰ افضل قریش ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اَلاَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَے الْقَوْمِ الظّٰالِمِیْنَ.

☆☆☆☆☆

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

تیسری مجلس

امام مظلومؑ کی مدینہ سے روانگی

(براویت دیگر)

بسمہ اللہ الرحمن الرحیمہ

"فِی الاِ مَالِی عَنْ رَیَّانِ بْنِ شَبِیْبِ اَنَّہُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ الرِّضَا فِی اَوَّلِ یَوْمٍ مِنَ الْمُحَرَّمِ فَقَالَ لِی اَصَائِمٌ اَنْتَ قُلْتُ لَا"

Presented by: https://jafrilibrary.com/

کتاب امالی میں ریان بن شبیب سے منقول ہے کہ میں یکم محرم کو امام رضاؑ کی خدمت باسعادت میں حاضر ہوا تو امامؑ نے مجھ سے دریافت کیا اے ابن شبیب! کیا تو آج روزے سے ہے۔ میں نے عرض کیا نہیں یابن رسول! تو حضرتؑ نے فرمایا۔

"ھٰذَا الْیَوْمُ ھُوَ الْیَوْمُ الَّذِیْ دَعَافِیْہِ ذَکَرِیَّا رَبَّہُ فَقَالَ رَبُّہُ لِی مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَاءِ"

یعنی اے ابن شبیب! آج وہ دن ہے کہ جس روز حضرت ذکریا نے بارگاہ احدیت میں دعا کی اے پروردگار عالم میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں مجھے ایک نیک و صالح فرزند عطا کر کہ تو ہی دعائیں سننے والا ہے

پس بارگاہ الٰہی میں حضرت ذکریا کی دعا قبول ہوئی۔ اور ملائکہ کو حکم ہوا کہ

www.ShianeAli.com

ذکریاؑ کو خوشخبری دے دو کہ ان کی دعا قبول ہوئی پس ملائکہ نے ندا کی ۔ یا نبی خدا! پروردگار عالم آپ کو نیک و صالح فرزند عطا کرنے کی خوشخبری دیتا ہے' جس کا نام یحییٰ ہے پس اے ابن شبیب جو شخص آج کے روز روزہ رکھے اور جناب باری تعالیٰ میں دعا کرے حق سبحانہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا ہے' جیسے حضرت ذکریاؑ کی قبول فرمائی اور اس کے بعد امامؑ فرماتے ہیں کہ اے ابن شبیب ماہ محرم وہ مہینہ ہے کہ دور جاہلیت میں بھی اس مہینے کی حرمت کے سبب کسی پر ظلم کرنا یا کسی کو قتل کرنا حرام سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اے ابن شبیب افسوس ہے کہ اس امت جفا کار نے اس مہینے کی حرمت نہ پہچانی اور نہ اپنے نبی کی حرمت پہچانی۔ اس امت بدکردار نے اسی مہینے میں اولاد رسولؐ کو قتل کیا' آل رسولؐ کو قید کیا' اور رسول خدا کا گھر بار لوٹ لیا پس حق سبحانہ تعالیٰ ان اشقیاء کو کبھی نہ بخشے گا ۔ پس اے ابن شبیب جب تجھے کوئی ایسی مصیبت درپیش ہو جس پر تجھے رونا آئے ۔ تو اس وقت تو امام حسینؑ کی مصیبت پر رو کہ اس امت جفا کار نے امام مظلومؑ کو اس طرح قتل کیا جیسے قصاب گوسفند کو ذبح کرتے ہیں۔ اے ابن شبیب !ان اشقیاء نے امام مظلوم کے ساتھ ان کے ایسے اٹھارہ جوانوں کو بھی قتل کیا جن کی مثل اور جن کی نظیر اس روئے زمین پر نہ تھی۔ پھر امامؑ نے فرمایا اے ابن شبیب ! امام حسینؑ کی وہ مصیبت عظیم ہے کہ وقت شہادت چار ہزار فرشتے امام کی نصرت کے لیے زمین کربلا پر وارد ہوئے مگر افسوس کہ ملائکہ جس وقت پہنچے امامؑ اس وقت شہید ہو چکے تھے۔ پس وہ فرشتے اسی وقت سے امام مظلومؑ کی قبر مطہر کے مجاور ہوئے' جو غبار آلود بال بکھرائے ہوئے حضرت کے ماتم میں گریاں و نالاں رہتے ہیں اور "یا لثارات الحسین"[۲] ان کا نوحہ ہے' یعنی افسوس ہے کہ حسینؑ فرزند رسول ثقلین کا خون زمین کربلا پر ناحق بہایا گیا کاش اس خون ناحق کا جلد بدلہ لیا جاتا' پس وہ فرشتے ہمیشہ اسی طرح گریہ کرتے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

رہیں۔ یہاں تک کہ جناب قائم آلِ محمدؑ ظہور فرمائیں گے پس وہ فرشتے بھی ان حضرت کے انصار میں سے ہوں گے۔

امام رضا نے فرمایا: اے ابن شبیب! جس وقت میرے جد مظلوم امام حسینؑ شہید ہوئے اس وقت سرخ آندھی چلی اور آسمان سے لہو کی بارش ہوئی۔ پس اے ابن شبیب اگر تو مصیبت امام حسینؑ پر اس قدر روئے کہ تیرے آنسو آنکھوں سے نکل کر تیرے رخساروں پر بہنے لگیں تو اس رونے کے بدلے میں پرودگار عالم تیرے تمام گناہ معاف کر دے گا وہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ تھوڑے ہوں یا زیادہ۔ پس اگر تو چاہتا ہے کہ جب پروردگار عالم سے تیرا سامنا ہو تو اس وقت تیرے نامۂ اعمال میں کوئی گناہ نہ ہو تو تجھے چاہیے کہ امام حسینؑ کی زیارت بجالائے۔ اور اگر تو چاہتا ہے کہ جنت کے اعلیٰ جھروکوں میں جناب رسول خدا کے ہمراہ قیام کرے تو جن اشقیاء نے امام حسینؑ
Presented by: https://jafrilibrary.com/
کو ناحق قتل کیا ان پر لعنت کیا کر۔ اور اگر تو وہ ثواب چاہے کہ جو رفقاء امام حسینؑ کو بارگاہ رب العزت سے عطا ہوگا تو تجھے لازم ہے کہ جب امام مظلوم کی یاد آئے تو بکمال تمنا و آرزو اور بہ انداز تاسف و تحیر یہ کہہ کہ یَالَیتَنِی کُنتُ مَعَھُم یعنی کاش میں بھی روز عاشورہ امام حسینؑ کی خدمت باسعادت میں حاضر ہوتا اور اپنی جان فرزند رسول الثقلین پر فدا کر کے بخشش اور شفاعت کا حقدار بنتا۔ اور اگر تو چاہے کہ جنت کے اعلیٰ درجات میں ہمارے ساتھ ہو تو تجھے چاہیے کہ ہمارے رنج و غم میں مغموم ہو اور ہماری خوشی و مسرت میں مسرور ہو اور تجھ پر لازم ہے کہ ہماری محبت اختیار کرے کیونکہ جو شخص کسی پتھر کو عزیز رکھے گا تو بروز قیامت اس کا حشر اسی پتھر کے ساتھ ہوگا۔ پس حضرات! محبت اہل بیتؑ رسول اختیار کرو اور غم حسینؑ میں گریہ کرو کہ یہ صغیرہ و کبیرہ گناہوں کی بخشش کا باعث ہوگا۔ افسوس صد افسوس کہ اس امت جفا شعار نے اس امام مظلوم کو بے وطن

www.ShianeAli.com

ہونے پر مجبور کیا اور رسولؐ خدا کی قبر مطہر پر نہ رہنے دیا۔ کتاب منتخب میں منقول ہے کہ جب تین شعبان 60ھ کو امام حسینؑ نے سفر عراق کا قصد کیا تو اس وقت محمد بن حنفیہ اور عبداللہ ابن عباس امام کو رخصت کرنے کے لئے حضرت کی خدمت باسعادت میں حاضر ہوئے۔ پس امام نے ابن عباس سے فرمایا۔

يَا بْنَ عَبَّاسٍ مَاتَقُوْلُ فِي قَوْمٍ اَخْرَجُو ابْنِ بِنْتِ نَبِيِّهِمْ مِنْ وَطَنِهِ وَدَارِهِ وَحَرَمِ جَدِّهِ وَقَرَرِهِ.

اے ابن عباس کے بارے میں کیا کہتے ہو اس امت جفا کار جس نے اپنے نبی کے نواسے کو آوارہ وطن کیا اور اس کے نانا جان کی قبر مطہر سے بزور ظلم وستم جدا کیا۔ اور وہ فرزند رسول ایسا لاچار اور مجبور ہو کہ اسے یقین ہو جائے کہ اگر میں ترک وطن نہ کروں گا تو یہ امت جفا کار مجھے قتل کر دے گی اور کسی طرح بھی روضہ رسول خدا نہ رہنے دے گی۔ پس وہ مظلوم خائف وترساں سفر غربت اختیار کرے جب کہ اس فرزند رسولؐ سے نہ کوئی امر غیر شرعی اور نہ کوئی گناہ سرزد ہوا ہو۔

پس حضرت کے کلام سے اندازہ ہوا کہ حضرت کے لئے ترک وطن کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ تو ابن عباس یہ سن کر بہت روئے اور عرض کیا یا بن رسول اللہ آپ پر میری جان قربان، جب آپ نے وطن چھوڑنے کا قصد بہ مجبوری کیا تو پھر مجھے تعجب ہے کہ ایسے سفر پر خطر میں مستورات کو اپنے ہمراہ کیوں لے کر جاتے ہیں۔ کیونکہ راستے میں ان کی حفاظت بہت دشوار ہے۔ بلکہ میرے نزدیک تو یوں مناسب ہے کہ آپ تنہا سفر اختیار کریں اور عورتوں اور بچوں کو وطن میں چھوڑ جائیں حضرتؑ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ ابن عباس عورتوں اور بچوں کا چھوڑ جانا ہرگز ممکن نہیں کیونکہ میرے جد

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

بزرگوار جناب رسالتمآبؐ نے مجھ سے فرمایا ہے کہ اے حسینؑ! تجھے لازم ہے کہ اپنے اہل حرم کو اس سفر میں اپنے ہمراہ لے جا پس میں حکم رسولؐ خدا کے خلاف کیسے عمل کروں ؟اور علاوہ اس کے یہ سب اہلبیت رسولؐ خدا امانت ہیں رسولؐ خدا کی اور میرے سپرد ہیں اور میری نظر میں کوئی شخص ایسا امین نہیں ہے کہ یہ امانت اس کے سپرد کر کے خود تنہا چلا جاؤں ۔ اور ان سب سے قطع نظر یہ میرے اہلبیتؑ مجھ سے ایسے مانوس ہیں کہ میری جدائی انہیں کسی طور بھی گوارہ نہیں ہے جب تک میں زندہ ہوں یہ مجھے تنہا ہرگز نہ چھوڑیں گے۔

راوی کہتا ہے کہ ابن عباس اور امامؑ حسین کے درمیان یہ گفتگو جاری تھی کہ اچانک پس پردہ سے ایک معظمہ کی آواز آئی، انہوں نے بکمال غضب فرمایا: سبحان اللہ اے ابن عباس! کیا یہ مناسب ہے کہ تو ہمارے سردار اور ہمارے وارث کو یہ مشورہ دے کہ وہ خود تنہا سفر کریں اور ہم بے وارثوں کو چھوڑ جائیں ۔ اے ابن عباس کیا زمانے نے حسینؑ کے سوا ہمارا کوئی وارث چھوڑا ہے کہ جو ہماری کفالت اور حمایت کرے یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم ان حضرت کو تنہا جانے دیں؟ حق سبحانہ تعالیٰ ایسا وقت نہ لائے کہ ہم ایک ساعت بھی حسینؑ کے بغیر زندہ رہیں بلکہ ہم خداوند جلیل سے دعا گو ہیں کہ ہمیں ان کے ہوتے ہوتے موت آ جائے ۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ ان معظمہؑ سے یہ کلمات سن کر میں نہایت نادم ہوا اور بہت رویا کیونکہ معلوم ہوا کہ یہ مخدومہ کونین جناب زینبؑ خاتون دختر امیر المومنین تھیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اب حضرات! یہ گریہ و بکا کا مقام ہے کہ جس بہن کو اپنے بھائی سے اس درجہ محبت ہو اسے تنہا سفر کرنے کا مشورہ دینا بھی ناگوار ہو تو اس ستم رسیدہ بہن کا تب کیا حال ہوا ہو گا جب اسی بھائی کو روز عاشورہ شہید ہوتے دیکھا ہو گا۔

راوی کہتا ہے جب بوقت عصر کاری زخموں کی کثرت سے ضعیف و ناتوان ہو

www.ShianeAli.com

کر امام حسینؑ پشت ذوالجناح سے زمین پر تشریف لائے اور سب اہل حرم نے پس پردہ سے مشاہدہ کیا تو عصمت وطہارت کی پیکر سب پردہ دار ننگے سر اور ننگے پاؤں روتی پیٹتی خیمے سے باہر نکل آئیں اور آہ و بکا کرتی بحال پریشان قتل گاہ میں پہنچیں تو دیکھا کہ شمر ملعون ارکان دین کے گرانے میں مشغول ہے ہر چند کہ اس شقی کے روبرو ان بے کسوں نے بہت نالہ وزاری کی لیکن اس بے حیا نے ان کی بے کسی و بیقراری پر ہرگز نظر نہ کی یہاں تک کہ چراغ ایمان بجھا دیا اور آیات قرآن مٹا دیں۔ راوی کہتا ہے کہ جب وہ ملعون اپنا کام تمام کر چکا تو سب بیبیاں لاش اقدس کے قریب پہنچیں اور ہر بے کس نے پیٹتے پیٹتے اپنا حال غیر کر لیا' لیکن خدائے عزوجل کی قسم امام مظلومؑ کی ماں جائی حضرت زینبؑ کا تڑپنا اور بین کرنا مجھے نہیں بھولتا وہ خاتون معظّمہ اپنے بھائی کی لاش سے لپٹی ہوئی یہ بین کرتی تھیں کہ فدا ہو یہ بہن اس بے سر لاش پر کہ جس کے سبب آج تک بہن سب آفتوں سے محفوظ رہی' لیکن اے بھیا! اب تمہارے بعد ہمارا کون وارث ہے؟ اب کون ہم بے کسوں کی خبر گیری کرے گا؟ اے میرے بھائی! میں صدقے جاؤں میری تو ہمیشہ سے یہ آرزو تھی کہ تجھ پر صدقہ ہو کر مر جاؤں اور تم مجھے اپنے ہاتھوں سے کفن دیکر دفن کرو لیکن افسوس کہ میری قسمت الٹ گئی تم مجھ بے کس کے سامنے دنیا سے سدھارے اور میں سخت جان جیتی رہی۔ اے بھائی! مقام حسرت و افسوس ہے کہ تم دشمنوں کے ہاتھوں شہید ہو کر جنت کو سدھارے اور اس ستم دیدہ بہن کی کمر توڑ گئے کاش یہ بہن نابینا ہوتی کہ آج اس چاند سی صورت کو آلودہ خاک وخون نہ دیکھتی راوی کہتا ہے کہ واللہ وہ معظّمہ خاتون اس کرب وقلق سے بین کرتی تھیں اور روتی تھیں کہ ہر دوست و دشمن کا دل شق ہوتا تھا بلکہ دشت کے جانور بھی وہ نوحہ سن کر روتے تھے۔

الا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَے الْقَوْمِ الظّٰالِمِیْنَ.

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

چوتھی مجلس

بوقت روانگی امامؑ سے جنات اور ملائکہ کی ملاقات

عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّهُ قَالَ مَنْ تَذَكَّرَ مُصَابَنَا وَبَكٰى لِمَا ارْتُكِبَ مِنَّا كَانَ مَعَنَا فِي دَرَجَتِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جو مومن ہمارے مصائب بیان کرے اور ان جور و ستم پر روئے جو ہم اہلبیت طاہرینؑ پر اعدائے دین کے ہاتھوں ڈھائے گئے وہ رونے والا مومن بروز قیامت جنت میں ہمارے درجے میں ہمارے ساتھ ہوگا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

امامؑ نے مزید فرمایا کہ جو مومن اس مجلس میں شریک ہو جس میں ہمارا امر زندہ کیا جائے یعنی ہم اہلبیتؑ کے فضائل و مصائب بیان کیے جائیں اور ہماری مصیبت پر گریہ کرے تو اس کے بدلے میں اس کا دل مردہ نہ ہوگا۔ اس روز جس روز تمام دل مردہ ہونگے اور اس کی آنکھ گریاں نہ ہوگی جس روز تمام آنکھیں گریاں ہوں گی۔ پس حاضرین کرام! مصائب امام حسینؑ غور سے سنو اور کوشش کرو کہ اس غم میں کوئی اشک آنکھ سے نکل آئے تا کہ وہ آتش دوزخ سے نجات کا باعث بنے اور بہشت میں اعلیٰ درجات حاصل ہوں۔ کتاب لہوف میں سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ ابو جعفر طبری، واقدی اور زرارہ بن صالح سے نقل فرماتے ہیں کہ جب امام مظلومؑ نے مدینے سے سفر کا ارادہ

www.ShianeAli.com

کیا اور حضرتؑ کے روانہ ہونے میں تین روز باقی تھے تو ہم دونوں حضرت سید الشہدا ء کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور جب ہم نے دیکھا کہ حضرت سفر پر آمادہ ہیں تو عرض کیا یا بن رسولؐ اللہ! ہمیں اہل کوفہ کا حال خوب معلوم ہے تمام کوفیوں کے دل اگر چہ آپ کی طرف ہیں لیکن سب کی تلواریں آپ کے قتل کے لیے آمادہ ہیں پس ہماری رائے میں ان کے قول پر اعتماد کرنا خطرے سے خالی نہیں آنحضرت نے جب یہ خبر وحشت اثر ہم سے سنی تو اپنا دست حق پرست آسمان کی طرف بلند کیا تو ہم نے دیکھا کہ اشارے کے ساتھ ہی آسمان کے دروازے کھل گئے اور آسمان سے اس قدر ملائکہ زمین پر نازل ہوئے کہ ان کی گنتی اور شمار سوائے خداوند ذوالجلال کے کوئی نہیں کر سکتا تھا پس اس وقت حضرت نے ہم سے فرمایا کہ اگر ہر ذی روح کے لئے وقت مرگ معین و مقرر نہ ہوتا اور اجر و ثواب کے ضائع ہونے کا خوف نہ ہوتا تو ان تمام ملائکہ کے ساتھ ان اعدائے دین سے میں مقابلہ اور مقاتلہ کرتا لیکن مجھے پورا یقین ہے اور اس جگہ کو میں خوب جانتا ہوں جہاں میں اور میرے اعوان و انصار شہید ہوں گے اور یہ کہ سوائے میرے فرزند زین العابدینؑ کے ان میں سے کوئی نہ بچے گا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

کتاب ارشاد شیخ مفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سید الشہدا ء نے مدینہ منورہ سے سفر کا ارادہ فرمایا تو بے شمار ناقرہائے جنت پر سوار فوج ملائکہ امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پس اس فوج ملائکہ نے تسلیم کے بعد عرض کیا کہ اے تعالیٰ خدا ہم وہ فوج ملائکہ ہیں جنہیں پروردگار نے معرکہ بدر واحد میں جناب رسالتمآب کی نصرت اور مدد کے لیے بھیجا تھا۔ اور ہم نے آنحضرتؐ کی امداد کی تھی اور اب ہم سب خداوند جلیل کے حکم سے آپ کی نصرت اور مدد کے لیے حاضر ہیں۔ حضرتؑ سے ان نے فرمایا کہ مدفن، مشہد اور جائے قتل میرا زمین کربلا ہے پس جبکہ میں اپنے وعدہ گاہ اور

www.ShianeAli.com

مقتل پر پہنچوں گا تو اس روز تم سب میرے پاس آنا اس وقت جیسا مناسب ہوگا وہ کیا جائے گا پس حسب الارشاد سب ملائکہ رخصت ہوگئے۔ اور ان کے جانے کے بعد جنات کی ایک فوج کثیر حضرت کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئی اور بعد تسلیم کے عرض کیا کہ یابن رسولؐ اللہ! ہم سب آپ کے اور آپ کے پدر بزرگوار کے شیعہ غلام اور فرمانبردار ہیں۔حیف ہے کہ آپ اعدائے دین کے ہاتھوں مجبور ہوکر آوارۂ وطن ہوں اور ہم آپ کی نصرت اور مدد نہ کریں پس اگر حکم ہوتو آپ کے یہاں سے روانہ ہونے سے پہلے آپ کے اعدا کو ابھی قتل کردیں۔اور اس قوم ستم گار میں سے ایک کو بھی باقی نہ رہنے دیں پس حضرتؑ نے جنات کی فوج سے فرمایا کہ حق سبحانہ تعالیٰ تم سب کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ تم میری مدد پر آمادہ ہوئے ہو لیکن کیا تم نے وہ آیت نہیں پڑھی ''اَیۡنَمَا تَکُونُوا'' کہ جس جگہ تم ہوگے وہاں موت تمہیں ڈھونڈ لے گی اگرچہ تم خوف مرگ کے سبب قلعہ مستحکم میں ہو۔ اور قرآن مجید میں حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جن کا شہید ہونا علم الٰہی میں گزرا ہے وہ لوگ ضرور اپنے محل شہادت میں پہنچیں گے پس اگر میں یہاں سے نہ جاؤں اور اسی جگہ قیام کروں تو میری جائے شہادت اور مدفن کربلا کیسے بنے گا؟ پس میں نے برضا و رغبت تم سب کو اب رخصت کیا تم اپنی جگہ پر واپس چلے جاؤ' لیکن ماہ محرم کی دسویں تاریخ کو کربلا میں میرے پاس حاضر ہونا اس وقت خدائے عزوجل کی رضا کے مطابق جو امر ہوگا وہ کیا جائے گا۔ پس وہ فوج جنات حسب الارشاد رخصت ہوگئی اور حضرتؑ مدینہ منورہ سے روانہ ہوکر کئی مہینے مکہ معظمہ میں مقیم رہے اور اس کے بعد لاچار ہوکر عراق کی طرف چلے یہاں تک کہ بحکم تقدیر صحرائے کربلا میں پہنچے اور لشکر کفار جفا شعار نے امام مظلومؑ کا ہر طرف سے محاصرہ کرلیا اور ماہ محرم کی دسویں کو صبح سے لڑائی شروع ہوئی اور ظہر تک حضرتؑ کے تمام اعوان و انصار شہید ہوگئے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

اور وہ امامؑ کونین اس مجمع اشقیاء میں تن تنہا رہ گئے راوی کہتا ہے کہ اس تنہائی کے ہنگام میں عجیب صورتوں کے گھوڑوں پر سوار اور عجب طرح کے اسلحے سے مسلح اور جنگ کے لیے مستعد جنات کا لشکر فرزند حیدر کرار کے سامنے حاضر ہوا اور بعد تسلیم کے اس امام مبین اور آقائے نامدار کے حال زار پر بہت گریہ کیا اور عرض کی یابن رسول اللہ کاش ہم نابینا ہوتے اور آپ کو اس مصیبت عظیم میں مبتلا نہ دیکھتے، پس ہماری خواہش ہے کہ اذن جنگ ہو تا کہ ان بے حیاؤں کو ابھی واصل جہنم کریں۔ اے آقائے دو جہاں اب اس ظلم کے دیکھنے کی اس سے زیادہ طاقت ہم میں نہیں ہے پس جب امام مظلوم نے ان سب کو آمادہ جنگ پایا اور دیکھا کہ یہ سب میری بے کسی پر گریاں ہیں تو فرمایا کہ حق سبحانہ تعالیٰ تم سب کو جزائے خیر عطا کرے کہ تم مجھ مظلوم کی نصرت کے لیے آئے ہو لیکن عدل و مروت کا تقاضہ یہ نہیں ہے کہ میں تمہیں ان لوگوں کو قتل کرنے کی اجازت دوں جنہیں تم دیکھتے ہو اور وہ تمہیں نہیں دیکھتے، اور دوسرے یہ کہ یہ سب میرے نانا رسولؐ خدا کی امت ہیں لہذا مناسب نہیں ہے کہ میں تمہیں ان کے قتل کی اجازت دوں اور حضرت نے اس فوج جنات سے فرمایا کہ تمہیں ان کے قتل کی اجازت نہ دینے کی خاص وجہ یہ ہے کہ میں نے اپنے نانا رسولؐ خدا کو خواب میں دیکھا ہے کہ ان حضرتؐ نے مجھ سے فرمایا کہ اے حسینؑ علم الٰہی میں یوں موجود ہے کہ تو آج اپنے خون میں تر ہوگا اور تیرا سر اس گردن سے جدا کیا جائے گا لہذا اے حسینؑ! تجھ پر لازم ہے کہ صبر اختیار کر یہاں تک حق سبحانہ تعالیٰ تیرے اور تیرے قاتلوں کے درمیان حکم حق جاری کرے۔

لہذا مجھے آج بہر کیف رضائے خدا منظور ہے اور اپنی شہادت کی کمال آرزو ہے اور اگر آج مجھے صبر کرنا مقصود نہ ہوتا تو تم سے زیادہ مجھے قدرت تھی کہ میں ان

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

سب کو ایک دم میں قتل کر دوں اب مناسب یہی ہے کہ تم اپنی اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو کہ میرا وقت شہادت آ پہنچا ہے۔ یہ ارشاد سن کر جنات کا لشکر امام مظلومؑ کی بے کسی پر بہت رویا اور سب کے سب بے بسی و لاچار آہ و گریہ کرتے واحسینؑ کی صدا بلند کرتے واپس چلے گئے۔ اور منقول ہے کہ روز عاشور چار ہزار فرشتے بھی حضرت کی مدد و نصرت کے لیے زمین کربلا پر نازل ہوئے لیکن افسوس صد افسوس کہ وہ فرشتے جس وقت پہنچے اسی وقت امام مظلومؑ شہید ہو چکے تھے۔

جناب صادق آل محمدؑ فرماتے ہیں کہ وہ فرشتے حضرت کو شہید دیکھ کر بہت روئے اور بہت افسوس کیا کہ ہم اس سعادت عظمیٰ سے محروم رہے پس اسی روز سے پریشان مو آلودہ خاک نالاں و گریاں قبر مطہر امام حسینؑ کے مجاور ہیں اور اسی طرح تا قیامت قبر مطہر کے مجاور رہیں گے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اَلا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَے الْقَوْمِ الظّٰالِمِيْنَ.

☆☆☆☆☆

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

پانچویں مجلس

شہادت حضرت مسلمؑ

"عَنِ الصَّادِقِ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ اَكْمَلَ الْمُؤمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَمْسَنَهُمْ خُلْقًا وَاَكْثَرُهُمْ رِقَّةً وَاَزْيَدُهُمْ مُوَدَّةً لَنَا اَهْلُ الْبَيْتِ"

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ایمان میں کامل ترین اور افضل ترین وہ مومن وہ ہے جس کے اخلاق نیک ہوں جو رقیق القلب ہو اور اہلبیتؑ سے بہت محبت رکھتا ہو پس محبت و ایمان کی علامت مصائب اہلبیت پر گریہ و بکا ہے لہٰذا ہر مومن کو چاہیے کہ جناب سید الشہداء کے غم میں گریہ و بکا کے لیے تیار ہو۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

کتاب الارشاد اور بحار الانوار وغیرہ میں منقول ہے کہ جب امام حسینؑ نے مدینہ منورہ سے مجبوراً سفر فرمایا تو کہ سوچ کر یہ مکہ معظمہ جائے امن ہے کئی مہینے حرم مکہ میں قیام فرمایا اور جب آپ کے مکہ معظمہ میں تشریف رکھنے کے متعلق اہل کوفہ کو خبر ہوئی تو اکثر نے آپؑ کو کوفے آنے کے لیے دعوت نامے ارسال خدمت کیے۔ اور ہر خط کا یہی مضمون تھا کہ یا بن رسولؐ اللہ! سوائے آپ کے ہمارا کوئی امام و پیشوا نہیں ہے لہٰذا ہم سب چاہتے ہیں کہ آپؑ جلد اس طرف قدم رنجہ فرمایئے اور ایک ساعت کی بھی تاخیر نہ کیجیے کہ یہاں لاکھوں جان نثار آپ کی نصرت کے لئے آمادہ و مستعد ہیں اور اگر

www.ShianeAli.com

حضرت تشریف نہ لائیں گے تو رسول خدا کی اکثر امت گمراہ ہو جائے گی۔

پس سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ ایک روز میں اہل کوفہ کے چھ سو خطوط امام علیہ السلام کی خدمت میں پہنچے اور اس کے بعد اس شہر مکار کی طرف سے پے در پے خطوط امام کی خدمت میں آنے لگے یہاں تک کہ چند روز میں بارہ ہزار خطوط امام کونین کے پاس جمع ہو گئے۔ اور بروایت مقتل ابی مخنف کوفے آنے کی دعوت پر مشتمل ان اشقیاء کے ایک لاکھ پچیس ہزار خطوط چند روز میں امام حسینؑ کے پاس اکھٹے ہو گئے۔ پھر جب ان خطوط کی تعداد ایک لاکھ سے بھی تجاوز کر گئی تو اس حجت خدا نے تمام حجت کے طور پر ان کے جواب میں اس مضمون پر مشتمل ایک خط لکھا: تمہارے دعوت نامے کثیر تعداد میں میرے پاس پہنچے ہیں لہٰذا میں نے اپنے کامل دیندار انتہائی پرہیز گار بھائی مسلم بن عقیل کو تمہارے پاس بھیجا ہے۔ تم پر لازم ہے کہ تم ان کے مطیع و فرمانبردار اور مددگار رہو اور جب مسلم تمہاری اطاعت و جاں نثاری کے بارے میں مجھے لکھیں گے تو میں بھی انشاء اللہ تمہارے پاس چلا آؤں گا۔ کتاب تاریخ الفی میں منقول ہے کہ امام حسین نے خط حضرت مسلم کے حوالے کیا اور انہیں رخصت کرنے کے وقت دونوں بھائی ایک دوسرے کو گلے لگا کر دیر تک روتے رہے آخر کار جناب مسلم بن عقیل امام کے ارشاد کے مطابق نہایت تیزی سے کوفہ کی طرف روانہ ہوئے کوفے پہنچ کر مختار کے گھر قیام کیا، پھر جب آپ کی تشریف آوری کی خبر شہر میں مشہور ہوئی تو اسی وقت اکثر اہل کوفہ جناب مسلم کی خدمت میں جمع ہو گئے اور فرمان عالیشان امامؑ زمان کے سنتے ہی اٹھارہ ہزار کوفیوں نے حضرت مسلم نے کی بیعت کر لی۔ جب حضرت مسلم اہل کوفہ کو اس قدر مطیع و فرمانبردار دیکھا تو خدمت با سعادت امام حسینؑ میں ایک خط روانہ کیا اور لکھا کہ میں آپؑ کی برکت سے داخل کوفہ ہوا اور تمام اہل شہر کو آپ کی زیارت کا آرزومند

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

ومطیع پایا یہاں تک کہ اٹھارہ ہزار اشخاص نے حضرت کی بیعت قبول کی ہے۔

منقول ہے کہ حضرت مسلمؑ کے کوفے آنے اور اٹھارہ ہزار کوفیوں کا ان سے بیعت کرنے کی خبر جب یزید بن معاویہ کو ہوئی تو وہ بہت غضب ناک ہوا اور اسی وقت ایک خط ابن زیاد کو جو اس وقت حاکم بصرہ تھا' لکھا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ مسلم بن عقیل کوفہ میں داخل ہوئے ہیں اور اٹھارہ ہزار آدمیوں نے ان کی بیعت کی ہے اور وہ چاہتے ہیں گروہ اہل اسلام میں کسی طرح تفرقہ اور اختلاف پیدا ہو پس تجھے لازم ہے کہ میرے خط وصول ہوتے ہی تو کوفے میں داخل ہو کر مسلم بن عقیل کو قتل کر ڈال اور علی ابن ابیطالب کی نسل سے ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑ پس جب کہ یزید پلید کا خط ابن زیادہ نہاد کے پاس پہنچا تو وہ خط پڑھتے ہی کوفے کی طرف روانہ ہوا اور کوفے پہنچ کر جامع مسجد کے منبر پر جا کر مجمع عام میں یزید کی مدح علی اور ابن ابیطالب کی مذمت بیان کرنے لگا اور ہر ایک کو یزید پلید کے غضب سے ڈرایا۔ منقول ہے کہ خوف یزید کے سبب تمام اہل کوفہ نے اسی وقت حضرت مسلم کا ساتھ چھوڑ دیا اور سب نے نقص بیعت کیا بلکہ سب اہل کوفہ اس سید بے کس کے قتل پر آمادہ ہو گئے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جب حضرت مسلم کو اہل کوفہ کی بے وفائی کا علم ہوا اور دیکھا۔ کہ سب میری جان کے دشمن اور میرے قتل پر آمادہ ہیں تو وہ بہت متردد ہوئے' وہ بحالی پریشان کوفے کے گلی کوچوں میں پھرتے تھے اور کوئی دوست ایسا نظر نہ آتا تھا کہ چند روز اس کے گھر میں پناہ لے سکیں۔ وہ اسی فکر میں پھرتے پھرتے شیعہ علی ابن ابی طالب جناب ہانی بن عروہ کے دروازے پر پہنچے تو ہانی کی ملازمہ نے اپنے آقا کو حضرت مسلمؑ کے تشریف لانے کی خبر دی۔ یہ سنتے ہی ہانی بن عروہ باہر آئے اور حضرت مسلمؑ کو گھر میں لے گئے اور بہت تعظیم و تکریم سے پیش آئے نیز تسلی و تشفی کی گفتگو کی۔ چنانچہ حضرت

www.ShianeAli.com

مسلمؑ چند روز ہانی علیہ الرحمہ کے گھر میں روپوش رہے ۔ یہاں تک کہ ابن زیاد نے اعلان کیا کہ جو شخص مسلم بن عقیل کا پتہ دے گا انعام و اکرام کا حقدار پائے گا ۔ دنیاوی لالچ میں ہر شخص کو اس غریب سید کی تلاش و جستجو ہوئی ۔ پس ایک ملعون مکر وفریب کے ذریعے حضرت مسلمؑ کی خدمت میں پہنچا اور حضرت سے ملاقات کر کے بن زیاد بد نہاد نہاد کو اطلاع کی کہ مسلمؑ جناب ہانی کے گھر میں روپوش ہیں ۔ چنانچہ ابن زیاد نے جناب ہانی کو طلب کیا اور کہا کہ تو نے ہی مسلم بن عقیل کو کوفے آنے کی دعوت دی ہے اور تو ہی فتنہ و فساد کا باعث ہے اور اب حاکم کی ممانعت کے باوجود تو نے مسلمؑ کو اپنے گھر روپوش رکھا ہے؟ پس ہانی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ مسلمؑ میرے گھر ہرگز نہیں ہیں بلکہ جو شخص ان کا میرے گھر میں ہونا بیان کرتا ہے وہی مفسد و کاذب ہے ۔ پس منقول ہے کہ ابن زیاد اور ہانی میں دیر تک سوال وجواب اور گفتگو ہوتی رہی آخر کار وہ شقی غضبناک ہوا ۔ یہاں تک کہ جناب ہانی کو قتل کر دیا ۔ جب یہ خبر وحشت اثر حضرت مسلم کو پہنچی تو آپ نہایت مضطرب ہوئے اور اسی وقت ہانی کے گھر سے باہر نکلے اور انتہائی نا امید و یاس اور پریشان حالی میں کوفے کے کوچہ و بازار میں پھرنے لگے کیونکہ اس شہر سے ناواقف تھے اور وہاں کا ہر شخص آپ کا دشمن تھا لہذا کوئی جائے امان سمجھ میں نہ آتی تھی ۔ پس غروب آفتاب کا وقت آ پہنچا اور کوئی جائے امن میسر نہ آ سکی تو حضرت مسلمؑ نہایت لاچاری و بے کسی کی حالت میں ایک ضعیفہ کے دروازہ پر پہنچے وہ ضعیفہ جس کا نام طوعہ تھا اپنے دروازہ پر کھڑی تھی آپ نے سلام کے بعد فرمایا اے ضعیفہ! میں پیاسا ہوں مجھے تھوڑا سا پانی پلا دے طوعہ نے پانی پیش کیا اور پانی پلا کر اپنے گھر چلی گئی حضرت مسلم پانی پی کر حمد خدا بجالائے اور وہیں بیٹھ گئے ۔ مسلم کو بیٹھے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ طوعہ باہر نکلی اور حضرت کو اپنے دروازہ پر بیٹھا دیکھ کر کہا کہ اے بندہ خدا! کیا تم پانی

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

نہیں پی چکے؟ حضرت مسلمؑ نے فرمایا کہ میں پانی پی چکا ہوں۔ طوعہ نے کہا کہ اب مناسب یہی ہے کہ تم اپنے گھر جاؤ۔ لیکن حضرت مسلمؑ چپ ہو رہے طوعہ نے پھر تقاضا کیا تو پھر مسلمؑ نے کچھ جواب نہ دیا جب طوعہ نے دوبارہ تقاضا کیا اور حضرت مسلمؑ پھر بھی خاموش رہے تو وہ بہت برہم ہوئی اور کہا اے بندہ خدا! کیا تم نے میری بات نہیں سنی جو بولتے نہیں ہو؟ تمہیں چاہیے کہ میرے دروازے سے ابھی اٹھو اور اپنے گھر جاؤ اور اپنے اہل وعیال میں رہو کہ یہ شہر آج کل نہایت پر آشوب ہے اور ہر شخص کو اپنی عزت و آبرو کی فکر ہے پس جب جناب مسلمؑ نے دیکھا کہ وہ ضعیفہ کسی طرح وہاں ٹھہرنے نہیں دیتی تو نہایت ہی لاچاری میں وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور نہایت عجز وانکسار سے اتنا فرمایا کہ اے سعادت مند ضعیفہ! اگر چہ تیرے کہنے سے میں اٹھ کھڑا ہوا ہوں لیکن میں نہایت پریشان ہوں کہ یہاں سے کہاں جاؤں۔ کیونکہ میں مسافر ہوں اور اس شہر میں میرا کوئی عزیز رشتہ دار ایسا نہیں۔ پس اسے طوعہ! کیا یہ ممکن ہے کہ تو ہمارے ساتھ نیکی سے پیش آ! تاکہ روز قیامت جناب رسالتمآب تمہارے شفیع ہوں جب طوعہ نے یہ بات سنی تو پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے اور رسولؐ خدا سے تمہارا کیا رشتہ ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ میرا نام مسلم بن عقیل ہے۔ پس حضرت کا نام سنتے ہی وہ نیک دل ضعیفہ کانپ گئی اور اسی وقت ان کو اپنے گھر میں لے گئی اور ایک پاکیزہ حجرہ میں نفیس فرش میں بچھا کر بٹھایا اور نہایت تعظیم وتکریم سے پیش آئی اور آپ کے سامنے کھانا پیش کیا اگر چہ طوعہ نے بار بار عرض کی لیکن حضرت مسلمؑ ایسے مغموم ومحزون تھے کہ اس کھانے سے ایک لقمہ بھی تناول نہ فرمایا منقول ہے کہ جب زیادہ رات گزر رہی تو بلال جو طوعہ کا فرزند تھا گھر آیا اس نے دیکھا کہ اس کی ماں بار بار ایک حجرے میں آتی جاتی ہے۔ یہ دیکھ کر اسے حیرت ہوئی اور اپنی ماں سے اسکا سبب دریافت کیا طوعہ نے اپنے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

بیٹے کو جھڑک دیا اور کہا کہ تجھے اس کی تحقیق سے کیا کام ہے؟ ہر چند طوعہ نے چاہا کہ بلال سے حضرت مسلمؑ کے بارے میں بات نہ کرے لیکن اس نے اس قدر اصرار کیا کہ طوعہ مجبور ہوگی اور اس سے عہد و پیمان لے کر اسے کہا کہ آج ہم کتنے خوش قسمت ہیں کہ مسلمؑ بن عقیل ہمارے گھر تشریف لائے ہیں اور میں ان کی خدمت گزاری میں مصروف ہوں یہ سن کر وہ ملعون چپ ہو رہا جب فجر کے وقت طوعہ ایک سلفچی اور آفتابہ لے کر حضرت مسلمؑ کی خدمت باسعادت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ اے میرے سید و سردار! وضو کے لیے پانی حاضر ہے اور کیا سبب ہے کہ رات کو ایک لحہ بھی آپ نے آرام نہیں فرمایا۔ کہ میں نے ہر وقت آپ کو جاگتے پایا حضرت مسلمؑ نے فرمایا اے طوعہ! اگر چہ میں تمام رات فکر مند رہا لیکن ایک لمحے کو میری آنکھ لگ گئی تھی۔ میں نے اپنے عم بزرگوار جناب حیدر کرار کو دیکھا کہ حضرتؑ مجھ سے بار بار فرماتے ہیں اے مسلمؑ! جلد ہمارے پاس آ جاؤ۔ پس اس صادق خواب کو دیکھنے کے بعد مجھے یقین ہوا کہ آج کے روز میں اس دنیا سے رخصت ہو جاؤں گا۔ پس یہ سن کر طوعہ آبدیدہ ہوئی اور وہ دلجوئی اور تسکین کے کلمات عرض کر رہی تھی کہ اسی اثنا میں طوعہ کا بیٹا کہ جو دشمن اہلبیتؑ تھا گھر سے نکلا اور ابن زیاد ملعون کو حضرت مسلمؑ کے بارے میں اطلاع دی۔ اس اطلاع کے ملتے ہی ابن زیادہ بدنہاد نے محمد بن اشعث کو بلا کر ہزار سوار اور پانچ سو پیادے اس کے ہمراہ کیے اور حکم دیا کہ ابھی طوعہ کے گھر سے مسلمؑ بن عقیل کو گرفتار کر لائے۔ پس ابن اشعث مع سواروں اور پیادوں کے حضرت مسلمؑ کو گرفتار کرنے روانہ ہوا جب وہ سواروں اور پیادوں کا گروہ طوعہ کے گھر کے قریب پہنچے اور حضرت مسلمؑ نے ہتھیاروں کی جھنکار اور گھوڑوں کی آوازیں سنیں تو اسی وقت بدن مبارک پر زرہ آراستہ کی تلوار حمائل کی اور جنگ کے لیے کمر باندھی۔ جب طوعہ نے حضرت کو ہتھیار لگاتے دیکھا تو

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

عرض کی کہ اے میرے سید و سردار! کیا سبب ہے کہ میں آپ کو دفعتہً آمادہ مرگ پاتی ہوں؟ جناب مسلمؑ نے فرمایا اے طوعہ! مجھے یقین ہے کہ یہ لشکر ابن زیاد نے مجھ بے کس کو گرفتار کرنے کے لئے بھیجا ہے' لہذا خود کو گرفتاری سے بچانے کے لیے میں چاہتا ہوں کہ مسلح ہو کر باہر نکلوں اور ان کا مقابلہ کروں کہ قتل ہونا میرے نزدیک اولٰی ہے بہ نسبت اس ننگ و عار کے کہ یہ نامرد مجھے گرفتار کر کے کشاں کشاں ابن زیاد بدکردار کے روبرو لے جائیں پس ابھی جناب مسلمؑ طوعہ سے یہ فرما رہے تھے کہ دفعتہً وہ سوار طوعہ کے گھر میں داخل ہو گئے۔ اور چاہا کہ حضرت مسلمؑ کو گرفتار کریں یہ دیکھتے ہی حضرت مسلمؑ تلوار پکڑ کر حجرے سے صحن میں تشریف لے آئے اور اس قوم نابکار کو شمشیر آبدار سے مار مار کر گھر سے نکال دیا اور اکثر کو واصل جہنم کیا۔ بھاگنے والوں کو اپنی ناکامی ہوئی تو بہت نادم ہوئے اور ایک مرتبہ پھر گھر میں داخل ہو گئے۔ اس ملعون نے کہ جس کا نام بکر تھا ایک اوٹ سے حضرت مسلمؑ کے چہرہ پر تلوار کا ایسا وار کیا جس سے آپ کے لبہائے اقدس کٹ گئے اور سامنے کے دندان مبارک جدا ہو گئے۔ پس حضرت مسلمؑ نے اس کے جواب میں ایک تلوار اس کے سر نحس پر اور فوراً ایک تلوار اس شقی کی گردن پر ایسی لگائی کہ نیچے تک اتر گئی اور وہ واصل جہنم ہوا۔ منقول ہے کہ جب ابن اشعث نے دیکھا کہ اکثر پیادے اور سوار راہی ملک عدم ہو چکے ہیں اور باقی ماندہ بھی شجاعت مسلمؑ سے بھاگنا چاہتے ہیں تو جلد کسی کو ابن زیاد کے پاس بھیجا کہ مزید لشکر کی کمک بھیجی جائے۔ جب ابن اشعث کا یہ پیام ابن زیاد کو پہنچا تو وہ بہت غصہ میں آیا اور کہلا بھیجا کہ اے ابن اشعث تیری ماں تیرے غم میں بیٹھے تو کس قدر نامرد ہے کہ اتنے پیادوں اور سواروں کے باوجود تو ایک تنہا اور بے یار و مددگار شخص سے نہیں لڑ سکتا اور خوفزدہ ہے۔ اور وہ یکہ و تنہا سب کو قتل کرتا ہے جب کہ تم سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ پس اس جواب کو سن کر ابن

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

اشعث نے پھر کہلا بھیجا کہ اے ابن زیاد! تو نہایت نافہم اور بے عقل ہے کیا تو نے اپنے زعم ناقص میں ہمیں کوفے کے کسی جولاہے یا بقال سے لڑنے بھیجا ہے؟ مسلم اہلبیت رسولؐ مختار کے شیروں میں سے ایک شیر ہے۔ اس شخص کا خاندان عالیشان ہے ایسا خاندان کہ جس کی تلوار مشرق سے مغرب تک مشہور ہے بخدا یہ وہ شیر ہے کہ جب تلوار پکڑ کر میدان کارزار میں ڈٹ جاتا ہے تو سینکڑوں جری سواروں کے خون کے دریا بہا دیتا ہے اور شجاعوں کے سروں کے مغز کے زمین بھر دیتا ہے۔ پس یہ جواب سن کر نادم و پشیمان ہوا اور بہت سے پیادے اور سوار، ابن اشعث نابکار کی کمک کے لیے روانہ کیے۔ پس جب وہ اشقیاء جمع ہوئے تو سب نے ایک مرتبہ حضرت مسلمؑ پر ہجوم کیا۔ ہر چند کہ کفار کثرت میں لا تعداد تھے مگر حضرت کی نظر میں ان کی کوئی وقعت نہیں تھی۔ اور اس کے باوجود آپ کہ خود زخموں سے چور چور تھے آپ نے تلوار کھینچ کر مثل شیر غضبناک اس لشکر روباہ پر حملہ کیا اور اکثر کفار بابکار کو واصل جہنم کیا اور باقی ماندہ کو گھر کے صحن سے باہر نکال دیا جب ان بے حیاؤں نے دیکھا کہ وہ کسی طرح حضرت مسلمؑ کے حملہ کی تاب نہیں لا سکتے تو وہ سب کے سب ملعون مکان کی چھت پر چڑھ گئے اور اوپر سے پتھر اور تیر اس بے کس پر مارنے لگے اور بعض بے رحموں نے گھاس پھونس جمع کر کے اس میں آگ لگا دی۔ اس سے جناب مسلم کا بدن اقدس سوختہ اور مجروح ہوگیا۔ پس حضرت مسلمؑ نے دیکھا کہ وہ ناپاک کتے دور سے غوغا کر رہے ہیں اور تلوار کی زد پر نہیں آتے تو اس وقت وہ تلوار کھینچے ہوئے طوعہ کے گھر سے باہر نکل آئے اور جو ان میں سے نیچے اترتا اسے قتل کرتے رہے، یہاں تک کہ ہر طرف سے صدائے الامان بلند ہونے لگی۔

حضرت نے فرمایا اے کفار غدار! تم ہرگز پناہ اور امان کے قابل نہیں ہو۔ پھر

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

جب ان اشقیاء نے دیکھا کہ اس شجاعت بیشہ شیر سے کسی طرح مقابلہ نہیں کر سکتے تو انہوں نے آپس میں مشورہ کر کے راستے میں ایک جگہ ایک گڑھا کھود کر اس کا منہ درختوں کی شاخوں اور پتوں سے ڈھانپ کر ان پر مٹی ڈالی اور زمین کے برابر کر دیا۔ پھر وہ اشقیاء مکر و فریب سے لڑتے ہوئے حضرت مسلمؑ کو اس گڑھے کے قریب لائے۔ اس ذریت ابلیس کے مکر و دغا کے بارے میں چونکہ اس غریب سید و بے کس کو کچھ معلوم نہ تھا چنانچہ حضرتؑ لڑتے ہوئے اس گڑھے میں گر پڑے ان کے گڑھے میں گرتے ہی ایک بے رحم نے پشت مبارک پر نیزہ مارا اس کی ضرب سے جناب مسلمؑ زمین پر گر پڑے اور اسی حالت میں وہ ملعون اس شیر دلیر کو قید کر کے دروازہ قلعہ کے قریب لے آئے اس وقت حضرت مسلمؑ پر تشنگی نے غلبہ کیا اور مظلوم پر اس قدر ضعف طاری ہو گیا تھا کہ گر پڑنے کے قریب تھے چنانچہ آپ نے پشت مبارک ایک دیوار سے لگا دی اور

Presented by: https://jafrilibrary.com/

فرمایا کہ کوئی ایسا رحیم و نرم دل ہے کہ اس شدت تشنگی میں مجھے تھوڑا سا پانی پلا دے؟ پس ان میں سے ایک شخص کو حضرتؑ کی حالت پر رحم آ گیا اور ایک لکڑی کے پیالے میں پانی بھر کر حضرت مسلمؑ کو پیش کیا۔ آپ پیالے کو ہونٹوں کے قریب لا کر چاہتے تھے کہ پانی پییں کہ دفعتہً زخمی دہن مبارک سے اس قدر خون اس پیالے میں گرا کہ پانی پینے کے قابل نہ رہا۔ چنانچہ ان حضرت نے وہ کاسہ آب اس شخص کو واپس کرتے ہوئے فرمایا الحمدللہ اگر یہ پانی میری قسمت میں ہوتا تو میں پیتا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اب دنیا کا پانی ہمارے مقدر میں نہیں ہے۔ پھر وہ اشقیاء حضرت مسلمؑ کو کشاں کشاں ابن زیاد بدنہاد کے سامنے لے گئے اور کہا کہ اے مسلمؑ امیر کو سلام کرو۔ حضرت نے فرمایا تم پر خدا کی لعنت ہو تم ابن زیاد کو امیر کہتے ہو خدائے عزوجل کی قسم حسینؑ فرزند رسول ثقلینؐ کے سوا میرا کوئی امیر اور آقا نہیں ہے۔ ابن زیاد ملعون نے کہا کہ اے مسلمؑ سلام کرو یا نہ کرو تم

www.ShianeAli.com

ضرور قتل ہو گے۔ اے مسلمؑ !تم نے کیوں امام زماں (حاکم وقت) پر خروج کیا اور کیوں فتنہ وفساد بپا کیا حضرت مسلم نے فرمایا۔ امام زمان حسین ابن علیؑ ہیں اور جو کچھ میں نے کیا ہے وہی خدا اور امام برحق کی خوشنودی کا باعث تھا۔

پھر حضرت مسلمؑ نے فرمایا۔ اے ابن زیاد اگر تو نے مجھے قتل کرنے کا قصد کر ہی لیا ہے تو کسی شخص کو جو میری قوم سے ہو۔ میرے پاس بھیج تاکہ میں اسے کچھ وصیتیں کروں پس اس شقی نے عمر سعد کو حکم دیا عمر سعد حضرت مسلمؑ کے قریب آیا اور کہا کہ جو وصیت ہو بیان کرو؟ حضرت مسلم نے فرمایا اے عمر سعد! تو ہماری قوم سے ہے تجھے لازم ہے کہ میری وصیتیں کسی پر ظاہر نہ کرنا ان میں سے ایک یہ ہے' کہ جب سے میں اس شہر میں وارد ہوا ہوں سات سو درہم قرض لے کر صرف کیے ہیں پس لازم ہے کہ میرے قتل ہونے کے بعد میری تلوار اور زرہ بیچ کر میرا قرض ادا کر دینا تاکہ میں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

مقروض نہ رہوں اور دوسری وصیت میری یہ ہے کہ میرے قتل ہونے کے بعد میری لاش ابن زیاد سے طلب کر کے دفن کروا دینا اور میری تیسری وصیت جو میری سب وصیتوں سے زیادہ ضروری ہے وہ یہ کہ مجھے گمان ہے کہ میرے مولا امام حسینؑ مع اپنے اہلبیت کے اس طرف کو روانہ ہو چکے ہوں گے پس کسی شخص کو ان کی خدمت میں روانہ کرنا تاکہ وہ شخص انہیں میرے قتل کی خبر دے اور حضرتؑ کو اس طرف آنے سے منع کرے نیز میری طرف سے یہ عرض کرے کہ آپؑ پر میرے ماں باپ فدا ہوں کوفیوں کے مکر و فریب سے محتاط رہیں ایسا نہ ہو کہ دشمن دین میری طرح ہی آپؑ سے پیش آئیں۔ پس یہ سن کر عمر سعد ملعون نے حضرت مسلمؑ کی تمام وصیتیں ابن زیاد بدنہاد سے بیان کر دیں ابن زیاد نے عمر سعد سے کہا کہ ان کی زرہ وتلوار سے ہمیں کچھ مطلب نہیں جو چاہے کرنا اور قتل مسلمؑ کے بعد لاش کا بھی تجھے اختیار ہے لیکن جو کچھ مسلمؑ نے حسینؑ کو اس طرف

www.ShianeAli.com

نہ آنے کے بارے میں کہا ہے یہ نہ ہوگا ہم ان کو کسی اور طرف نہیں جانے دیں بلکہ ان کو بھی مسلمؑ کی طرح قتل کریں گے۔ پس جب حضرت مسلمؑ نے امام حسینؑ کے بارے میں ابن زیاد کا کلام تو بہت روئے اور فرمایا کہ "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیهِ رَاجِعُونَ" اے فرزند رسولؐ خدا! آپ کی مصیبت پر افسوس ہے۔ پس بحکم ابن زیاد اشقیاء حضرت مسلمؑ کو قلعہ کے اوپر لے گئے اور اس بلندی سے سر کے بل نیچے گرا دیا اس وقت جناب مسلمؑ ذکر خدا! میں مشغول تھے یوں اس بے کس و مظلوم کی تمام ہڈیاں چور چور ہوگئیں! ابھی زندگی کی کچھ رمق باقی تھی کہ ایک ملعون نے اس مظلوم بے کس کا سر اقدس کاٹ لیا اور ابن زیاد نے سر اطہر کو بطور ہدیہ یزید پلید کے پاس روانہ کیا اور لاش اقدس کو کوفہ کے بازار میں گھسیٹا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اَلاَ لَعنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْقَوْمِ الظّٰالِمِیْنَ.

☆☆☆☆☆

www.ShianeAli.com

www.ShianeAli.com

چھٹی مجلس

امام حسینؑ کا سفر عراق

عَنِ الصَّادِقِ نَفَسُ الْمَهْمُوْمِ لِظُلْمِنَا تَسْبِيْحٌ وَهُمُّهُ لَنَا عِبَادَةٌ وَكِتْمَانُ سِرِّنَا جِهَادٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ وَيَجِبُ اَنْ يُكْتَبَ هٰذَا بِالذَّهَبِ

جناب امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: ''مومن کا ان مصائب پر جو دشمنان دین نے ہم اہل بیت پر کئے آزردہ ہونا، تسبیح خدا کا ثواب رکھتا ہے۔ یعنی اہل بیت کے غم و مصائب پر افسردہ ہونا عین عبادت ہے اور آل رسول کے راز و اسرار کو دشمنان دین سے مخفی رکھنا عین عبادت ہے۔ ہمارے چھٹے امام حضرت جعفر صادق فرماتے ہیں کہ ہمارے شیعوں پر واجب ہے کہ یہ حدیث آب زر سے لکھیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

علامہ کی کتاب بحار الانوار میں منقول ہے کہ جناب امام حسینؑ ماہ ذی الحجہ کی آٹھ تاریخ کو جبکہ جناب مسلم بن عقیلؑ کے قتل میں ایک دن باقی تھا، مکہ معظّمہ کی جانب روانہ ہوئے۔ سید بن طاؤس علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ جناب حسین ذی الحجہ کی تین تاریخ کو مکہ معظّمہ سے عراق کی طرف روانہ ہوئے۔ اس روز تک آپ کو حضرت مسلم بن عقیل کی شہادت کی خبر نہ ہوئی تھی۔ اسی روز یعنی تین ذالحجہ کو حضرت مسلم کو کوفہ میں قتل کر دیا گیا۔ یہی روایت ''مفتاح النجاۃ میں مذکور ہے۔ پس جب نواسہء رسول عراق پہنچے تو

www.ShianeAli.com

وہاں بشیر بن غالب سے ملاقات ہوئی۔ اس سے اہل کوفہ کا حال دریافت کیا تو اس نے عرض کیا:

اے نواسہء رسول! اہل کوفہ کے دل آپ کی طرف مائل ہیں لیکن ان کی تلواریں بنی امیہ کے ہمراہ ہیں۔

فَقَالَ يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ

امام نے یہ سن کر فرمایا: اللہ سبحانہ تعالیٰ مختار ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جس شے کا ارادہ کرتا ہے اس کے مطابق حکم دیتا ہے۔

اور کتاب ''ارشاد'' میں فرزدق سے منقول ہے کہ سن آٹھ ہجری میں حج کے ارادے سے میں حرم مکہ معظمہ میں داخل ہوا اور وہاں جناب امام حسینؑ سے میری ملاقات ہوئی۔ میں نے حضرت سے معلوم کیا کہ عراق کی طرف تشریف لے جا رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں پس میں نے عرض کیا۔ اے فرزند رسول مختار میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آخر کیا وجہ ہے کہ آپ حج کو چھوڑ کر عراق کی طرف تشریف لے جا رہے ہیں۔ تو حضرت نے فرمایا کہ اگر میں جلد یہاں سے روانہ نہ ہوتا اور صبح کا انتظار کرتا تو میں ضرور گرفتار کر لیا جاتا۔ پھر حضرتؑ نے مجھ سے پوچھا کہ جو حال تجھے اہل کوفہ کا معلوم ہے بیان کیجئے۔ میں نے عرض کیا: یا بن رسول اللہ! اہل کوفہ کے دل آپ کی طرف مائل ہیں جبکہ تلواریں آپ کے مقتل پر آمادہ ہیں۔

جب نواسہ رسول نے مجھ سے اہل کوفہ کا حال دریافت کر لیا تو فرمایا:

''اللہ رب العزت وہی کرے گا جو ہمارا مقصود ہے۔ پس ہم شکر بجا لائیں گے اس خالق حقیقی کا جس نے اپنے کرم سے ہم پر نعمت عطا فرمائی ہے اور اگر مشیت ایزدی کو ہمارے خلاف مقصود ہے تو یہی لوگ راہ راست سے دور نہیں ہیں۔ اس لیے کہ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

جس کی نیت بخیر ہو اور تقویٰ و پرہیزگاری اس کا شعار ہو تو وہ راہ حق پر ہے۔"

پھر امام عالی مقامؑ عراق کی جانب روانہ ہوئے۔ حتی کہ منزل ثعلبہ پر نزول اجلال فرمایا۔ اہل حرم نے چاہا کہ سفر کی تھکن دور کرنے کے لیے آرام فرمالیں۔ راوی کہتا ہے کہ تھوڑی دیر کے لیے آپؑ کی آنکھ لگی ہوگی کہ بیدار ہو گئے اور تین مرتبہ انا للہ وانا الیہ راجعون کو زبان اقدس سے ادا فرمایا۔ جب ہم شکل پیغمبر علی اکبرؑ نے اپنے والد گرامی کی زبان حکمت بیان سے یہ کلمہ سن تو عرض کیا:

"اے پدر بزرگوار! یہ کلمہ کہنے کا کیا مطلب ہے؟

سید الشہداء نے فرمایا: "فرزند عزیز! میں سو گیا تھا کہ خواب میں دیکھتا ہوں کہ کوئی ہاتف غیبی یہ آواز دیتا ہے کہ آپؑ نے اس سفر میں تیزی کی اور موت تیزی میں ہے کہ آپ کو جنت الفردوس میں لے جائے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

یہ سن کر جناب علی اکبرؑ نے عرض کیا: پدر بزرگوار! پروردگار عالم آپ کو ہمیشہ مسرور و شاد رکھے اور کوئی امر شر اور ناگوار بات نہ دکھائے، کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟

فرزند رسولؐ نے فرمایا:

"اے نور چشم! قسم ہے اللہ عزوجل کی جس کی طرف ہم سب کی بازگشت ہے ہم حق پر ہیں۔

یہ سن کر جناب علی اکبرؑ عرض پرداز ہوئے۔

"اے پدر بزرگوار! اگر ہم حق پر ہیں تو پھر ہمیں مرنے سے کیا خوف؟

شہید کربلا نے فرمایا: "حق سبحانہ، تعالیٰ تمہارے اس ارادے پر تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے"

پر جب امام عالی مقام منزل حاجز پر پہنچے تو وہاں سے اپنے رضاعی بھائی

www.ShianeAli.com

جناب عبداللہ بن یقطر کو اہل کوفہ کی جانب روانہ فرمایا۔ اس وقت تک حضرت مسلم بن عقیل کی اطلاع شہادت موصول نہ ہوئی تھی۔ بلکہ جناب مسلم کی ایک درخواست جو اہل کوفہ کے اوصاف و صفات پر مشتمل تھی۔ امام زمانؑ تک پہنچ چکی تھی۔ امامؑ نے ایک نامہ تحریر کر کے عبداللہ بن یقطر کے حوالے کیا۔ آپؑ نے حمد باری تعالیٰ اور نعت رسول مقبولؐ کے بعد لکھا کہ جناب مسلم بن عقیل کے ساتھ حسن سلوک اور اس بات سے کہ تم ہماری نصرت اور مدد کے لیے تیار ہو کی خبر سن کر ہم مسرور ہوئے اور حق سبحانہ تعالیٰ اس حسن سلوک اور آمادگی نصرت پر تم سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ میں مکہ معظمہ سے آٹھ ذی الحجہ کو بروز ترویہ تمہاری طرف روانہ ہوا ہوں۔

فَاِذَا قَدِمَ عَلَیْکُمْ رَسُوْلِی فَاَمْکُثُوْ فِی اَمْرِکُمْ وَجِدُّوْ فَاِنِّی تَادِمٌ عَلَیْکُمْ فِی اَیَّامِ ہٰذِہٖ اِنْشَآءَ اللّٰہُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

پھر جب یہ خط تم تک پہنچے تو تم پر لازم ہے کہ اپنے وعدے پر قائم رہو اور انشاءاللہ میں چند روز میں تمہارے پاس پہنچ جاؤں گا۔

عبداللہ بن یقطر وہ خط لے کر کوفہ کی طرف روانہ ہوئے جب منزل قادسیہ پر پہنچے تو حصین بن نمیر ملعون نے وہاں چار ہزار سوار بٹھا رکھے تھے۔ یہ ملعون عبداللہ بن یقطر کو قید کر کے ابن زیاد ملعون کے پاس لے گیا۔

عبداللہ بن یقطر اس بے حیا کے سامنے پہنچے تو اس بے حیا نے کہا: جو تمہارے پاس ہے وہ مجھے دے دو"

عبداللہ نے انکار کیا تو اس شقی نے چاہا کہ آپ کے لباس اور کمر کو دیکھے اور خط تلاش لے۔ اس سے پہلے کہ وہ ملعون خط تلاشتا۔ عبداللہ بن یقطر نے وہ خط کمر سے نکال کر اس کے روبرو چاک کر دیا اور پھر زمین پر پھینک دیا۔ یہ دیکھ کر ابن زیاد غضبناک

www.ShianeAli.com

ہوا اور پوچھا کہ بتاؤ تمہارا نام کیا کیا ہے؟ اور تم کون ہو؟

عبداللہ نے کہا: ”میں غلامان علیؑ ابن ابی طالبؑ میں سے ایک غلام ہوں۔“

ابن زیاد بدنہاد نے پوچھا کہ تو نے یہ خط کیوں چاک کیا۔ تو اس سعادت مند نے جواب دیا: اس لیے کہ تم اس سے مطلع نہ ہوسکو“

اس بے حیا نے پوچھا کہ یہ خط کس کا تھا اور تم کس کے پاس لے کر جا رہے تھے؟

عبداللہ بن یقطر نے فرمایا: یہ خط امام کونین فرزند رسول ثقلین جناب امام حسینؑ کا تھا۔ جو انہوں نے اہل کوفہ کی جانب بھیجا تھا۔“

یہ سن کر وہ سگ ناپاک نہایت غضب ناک ہوا اور بولا: اگر تجھے اپنی حفاظت جان منظور ہے تو پھر منبر پر جا کر امام حسینؑ اور ان کے باپ امیرالمومنینؑ کے حق میں کلمات ناگوار بیان کرو۔ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تجھے قتل کر دیا جائے گا۔“

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اس شقی کے اس بیہودہ کلام کو سن کر عبداللہ بن یقطر بہت غضب ناک ہوئے اور بلا تامل منبر پر جا کر حمد خدا اور نعت خاتم الانبیاء بجا لائے اور بعد ازاں فرمایا:

ایھا الناس! آگاہ رہو کہ جناب امام حسینؑ فرزند رسول مقبولؐ، بہترین خلق خدا ہیں اور خالق کائنات نے ان کے صدقے میں کائنات تخلیق کی ہے۔ آپ امام اور پیشوائے خلق ہیں۔ تم سب اہل اسلام پر واجب ہے کہ ان کی اطاعت کرو اور ان کے حکم سے سرکشی نہ کرو۔“

پھر فرمایا: ”اے لوگو! میں تمہاری طرف امام عالی مقام کا پیام بر ہوں اور امام عالی مقام منزل حاجز تک تشریف لا چکے ہیں۔ نیز لعنت خدا ہوں عبداللہ ابن زیاد، یزید ابن معاویہ ابن ابوسفیان اور ابوسفیان (علیھم اللعن و العذاب) پر کہ سب بدترین

www.ShianeAli.com

ازسگ وخوک (کتے اور خنزیر سے بدتر) ہیں۔ یہ سب ملعون ہیں اوران کی اتباع کرنے والا اہلِ جہنم میں سے ہوگا'' اس کے بعد جناب عبداللہ نے محمدؐ وآل محمدؑ پر درود وسلام بھیجا۔

یہ سن کر اس شقی ابن زیاد نے پیچ وتاب کھاتے ہوئے کہا: ''اس کے ہاتھ باندھ کر اسے قلعہ کی بلندی سے زمین پر گرادو''

ابن زیاد کے ملازموں سے سعادت مند عبداللہ کے ہاتھ باندھے اور قلعہ کی بلندی سے زمین پر گرا دیا۔ منقول ہے عبداللہ بن یقطر کے گھٹنے چور چور ہو گئے۔ ابھی اس مظلوم کے کچھ سانس باقی تھے کہ ایک بے رحم نے اس عظیم صحابی حسینؑ کا سر کاٹ لیا۔

اَلا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ.

Presented by: https://jafrilibrary.com/

☆☆☆☆

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

ساتویں مجلس

امامؑ کی شہادت مسلمؑ سے آگاہی

عَنِ الصَّادِقِ اَنَّهُ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ شِيْعَتَنَا لَقَدْ شَارَكُوْنَا فِي الْمُصِيْبَةِ بِطُوْلِ الْحُزْنِ وَالْحَسْرَةِ عَلٰى مُصَابِ جَدِّيَ الْحُسَيْنِؑ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

احادیث کی کتابوں میں جناب امام صادقؑ سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا: خدا ہمارے شیعوں پر رحمت کرے کہ ہمارے شیعہ ہماری اطاعت کرتے ہیں اور ہمارے جد معصوم امام مظلوم حسین علیہ السلام کے اندوہ و ماتم میں شریک ہوتے ہیں۔ یعنی جس طرح ہم اہل بیتؑ انہیں روتے ہیں اور مجالس عزا بپا کرتے ہیں اسی طرح ہمارے شیعہ بھی امام مظلومؑ کی عزاداری میں مصروف رہتے ہیں۔

حضرات گرام! امام مظلومؑ پر گریہ کرو کہ ان پر گریہ کرنا نزول رحمت خداوندی کا باعث ہے۔

لَمَّا قُتِلَ مُسْلِمُ بْنُ عَقِيْلٍ وَهَانِيُ بْنُ عُرْوَةَ كَتَبَ ابْنُ زِيَادٍ اِلٰى يَزِيْدَ يُخْبِرُهُ بِقَتْلِهِمَا.

بحار الانوار میں منقول ہے کہ جب مسلم ابن عقیل اور ھانی ابن عروہ کو ابن زیاد نے شہید کیا تو اسی وقت ان دونوں کی شہادت کی تحریری اطلاع یزید ملعون کو روانہ

www.ShianeAli.com

کی۔ جب یہ خط یزید ملعون کو پہنچا تو وہ اس خبر سے نہایت مسرور ہوا اور اس کے جواب میں ابن زیادہ بدنہاد کو لکھا۔

''شاباش! میں نے تمہیں جیسا سمجھا تھا۔ بوقت امتحان تم ویسے ہی نکلے ہو۔ تم نے میری خوشنودی کے لیے میری فرمانبرداری کی۔ اور اپنے متعلق میرے گمان کی تصدیق کر دی۔

وَالْمَسَالِحَ وَاحْتَرِسْ وَاحْبِسْ عَلَى الظَّنَّةِ وَقْتُلْهُ عَلَى الشَّهْمَةِ وَاكْتُبْ اِلَّى فِى كُلِّ مَا يَحْدِثُ مِنَ الْخَبَرِ.

''اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ حسینؑ ابن علیؑ مکہ معظّمہ سے عراق کی جانب روانہ ہو چکے ہیں۔ لہٰذا تم پر لازم ہے کہ ان پر جاسوس مقرر کرو۔ اور جس طرح ممکن ہو کوئی بہتان لگا کر انہیں قتل کر دو یا قید کر دو اور مجھے ہر واقعہ کی اطلاع کرتے رہنا۔''

Presented by: https://jafrilibrary.com/

حدیث کی کتابوں میں منقول ہے کہ امام حسینؑ روز ترویہ یعنی آٹھ ذی الحجہ کو مکہ معظّمہ سے کوفہ کی جانب روانہ ہو چکے تھے اور اس تعجیل کی وجہ یہ تھی کہ صبح میں ایک دن باقی رہ گیا تھا۔ اور آپ کو خطرہ تھا کہ مکہ معظّمہ میں ٹھہریں گے تو قید کر لیے جائیں گے۔ اس طرح مکہ معظّمہ میں خون ریزی ہوگی اور حرمت خانہ کعبہ برباد ہوگی۔ نیز امام کوفہ روانہ ہو کر اتمام حجت کرنا تھا اور یہ امام عالی مقام پر اس لیے ضروری تھا کہ جناب مسلمؑ نے اپنی شہادت سے ستائیس روز قبل آپ کی خدمت میں ایک نامہ روانہ کیا تھا۔ جس میں لکھا تھا۔

''نواسہ رسول! جب میں کوفہ پہنچا تو اسی وقت سب اہل کوفہ میرے پاس آئے اور اٹھارہ ہزار آدمیوں نے میری بیعت کر لی۔ اب یہ لوگ آپؑ کی تشریف آوری کے منتظر ہیں امیدوار ہیں کہ آپ جلد یہاں تشریف لے آئیے''

www.ShianeAli.com

اس خط کے ساتھ اہل کوفہ نے بھی اپنے خطوط روانہ کئے جن کا مضمون یہ تھا۔

''فرزند رسول! یہاں آپؑ کی نصرت کے لیے ایک لاکھ تلواریں تیار ہیں۔ ب ہم کو آپ سے امید ہے کہ آپؑ جلد ہمیں زیارت سے مشرف فرمائیں گے۔ اور اگر آپؑ نے تشریف آوری میں کچھ توقف فرمایا تو ہم میں سے اکثر اشخاص گمراہ ہو جائیں گے۔

چنانچہ حجت خدا اور امام ہداؑ نے نہایت تعجیل سے سفر عراق اختیار کیا۔

رُوِیَ الشَیخُ الْمُفِیدُ عَنْ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ سُلَیْمَانَ وَعَنِ الْمُنْذَرِبْنِ مَشْعَلِ الْاَسَدِیِّیْنِ اَنَّهٗ قَالَا لَمَّا قَضَیْنَا حَجَّتَنَا لَمْ تَکُنْ لَمْ لَنَا هِمَّةٌ اِلَّا التِحَاقُ بِالْحُسَیْنِؑ لِنَنْظُرَ مَایَکُوْنُ مِنْ اَمْرِهٖ.

شیخ مفیدؒ عبداللہ بن سلیمان اور منذر بن مشعل سے جو قبیلہ اسد سے تعلق

Presented by: https://jafrilibrary.com/

رکھتے تھے، روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: جب ہم حج سے فارغ ہو چکے تو ہماری پوری کوشش تھی کہ ہم جلد از جلد راستے میں امام حسینؑ سے ملاقات کریں اور دیکھیں کہ اہل کوفہ ان سے کس طرح پیش آتے ہیں۔

امام حسینؑ صبح آٹھ ذوالحجہ کو عراق کی طرف روانہ ہو چکے تھے۔ چنانچہ ہم اپنے اونٹوں پر سوار ہوئے اور انہیں تیزی سے بھگاتے ہوئے منزل زرود پر امام حسینؑ سے جا ملے۔ ہم ان کے ہمراہ تھوڑا ہی راستہ چلے تھے کہ اچانک کوفہ کی جانب سے آتے ہوئے ایک شخص کو دیکھا جب وہ ہمارے قریب آ پہنچا تو اس نے امامؑ کو پہچان کر اپنے راستے (شاہراہ) کو چھوڑ کر دوسرا راستہ (متبادل راستہ) اختیار کر لیا۔ لیکن امام حسینؑ اسے آتا دیکھ کر ٹھہر گئے۔ ہمیں یوں محسوس ہوا کہ امامؑ اس سے کچھ حال کوفہ پوچھنا چاہتے ہیں۔ لیکن مصلحت کے تحت کچھ نہ پوچھا اور آگے بڑھ گئے۔ ہم بھی آپؑ کے ہمراہ چل

www.ShianeAli.com

دیئے۔

پس ہم دونوں رفیقوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اس شخص کو یقیناً کوفہ کے حال کی خبر ہے، چلو ہم اس سے کوفہ کے حالات معلوم کر کے آتے ہیں۔ ہم نے اس سے سلام اور جواب سلام کے بعد پوچھا کہ تم کس قبیلہ سے تعلق رکھتے ہو؟ اس نے کہا میں اسدی ہوں۔ ہم نے کہا ہم بھی اسدی ہیں۔ پھر اس سے اس کا نام پوچھا اور اپنے نسب سے اس کا نسب ملایا۔ پھر اس سے کوفہ کی صورت حال سے آگاہی چاہی۔ اس نے کہا کہ مجھے اتنا معلوم ہے کہ مسلم بن عقیل اور ہانی عروہ قتل کر دیئے گئے ہیں۔ اور انہیں قتل کرنے کے بعد پاؤں میں رسیاں ڈال کر بازاروں میں کھینچتے پھرتے ہیں اس خبر وحشت اثر کو سننے کے بعد ہم امام عالی مقام کی طرف بڑھے۔ امام اس وقت منزل ثعلبہ پر اتر چکے تھے۔ جب آپ اہل حرم کو اتارنے کے بعد مجلس اصحاب میں رونق افروز ہوئے تو ہم نے عرض کیا کہ اگرچہ ہم جرات بیان نہیں رکھتے لیکن ایک خبر معلوم کر کے آئے ہیں اگر آپ حکم دیں تو سب کے سامنے ورنہ تخلیہ میں عرض کریں۔ امامؑ نے اصحاب کی طرف نگاہ کی اور فرمایا کہ یہ سب میرے جانثار ہیں آخر کون سا ایسا راز ہے جو ان کے سامنے بیان نہیں کیا جا سکتا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

ہم نے اذن گزارش پا کر اعلانیہ عرض کیا کہ راستے میں جو شخص آپ کو ملا تھا اور آپ اس سے کچھ معلوم فرمانا چاہتے تھے لیکن اس نے راستہ بدل دیا تو آپ کسی مصلحت کے تحت رک گئے۔ ہم آپ کی خواہش کی تکمیل کی خاطر اس کے پاس گئے۔ اور اس سے سلام و دعا کے بعد پتہ چلا کہ وہ اسدی ہے وہ راست گو انسان ہے اس نے ہمیں بتایا ہے کہ میں کوفہ میں حضرت مسلم بن عقیل اور جناب ھانی بن عروہ کو قتل ہوتا دیکھ کر آیا ہوں اور بعد از قتل ان مظلوموں کو پاؤں میں رسیاں ڈال کر بازاروں میں پھرایا

www.ShianeAli.com

جا رہا ہے۔ جب یہ وحشت ناک خبر امام نے سنی تو آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اور آپ نے کئی مرتبہ فرمایا: انا للہ وانا الیہ راجعون

پھر فرمایا کہ اللہ کریم میرے بھائی مسلم بن عقیل اور ھانی پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔ اس کے بعد آپ نے آیہ کریمہ **منھم من قضی نحبه** پڑھی۔ آیہ مذکور کا مطلب یہ ہے کہ جن کا وقت موت آ پہنچا انہوں نے اس جہان فانی سے کوچ کیا اور جن کے وقت مرگ میں کچھ دیر ہے وہ اس کے منتظر ہیں۔ امام کے حسرت ویاس بھرے یہ کلمات سن کر ہم نے امام سے عرض کیا کہ آپ کو خداوند جلیل کی قسم اب آپ کوفہ جانے کا ارادہ ترک کر دیں اور اہل حرم کے ہمراہ مکہ معظمہ واپس چلے جائیں۔ کیونکہ اب کسی طرح آپؑ کا آگے بڑھنا مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ مسلم بن عقیل کا قتل کر دیا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ لوگ آپؑ کے ناصر و مددگار ہرگز ثابت نہیں ہوں گے بلکہ ان سے محض عداوت کی توقع رکھی جا سکتی ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

آپ نے یہ سن کر جناب مسلم کے بیٹوں کی طرف رجوع فرمایا اور ان سے کہا کہ تم نے اپنے بابا کی شہادت کی خبر سن لی۔ اب تم کیا کہتے ہو؟ آگے بڑھیں یا پھر مکہ معظمہ کو پھر چلیں۔ پس دونوں شہزادوں نے عرض کیا: اے شہ کونین ہم واپس ہرگز نہیں جائیں گے اور جب تک اپنے خون کا بدلہ نہ لے لیں تب تک نہ کچھ کھائیں گے اور نہ سوئیں گے۔ اور ہمیں تب تک سکون اور راحت نصیب نہ ہوگا جب تک ہم بھی اپنے بابا کی طرح مقتول راہ خدا نہ ہو جائیں۔

شہزادوں کا یہ کلام سن کر امامؑ نے فرمایا: تم نے واقعی سچ کہا۔ جب ایسے عزیز نہ رہیں تو زندگی کا کچھ لطف باقی نہیں رہتا۔

جب ہم نے امام عالی مقامؑ کا یہ کلام سنا تو سمجھ گئے کہ آپ ہرگز واپس نہ

www.ShianeAli.com

لوٹیں گے چنانچہ ہم مع دیگر اصحاب و انصار کے عرض پرداز ہوئے کہ اگر آپ کا کوفہ جانے کا قصد ہے تو یہی بہتر ہے۔ کیونکہ کہاں آپؑ کا رتبہ اور کہاں رتبہ مسلم بن عقیل؟ جو شان وشوکت حق تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے اور کسی کو عطا نہیں فرمائی۔ ان شاء اللہ جب آپ داخل کوفہ ہوں گے باوجود حضرت مسلم کے قتل کے لوگ آپ کے مطیع و فرمانبردار ہوں گے اور کسی کو سرتابی کی جرات نہ ہوگی۔

ہم خدام کی یہ عرض سن کر آقا علیہ السلام نے کچھ دیر سکوت کیا۔ کتاب ''منتخب'' اور مقتل ابومخنف کے کچھ نسخوں میں منقول ہے کہ امام مسلم بن عقیل کی شہادت حسرت آیات کی خبر سن کر بہت مغموم ہوئے اور فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ پھر وہاں سے اٹھ کر خیمہ وحرم میں داخل ہوئے اور کم سن دختر مسلم کو اپنے پاس بلا کر اسے دیکھتے ہی اشکبار ہوگئے۔ حضرت نے اس دختر نیک اختر کو سینے سے چمٹا لیا اور اس کے سر پر دست شفقت پھیرتے ہوئے بہت پیار کیا۔ جب اس شہزادی نے اس شدت شفقت کو ملاحظہ کیا تو امامؑ کی خدمت میں عرض کرنے لگی۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

چچا جان! آپ کے مجھ پر اس قدر شفقت فرمانے کا کہیں یہ سبب تو نہیں کہ میرے بابا جان اس دنیا سے رحلت فرما چکے ہیں۔ اور میں یتیم ہوگئی ہوں۔؟

فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِکَ لَمْ یَتِمًا لَکَ مِنَ الْبُکَاءِ وَقَالَ نَعَم قَدْ قُتِلَ مُسْلِمٌ اَبُوْکَ فَنَادَتْ بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ وَبَکَیْنَ النِّسَاءُ کُلُّهُنَّ نَاشِرَاتِ الشُّعُوْرِ.

اس یتیم شہزادی کی یہ بات سن کر امام العابدین کو تاب ضبط نہ رہی۔ آپ بے اختیار رونے لگے اور فرمایا:

''اے نور نظر افسوس صد افسوس کہ تمہارے بابا نے شہادت پائی اور

www.ShianeAli.com

اب تم اپنے بابا کی جگہ مجھے مہربان و شفیق جانو۔"

منقول ہے کہ یہ کلمہ مصیبت سن کر اس معصومہؑ نے ایک دلخراش آہ بھری اور ایسا روئی اور پیٹی کہ غش کھا گئی۔ یوں اہل حرم ماتم مسلم میں رونے پیٹنے لگے۔ سب نے اپنے سروں کے بال کھولے اور وامسلماہ! کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔

حضرات گرامی! مقام حسرت ہے کہ دختر سید الشہداء جناب سکینہ نے جب اپنے بابا کی شہادت کے بعد آپؑ کا سرتن سے جدا دیکھا تو لاش اقدس کے لٹ کر بکمال حسرت روتی پیٹتی اور نوحہ و بین کرتی تھیں۔ افسوس صد افسوس کہ اس وقت (مسلم کی بیٹی کے واقع کی طرح) کوئی سرپرست ایسا نہ تھا جو اس یتیم معصومہ کے سر پر ہاتھ پھیرے اور اسے تسکین و تسلی دے۔ بلکہ اس کے برعکس شمر ملعون سکینہ کو لاش پدر سے چھڑاتا تھا اور طمانچے مارتا تھا۔ معصومہ ہر چند روتی اور چلاتی تھی لیکن کوئی پرسان
Presented by: https://jafrilibrary.com/
حال نہ تھا۔

اَلَا لَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ وَسَيَعۡلَمُ الَّذِىۡ ظَلَمُوۡا اَىَّ مُنۡقَلَبٍ يَنۡقَلِبُوۡنَ.

www.ShianeAli.com

www.ShianeAli.com

آٹھویں مجلس

ملاقات زہیر بن قین اور شہادت زہیر وسعید

عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ اَنَّهٗ قَالَ اَیُّمَا مُؤْمِنٍ دَمَعَتْ عَیْنُهٗ بِقَتْلِ الْحُسَیْنِ دَمْعَةً حَتّٰی تَسِیْلَ عَلٰی خَدِّهٖ بَوَّاهُ اللّٰهُ فِی الْجَنَّةِ غُرَفًا یَسْكُنُهَا اَحْقَابًا

امام محمد باقر علیہ السلام کا فرمان ہے کہ جو مومن میرے جد مظلوم امام حسین کی مصیبت پر اس قدر روئے کہ اس کی آنکھ سے آنسو نکل کر رخسار پر بہنے لگے تو اس کے عوض میں اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ جنت کے غرفوں (کمروں) میں مقیم کرے گا۔

بِحَارِ الْاَنْوَارِ عَنْ جَمَاعَةِ جَلِیَّةٍ ....

کتاب بحار الانوار میں بجلیہ کی جماعت سے منقول ہے: ہم سب زہیر بن قین کی رفاقت میں حج بیت اللہ کے لیے گئے۔ جب ہم فارغ ہر کر زہیر کے ہمراہ مکہ معظّمہ سے واپس لوٹے اس وقت امام حسینؑ آٹھ ذی الحجہ کو مجبوراً مکہ سے عراق کی جانب روانہ ہو چکے تھے۔ اتفاقاً ایک منزل پر ہم پہنچے تو امام عالی مقام بھی وہاں ٹھہرے ہوئے تھے۔ ہمیں آئندہ سفر میں امامؑ کے تقریباً ساتھ ساتھ چلنا پڑا لیکن ہم اس خوف سے کہ کہیں ان کی رفاقت ہم پر لازم نہ ہو جائے، اپنا خیمہ امامؑ کے خیام سے بہت دور

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

لگاتے تھے۔ اتفاق سے ایک روز ہم ایسی منزل پر پہنچے کہ امامؑ کے قریب اترنے کے سوا کچھ چارہ نہ تھا۔ چنانچہ ہم نے امام کی جائے قیام کے قریب ہی اپنا خیمہ لگایا۔ جب ہم اپنا سامان اتار کر خیمے میں کھانا تناول کرنے کے لیے بیٹھے ہی تھے کہ امام علیہ السلام کی جانب سے ایک شخص آیا اور زہیر بن قین سے کہنے لگا۔

"اے زہیر! امام حسینؑ نے تمہیں طلب فرمایا ہے اور مجھے بھیجا ہے کہ میں تمہیں اپنے ہمراہ ان کی خدمت میں لے کر جاؤں"

پس ہمیں جس بات کا خوف تھا وہی ہو کر رہی اور ہم پر ایسی حالت تحیر چھائی کہ لقمے ہاتھوں سے گر پڑے اور ہم سب ساکت وصامت ہو گئے۔ گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں اور ذرا حرکت کرنے سے ان کے اڑ جانے کا خدشہ ہو۔

زہیر کی زوجہ نے جب ہمیں اس حالت میں دیکھا تو کہنے لگی: "اے زہیر! سبحان اللہ! تعجب کا مقام ہے کہ نواسہ رسول ثقلین شہزادہ کونین امام حسینؑ نے تمہیں اپنے پاس بلایا ہے اور تم خوشی و حسرت کے بجائے پریشانی اور حیرانی کا اظہار کر رہے ہو۔ اگر وہ مجھ کنیز کو طلب فرماتے تو میں بسر و چشم ان کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتی اور جو حکم وہ صادر فرماتے اسے بجا لاتی۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جب زہیر نے اپنی پاک طینت بیوی کی یہ بات سنی تو نہایت نادم ہوا۔ اسی وقت اس قاصد کے ہمراہ خدمت امامؑ میں حاضر ہوا۔

راوی کہتا ہے کہ جب زہیر خدمت امامؑ میں حاضر ہوئے تو زیارت امامؑ سے ان پر ایسا رعب و جلال طاری ہوا کہ مارے خوف کے ہاتھ پاؤں کانپنے لگے اور چہرے کا رنگ زرد ہو گیا۔ امامؑ نے انہیں اپنی معاونت و نصرت کی دعوت دی تو انہوں نے فوراً قبول کر لی۔ پھر امامؑ سے رخصت لے کر اپنے خیمے میں پہنچے تو ہم نے دیکھا کہ زہیر اس

www.ShianeAli.com

قدر خوش وخرم ہیں کہ ہم نے اس حالت میں انہیں پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ ان کے چہرے سے ایک نور ساطع ہو رہا تھا۔

زہیر نے خیمے میں پہنچتے ہی حکم دیا کہ یہاں سے فوراً خیمہ اکھاڑو اور امام عالی مقام کے قریب تر خیمہ نصب کرو اور سب سامان اٹھا کر وہاں لے چلو۔ جب زہیر اپنا خیمہ اکھاڑ کر مال واسباب لے جانے لگے تو ہم سے فرمایا:

''تم میں سے جو شخص رضا ورغبت اور خوشی سے میرے ساتھ جانا چاہیے وہ چلے اور جو یہ نہیں چاہتا وہ رخصت ہو اور اپنے گھر لوٹ جائے۔ اس کے بعد اپنی زوجہ سے کہا۔

''میں نے تمہیں طلاق دی، تم اپنے عزیز و اقارب سے ملحق ہو جاؤ، میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے تم کسی مصیبت میں مبتلا ہو۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

وَزَادَ السَّيِّدُ اَنَّهُ قَالَ لَهَا وَقَدْ عَزَمْتُ عَلٰى صُحْبَةِ الْحُسَيْنِ لِاَفْدِيَهُ بِرُوْحِيْ وَبَقِيَّةِ نَفِيْسِيْ ثُمَّ اَعْطَامَا لَهَا وَسَلَّمَا اِلٰى بَعْضِ بَنِيْ اَعْمَامِهَا

اور سید ابن طاؤس نے نقل کیا ہے کہ رخصت کے وقت زہیر نے اپنی زوجہ سے کہا: میرا ارادہ ہے کہ میں اب تا حیات نواسہ رسول کے قدموں سے جدا نہ ہوں۔ اور اپنی جان ان پر فدا کر دوں۔ زہیر نے اپنے چچا زادوں میں سے ایک شخص کو امین جان کر بہت سا مال واسباب اور اپنی زوجہ کی سپردگی کی کہ وہ اسے اس کے قوم وقبیلہ میں پہنچا دے وہ بی بی اپنے شوہر سے جدا ہوتے وقت بہت روئی اور کہنے لگی: اے زہیر میں نے تمہیں سپرد خدا کیا۔ اللہ تعالیٰ تیرے ارادے

www.ShianeAli.com

میں برکت عطا کرے اور تمہیں جزائے خیر سے نوازے میں تم سے امیدوار ہوں کہ روز قیامت رسول عظیمؐ کے حضور میری بھی شفاعت کرنا۔

وَالْمَشْهُوْرُ اَنَّهَا بَكَتْ وَقَالَتْ يَا زُهَيْرُ وَاللّٰهِ لَا اُفَارِقُكَ فَاِنْ عَزَمْتَ عَلٰى صُحْبَةِ الْحُسَيْنِ فَاِنِّيْ عَزَمْتُ اَنْ اُفْدِيَ بَقِيَّةَ نَفْسِي عَلٰى حَرِيْمِهٖ

اور مشہور یہ ہے کہ رخصت کے وقت اس پاک اعتقاد وصالحہ بی بی نے جناب زہیر سے کہا ''اے سعادت مند! عجیب بات ہے کہ جس نے آپ کو اس امر خیر پر مستعد کیا وہ خود اس سعادت سے محروم رہے۔ اگر آپ کا ارادہ تاحیات امام حسینؑ کے قدموں میں رہنے کا ہے تو میں کنیز زینب وکلثوم بن کر تاحیات ان کی خدمت اقدس میں رہوں گی۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

پس زہیر اس روز سے امام عالی مقام کی معیت میں رہے منازل ومراحل طے کرتے رہے۔ حتی کہ دومحرم الحرام کو زمین کربلا پر پہنچے۔ عمر سعد لعین بھی اپنے لشکر سمیت وہاں آ پہنچا۔ اس لعین نے امام عالی مقام کا عرصہ حیات اس قدر تنگ کیا کہ کئی روز تک گلشن رسالت کے نونہال پیاسے رہے اور آخر کار بات جنگ پر پہنچی۔ روز عاشور جب معرکہ کارزار شروع ہوا تو امامؑ کے اصحاب باوفا میں سے ابو ثمامہ صائدی آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

''یابن رسول اللہ! میں آپ پر قربان، ستم شعار لشکر اب بہت قریب آ گیا ہے اور جب تک یہ نوکر زندہ ہے اس وقت تک آپ پر کوئی گزند

www.ShianeAli.com

نہیں آنے دے گا۔ یہاں تک کہ اپنی جان آپ پر نثار کر دوں۔ اب چونکہ نماز ظہر کا وقت قریب ہے لہٰذا میری خواہش ہے کہ زندگی کی یہ آخری نماز بھی آپ کے ساتھ پڑھ کر ہی معبود حقیقی سے ملاقات کروں۔

فَرَفَعَ الْحُسَيْنُ رَاسِهَ اِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ لَهُ ، يَا اَبَا تَمَامَةَ ذَكَرْتَ الصَّلٰوةَ جَعَلَكَ اللّٰهُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ لَهُمْ هٰذَا اَوَّلُ وَقْتِهَا فَاسْئَلُهُمْ اَنْ يَّكُفُوْا عَنَّا حَتّٰى نُصَلِّيَ۔

پس یہ سن کر امام علیہ السلام نے سر اقدس آسمان طرف بلند کیا اور فرمایا:

اے ابو تمامہ! واقعی یہ نماز ظہر کا وقت اول (فضیلت کا وقت) ہے۔

خداوند متعال تمہیں نماز گزاروں میں سے محسوب کرے کہ تو نے ایسے وقت مصیبت میں نماز کا ذکر کیا"

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اے ابو تمامہ! تم جا کر ان جفا کاروں سے کہو کہ ہمیں اس قدر مہلت دیں کہ ہم نماز ظہر ادا کر سکیں۔ اگر یہ ملعون مہلت دیں تو ہی ممکن ہے کہ ہم نماز ظہر پڑھ لیں۔

ابو تمامہ امام کے حکم کے مطابق اس لشکر اشقیاء کے سامنے پہنچے اور کہا: "نواسہ رسولؐ تم سے نماز کے لیے مہلت طلب فرماتے ہیں۔ صرف اتنی دیر توقف کرو کہ وہ نماز ظہر ادا کر لیں۔

اس طرف سے حصین بن نمیر نے آواز دی:

اے ابو تمامہ حسینؑ سے کہو کہ عبث مہلت نماز طلب کرتے ہو کہ تمہاری نماز تو بارگاہ خدا میں قبول ہی نہیں ہوگی۔"

www.ShianeAli.com

روایت میں ہے کہ اس لعین بے لگام کا یہ کلام سن کر حبیب ابن مظاہر نے غضبناک ہوکر بآواز بلند فرمایا:

''اے دشمن خدا! تجھ پر خدا کی لعنت۔ خدائے متعال جلد ہی تمہیں آتش جہنم سے معذب کرے۔ یہ تیرا زعم باطل ہے کہ فرزند رسول حسینؑ کی نماز قبول نہ ہوگی اور تجھ ایسے کافر، شراب خور ناپاک کتے کی نماز قبول ہوگی۔

یہ کہہ کر حبیب نے اس کے سینے پر ایسا نیزہ مارا کہ وہ لعین اسی وقت واصل جہنم ہوا۔

''فَقَالَ الْحُسَیْنُ لِذُهَیْرِ بْنِ قَیْنٍ وَسَعِیْدِ بْنِ عَبْدُاللّٰهِ الْجَنَفِیِّ تَقَدَّمَ اِمَامِی حَتّٰی اُصَلِّیَ۔

پس جب امامؑ نے دیکھا کہ یہ ملعون کسی صورت مہلت نماز نہیں دیتے تو زہیر بن قین اور سعید بن عبداللہ حنفی سے فرمایا کہ تم دونوں سعادت مند میرے آگے کھڑے ہو جاؤ کہ میں نماز پڑھ لوں۔

یہ دونوں بزرگوار نہایت خوشی اور مسرت سے ایک دوسرے سے متصل ہوکر آپؑ کے سامنے کھڑے ہوگئے اور آپ نماز میں مشغول ہو گئے۔

جب فوج اشقیاء نے امامؑ کو مشغول نماز پایا تو سب لعین اپنے نیزے اور تیر جانب امام پھینکنے لگے۔ منقول ہے کہ جو تیر اور نیزے اس سمت سے آتا تھا یہ عظیم صحابہ امام مظلومؑ اپنے سینوں پر روکتے تھے۔ اور جب تک امام نماز پڑھتے رہے ان جانثاران امام نے خود کو امام مظلومؑ کے سامنے ڈھال بنائے رکھا اور ایک بھی تیر یا نیزہ مظلوم کربلاؑ تک نہ پہنچنے دیا۔ جب امام نماز سے فارغ ہوئے تو عین اسی وقت سعید بن

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

عبداللہ راہی جنت ہوئے۔ جب ان کے سینہ وناف پر نگاہ کی گئی تو ان کے سینہ مبارک پر ۱۳ تیر پیوست تھے اور نیزہ وشمشیر کے بے شمار زخم ان سے سوا تھے۔ اسی طرح جاب زہیر کے سینہ اقدس پر بھی تیرہ تیر لگے تھے جبکہ نیزہ وشمشیر سے سارا جسم فگار تھے۔ آخر کار یہ جانثار امام بھی قربان خاندان نبوت ہوئے۔

یَا لَیْتَنَا کُنَّا مَعَھُمْ فَنَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ.

Presented by: https://jafrilibrary.com/

☆☆☆☆

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

نویں مجلس

لشکرِ حُر کی سیرابی

عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ اَنَّهُ قَالَ اَیَّمَا مُؤْمِنٍ دَمَعَتْ عَیْنَاهُ دَمْعَةً حَتّٰی تَسِیْلَ عَلٰی خَدِّهٖ لاَ ذٰی مَسَّنَا مِنْ عُدُوِنَا فِیْ الدُّنْیَا بَوَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی مُبَوَّءَ صِدْقٍ فِیْ الْجَنَّةِ ہ

جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جو مومن اس دنیا میں ہم اہل بیتؑ پر ہونے والے جور و ستم پر روئے اور اس کی آنکھ سے آنسو جاری ہو کر رخسار پر ڈھلک جائے تو حق تعالیٰ اس کے عوض اسے ہمیشہ کے لیے جنت عطا کرے گا جو نہایت بہتر اور نفیس مقام ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

فِیْ کُتُبِ الْاَخْبَارِ کَالاِرْشَادِ وَالْبِحَارِ اَنَّهُ لَمَّا سَارَ الْحُسَیْنُ مِنْ مَکَّةَ اِلَی الْعِرَاقِ وَنَزَلَ الثَّعْلَبِیَّةَ سَمِعَ خَبَرَ قَتْلِ مُسْلِمِ بْنِ عَقِیْلٍ"

حدیث کی کتب (مثلاً ارشاد اور بحار الانوار) میں ہے کہ جب امام حسینؑ نے مکہ معظمہ سے عراق کی طرف کوچ فرمایا اور منازل کو طے کرتے ہوئے منزل ثعلبیہ پر پہنچے تو وہاں ایک شتر سوار سے جناب مسلم کے قتل کی افسوسناک خبر سنی۔ یہ خبر سنتے ہی

www.ShianeAli.com

آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ اور فرماتے تھے: خدا رحمت کرے میرے بھائی مسلم پر کہ وہ راہی جنت ہوئے۔ اور جو کچھ ان پر فرض تھا اسے بطریق احسن ادا کر کے گئے۔ وہ امتحان میں مستقل مزاج رہے اور راہ خدا میں شہید ہوئے۔ لیکن ہم پر ابھی یہ بار گراں باقی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے سبک دوش ہونے کی طاقت عطا فرمائے۔"

چنانچہ جب وقت سحر ہوا تو آپؑ نے اپنے یارو انصار سے فرمایا کہ جس قدر ممکن ہو یہاں سے پانی بھر لو اور خود بھی سیراب ہو لو۔ حکم امام کے مطابق اصحاب نے کئی مشکیزے پانی کے بھر لئے اور وہاں سے کوچ کر گئے منزل زبالہ پر پہنچے۔ وہاں کسی نے خبر دی کہ جناب عبداللہ بن یقطر بھی قتل کر دیئے گئے۔ اس خبر کو سن کر بھی امامؑ بہت روئے اور کہا انا للہ وانا الیہ راجعون امامؑ اس ہلاکت خیز خبر کو سن کر فرماتے تھے: "حق سبحانہ، وتعالیٰ عبداللہ بن یقطر کو داخل بہشت کرے، اس کے بعد دعا کی کہ اے پروردگار عالم! میں تیرے حضور دعا گو ہوں کہ تجھے اور میرے شیعوں کو بہشت میں بہترین اور نفیس ترین مقام عطا کرنا اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہ اَمَّا بَعْدُ اَيُّهَا النَّاسُ اَنَّهُ قَدْ نَزَّلَ مِنَ الْاَمْرِ مَا تَرَوْنَ وَاَنَّ الدُّنْيَا قَدْ تَغَيَّرَتْ وَتَنَكَّرَتْ وَاَدْبَرَتْ تَبِعْرُوْنَهَا وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا بِهِ اِلَّا كَعُبَاتِهِ الْاِنَاءِ الاتَرَوْنَ اِلَى الْحَقِّ لَايَعْمَلُ بِهِ وَاِلَا الْبَاطِلِ لَا يَتَنَاهٰى عَنْهُ اِنِّىْ لَا اَرٰى الْمَوْتَ اِلَّا سَعَادَةً وَالْحَيَاتَ مَعَ الظَّالِمِيْنَ اِلَّا بَرَمًا.

پھر آپؑ نے اپنے سب ہمراہیوں کو جمع کیا اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر ایک بلیغ خطبہ پڑھا جس میں فرمایا:

www.ShianeAli.com

"ایھا الناس ! جو بلا ہم پر نازل ہو رہی ہے اس کو تم سب مشاہد کر رہے ہو اور یقیناً اس دنیائے فانی کا رنگ بدلتا ہوا نظر آتا ہے۔ زمانہ کج رفتار ہے اور اس بے وفا دنیا نے امور خیر سے روگردانی اختیار کر لی ہے بلکہ فتنہ و فساد کی طرف راغب ہے۔ اور دنیا میں امور خیر میں سے اس سے زیادہ کچھ باقی رہا جتنی کہ کسی برتن سے پانی گرا دینے کے بعد اس میں تری رہ جاتی ہے۔ تم نہیں دیکھتے کہ اہل دنیا نے امور خیر اور حق کو باطل ترک کر دیا ہے اور ہر شخص باطل کی طرف متوجہ ہے؟ ہر مومن کو چاہیے کہ ایسے وقت میں اپنے پروردگار کی ملاقات کا آرزو مند اور مشتاق رہے اور ان دشمنان دین کے ساتھ زندہ رہنے سے موت کو بہتر جانے"

مجھے معلوم ہوا ہے کہ اہل کوفہ نے ہمارے ساتھ دغا کیا ہے اور میرے بھائی مسلم بن عقیل، ھانی بن عروہ اور عبداللہ بن یقطر کو شہید کر دیا ہے۔ لوگو! ہمارے ان

Presented by: https://jafrilibrary.com/

دوستوں نے ہمارا ساتھ چھوڑ دیا اور ہماری نصرت سے دستبردار ہو گئے۔ پس اب میں تم سب کو برضا و رغبت اجازت دیتا ہوں کہ تم اپنے اپنے گھروں کو واپس لوٹ جاؤ۔ تم میں سے اس معاملے میں کوئی بھی اللہ کے حضور جواب دہ نہ ہوگا۔

راوی کہتا ہے کہ جب ہمراہیوں نے امامؑ سے یہ ہولناک خبر سنی تو بہت سے لوگوں نے آپ کا ساتھ چھوڑ دیا اور ان میں سے اکثر ادھر ادھر کھسک گئے۔ فقط چند نفوس جو مدینہ منورہ ہی سے آپ کے ہمراہ آئے تھے باقی رہ گئے۔ ان لوگوں نے مقام زبالہ پر رات بسر کی۔ صبح وہاں سے کوچ کرنے لگے تو امامؑ نے فرمایا کہ جس قدر ممکن ہو یہاں سے پانی بھر لیجیے امام کے حسب حکم وہاں سے بھی بہت سا پانی بھر لیا گیا اور قافلہ بطن عقبہ سے گزر کر منزل شراف پر پہنچا۔ وہاں سے بھی بہت سا پانی ہمراہ لیا گیا۔ پس جب منزل شراف سے کوچ فرمایا اور آفتاب سر پر آ پہنچا تو اصحاب امامؑ میں سے ایک

www.ShianeAli.com

نے بآواز بلند تکبیر کہی۔

آپ نے صدائے تکبیر سن کر فرمایا: اے سعادت مند! واقعی وہ ذات بزرگ و برتر ہے اور عقل وادراک کے بس میں نہیں کہ اس کی صفات کمالیہ کا احاطہ کریں۔ پر بتاؤ کہ تمہارے اس وقت تکبیر بلند کرنے کا سبب کیا ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ مجھے سامنے کھجور کے درخت بطور آبادی کے نشان کے نظر آرہے ہیں۔ یہ سن کر اصحاب نے عرض کیا: ''اے امام کونینؑ ہم اکثر اس راستے سے آتے جاتے رہے لیکن ہم نے یہاں کھجور کا درخت کبھی نہیں دیکھا۔''

امامؑ نے فرمایا: ''تم سب بھی ذرا غور سے دیکھو کہ کیا چیز نظر آتی ہے'' ان سب نے کہا: ''یا بن رسول اللہ ہمیں گمان ہے کہ یہ سوار چلے آتے ہیں۔ ان کے نیزہ وسنان بلکہ گھوڑوں کے کان تک دکھائی دے رہے ہیں۔''

Presented by: https://jafrilibrary.com/

امام علیہ السلام نے ان سب کے قول کی تصدیق کی اور پھر فرمایا: ''قسم ہے خدائے عزوجل کی، مجھے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ لیکن یہاں کوئی ایسی شے نظر نہیں آتی جسے جائے امن قرار دیں جسے پشت پر رکھ کر اس لشکر سے مقابلہ کریں۔''

اصحابہ نے عرض کیا: ''فرزند رسول! یہ جو ایک سمت سنگریزوں کی بلندسی پہاڑی کی صورت میں نظر آرہی ہے اس کی طرف پشت کر کے لشکر کا مقابلہ کریں۔ لہٰذا ہمیں اس لشکر کے آنے سے پہلے ہی وہاں پہنچ جانا چاہیے۔

چنانچہ امام علیہ السلام نے بائیں جانب واقع اس پہاڑی کی طرف توجہ فرمائی۔ اسی اثنا میں لشکر حُر کے پیش روسپاہی نظر آنے لگے۔ ان کو دیکھ کر ہم نے شاہراہ کو چھوڑ کر ایک اور راستہ اختیار کرلیا۔ جب ان سواروں نے ہمیں شاہ راہ سے دوسری طرف جاتے دیکھا تو انہوں نے بھی ہماری طرف رخ کیا۔ جب ہم اس پہاڑی تک

www.ShianeAli.com

پہنچ گئے اور اہل حرم کے خیمے نصب ہو گئے تو سب قافلے کو وہاں اتروا کر دیکھا کہ حر بن یزید تمیمی ایک ہزار سواروں کے لشکر کے ہمراہ وہاں آ پہنچا ہے اور پر باندھ کر امام کے سامنے تمازت آفتاب میں کھڑا ہوا ہے۔ دوسری جانب فرزند رسول اپنے لشکر ابرار کے درمیان چودھویں کے چاند کی طرح جلوہ گر تھے۔ اور آپ کے اصحاب وانصار ستاروں کی مانند آپ کے گرد جمع تھے۔ جن کے ماتھوں پر سجدوں کے نشان نمایاں تھے اور چہرے نور عبادت سے درخشاں تھے۔ وہ سب کمال ادب کے ساتھ خدمت امام میں سر جھکائے حکم کے منتظر، موت کے لیے آمادہ کھڑے تھے۔

لیکن جب ساقی کوثر کے فرزند نے اپنے سامنے کھڑے لشکر حر کے سپاہیوں اور گھوڑوں کو پیاس سے جان بلب دیکھا تو ان کی شدت حرارت اور تشنگی کے سبب منہ سے باہر نکلی زبانوں کو دیکھ کر رحیم ابن رحیم کا دل بے قرار ہوگیا۔ چنانچہ آپ نے اپنے عزیزوں اور اصحاب باوفا سے فرمایا کہ حر کے لشکریوں اور گھوڑوں کو پانی سے سیراب کرو۔ امام کا حکم پاتے ہی سب رفقا اور عباسؑ واکبرؑ، قاسم، فرزاندن مسلم، عون وجعفر جیسے اقربا نے مشکیزے کاندھوں پر اٹھا کر تمام لشکر حر کو ٹھنڈے میٹھے پانی سے سیراب کیا اور پھر گھوڑوں کو سیراب کرنے کی طرف متوجہ ہوئے۔ منقول ہے کہ ہر گھوڑا جب تین چار بلکہ پانچ مرتبہ خوب پانی پی کر اپنا منہ برتن سے ہٹالیتا تو پھر دوسرے گھوڑے کو پانی سے سیراب کیا جاتا۔ یہاں تک کہ ہزار کے ہزار گھوڑوں کو پانی سے سیراب کیا گیا۔

لیکن مقام گریہ وبکا اور نوحہ وعزا ہے کہ یہی رحیم ابن رحیم اس جنگل بیابان میں جہاں گھاس تک نہ اگتی تھی اور پانی کوسوں دور تھا اپنے کم سن بچوں اور عورتوں کے ہمراہ موجود تھا، اس عالم میں کہ ادنیٰ صبر وتحمل ناگوار تھا اور سامنے ٹھاٹھیں مارتا دریا بہہ رہا تھا، پھر بھی اپنے محسن کو ایک قطرۂ آب تک سے محروم رکھا گیا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

دسویں مجلس

امام مظلومؑ سے حر کی ملاقات

عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ اَنَّہٗ قَالَ اَیُّمَا مُؤْمِنٍ دَمَعَتْ عَیْنَاہُ دَمْعَةً مِنْ اَذًی فِیْنَا حَتّٰی تَسِیْلَ عَلٰی خَدَّیْهِ صَرَفَ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ الْاَذٰی وَ اٰمَنَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنْ سَخَطِهٖ وَ النَّارِ

امام محمد باقرؑ سے روایت ہے جو مومن اس مصیبت پر روئے جو دشمنان دین کی طرف سے ہماری محبت کے سبب اسے پہنچے اور یوں اس کی آنکھ سے آنسو نکل کر رخساروں پر جاری ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس سے غصہ و غضب کو دور کرے گا اور آتش دوزخ سے نجات دے گا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

کتب احادیث مثلاً بحار الانوار اور ارشاد وغیرہ میں منقول ہے کہ جب امام حسینؑ نے مکہ معظّمہ سے عراق کی طرف کوچ فرمایا اور یہ خبر ابن زیاد کو پہنچی تو اس ملعون نے اسی وقت حصین بن نمیر کی سربراہی میں چار ہزار کا لشکر آپؑ کو روکنے کے لیے بھیجا۔ جب یہ لشکر منزل قادسیہ پر پہنچا تو یہ وہاں مقیم ہوا اور حر بن یزید تمیمی کو ایک ہزار سوار کے ہمراہ مکہ معظّمہ کی طرف روانہ کیا گیا۔ اسے حکم تھا کہ جہاں تمہیں امام حسینؑ ملیں انہیں قید کر لینا۔ حر کی قیادت میں آنے والی اس سپاہ کی جب امام عالی مقام سے ملاقات ہوئی تو سب نے آپ کو سلام عرض کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دیا۔ اور پوچھا کہ اے شخص! تو

www.ShianeAli.com

کون ہے؟ حر نے کہا۔ مجھے حر تمیمی کہتے ہیں۔ آپ نے پوچھا اے حر تو اس لشکر کے ہمراہ ہماری نصرت کی غرض سے آیا ہے یا ہم سے جنگ کرنے کے لیے؟ حر نے جواب دیا میں ابن زیاد کے حکم سے آپ کو روکنے کے لیے آیا ہوں۔ یہ سن کر امام نے فرمایا۔

لاَحَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ فَبَیْنَا اِذْ حَضَرَتْ صَلٰوةُ الظُّهْرِ فَاَمَرَ بِالاَذَانِ فَخَرَجَ فَقَالَ لِلْحُرِّ اَنْتَ تُصَلِّی بِاَصْحَابِکَ قَالَ لاَ بَلْ نُصَلِّیْ مَعَکَ فَصَلّٰی بِهِمْ ثُمَّ دَخَلَ

پس حر سے ایسا ناگوار کلام سن کر امام خیمہ حرم میں داخل ہوگئے۔ اور جاتے ہوئے موذن کو حکم دیا کہ نماز ظہر کی اذان کہے۔ مؤذن اذان سے فارغ ہوا تو آپ خیمے سے برآمد ہوئے دیکھا کہ حر بھی اپنے لشکر کے ساتھ نماز کے لیے آمادہ ہے آپ نے حر سے دریافت کیا کہ کیا تم علیحدہ نماز پڑھو گے؟ حر نے کہا کہ میری کیا مجال ہے کہ آپ کے ہوتے ہوئے علیحدہ نماز پڑھوں۔ چنانچہ حضرتؑ نے دونوں لشکروں کو نماز پڑھائی اور اس کے بعد خیمہ اقدس میں داخل ہوگئے۔ جب نماز عصر کا وقت ہوا تو آپ دوبارہ خیمہ سے برآمد ہوئے اور اصحاب سے ارشاد فرمایا کہ آمادۂ کوچ رہو۔ اور ساتھ ہی مؤذن کو حکم اذان دیا اور پھر دونوں لشکروں کو نماز عصر پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ لشکر حر کی طرف متوجہ ہوئے اور حمد وثنائے الٰہی نیز نعت رسول مقبول کے بعد ایک بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد گویا ہوئے۔

اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ لَمْ اٰتِکُمْ حَتّٰی اَتَتْنِیْ کُتُبُکُمْ بِاَنَّ لَکَ مَا لَنَا وَ عَلَیْکَ مَا عَلَیْنَا فَاِنْکُنْتُمْ عَلٰی ذٰلِکَ فَقَدْ اَتَیْتُکُمْ وَاِنْکُنْتُمْ کَارِهِیْنَ قُدُوْمِیْ اِنْصَرَفْتُ عَنْکُمْ

اے لوگو! یقین جانو کہ میں اپنے آپ یہاں نہیں آیا بلکہ جب تم لوگوں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

کے خطوط مجھے بار بار پہنچے کہ ہم آپ کے تابع فرمان اور دوست ہیں
اور آپ کا دشمن ہمارا دشمن ہے۔ تو میں تمہارے کہنے پر یہاں آیا ہوں
اب اگر تم میرے یہاں آنے سے ناراض ہو تو بتاؤ کہ میں آگے
بڑھوں یا یہیں سے پھر جاؤں۔

حر نے یہ سن کر عرض کیا۔ اے فرزند رسول! فدوی کو ان خطوط کی کچھ خبر نہیں ہے کہ کس نے آپ کو یہ خطوط لکھے ہیں میں تو ابن زیاد کا ملازم ہوں۔ مجھے تو حکم ہے کہ جونہی آپ سے میری ملاقات ہو آپ کو کہیں اور نہ جانے دوں بلکہ ابن زیاد کے پاس پہنچاؤں۔"

جب امام عالی مقام نے حر کا یہ بیان سنا تو فرمایا: حر یہ کیسے ممکن ہے کہ میں قید ہو کر تمہارے ساتھ اس بدنہاد کے دربار میں جاؤں۔ میرے نزدیک اس کے موت بہتر ہے۔" اس کے بعد آپ نے اپنے احباب سے فرمایا کہ سوار ہو جاؤ ہم یہاں سے روانہ ہوتے ہیں۔ جب اصحاب باوفا اور اہل حرم نے وہاں سے چلنے کا ارادہ کیا تو حر مانع ہوا اور روکنے لگا۔ امامؑ کے یار و انصار کو اس کی یہ جسارت بہت ناگوار گزری اور ارادہ کیا کہ ان تمام کو واصل جہنم کر دیں لیکن یہ سوچ کر کہ یہ جنگ وجدل امام عالی مقام کو ناگوار نہ گزرے، اس فعل سے باز رہے۔ امام نے جب اس کی بات سنی تو چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا اور فرمایا: اے حر! تیری ماں تیرے ماتم میں بیٹھے۔ تمہارا کیا ارادہ ہے؟ اور تو کیا چاہتا ہے؟ حر غصے سے کانپنے لگا لیکن امام کے ادب وآداب کے پاس کے تحت کہنے لگا: اے فرزند رسول! اگر کوئی اور شخص میری ماں کا ذکر اس طرح کرتا تو میں بھی اسے یہی جواب دیتا۔ گو اس پر میرا کچھ بھی نقصان ہو جاتا۔ لیکن آپ کی والدۂ گرامی خاتون جنت اور سیدۃ النساء العالمینؑ ہیں۔ کسی کی کیا مجال کہ ان کا نام بغیر طہارت اور بے وضو اپنی زبان پر لا سکے۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

حضرت نے فرمایا: حر! پھر تو ہمیں روکنا کیوں چاہتا ہے۔ حر نے عرض کیا: فرزند رسول! میرا مقصود صرف آپ کو ابن زیاد کے پاس لے کر جانا ہے اور آپ کو کسی دوسری طرف نہیں جانے دینا۔

امام نے فرمایا: خدائے عزوجل کی قسم! میں ہرگز قید ہو کر تمہارے ساتھ اس ملعون کے پاس نہ جاؤں گا۔"

حر نے عرض کیا: "فرزند رسول! بخدا میں بھی آپ کو کسی اور طرف نہ جانے دوں گا۔"

پس حر اور امام میں اسی طرح سے کچھ دیر بات چیت ہوئی اور آخر کار جب حر نے دیکھا کہ امام کسی صورت بھی ابن زیاد کے پاس جانے کے لیے تیار نہیں تو مجبوراً عرض کیا۔ فرزند رسول! اگر آپ ابن زیاد کے پاس جانے کو تیار نہیں تو پھر ایسا راستہ اختیار کریں جو نہ کوفہ کو جاتا ہو اور نہ مدینہ کو تا کہ میں کچھ عذر کر سکوں۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com/

منقول ہے کہ امامؑ نے حر کی اس درخواست کو قبول فرمایا اور عذیب و قادسیہ کی طرف رخ کیا۔ حر یہیں ٹھہر رہا جبکہ امامؑ زمین نینوا پر پہنچے۔ جب آپ زمین نینوا پر پہنچے تو جس گھوڑے پر آپ سوار تھے وہ ٹھہر گیا۔ ناچار امام دوسرے گھوڑے پر سوار ہوئے لیکن وہ بھی پہلے گھوڑے کی طرح ایک قدم آگے نہ بڑھا۔ مقتل ابو مخنف کی روایت کے مطابق امام نے چھ گھوڑے بدلے اور چاہا کہ کوئی ان میں سے آگے بڑھے لیکن کسی نے ایک قدم بھی آگے نہ رکھا۔ اس وقت امام نے وہاں کے باشندوں سے پوچھا کہ اس زمین کا نام کیا ہے؟

انہوں نے عرض کیا: "فرزند رسول! آپکو اس زمین کے نام سے کیا مطلب ہے۔ مناسب یہی ہے کہ آپ کچھ نہ پوچھیے اور جس طرح ہو سکے آگے بڑھ جائیں۔

www.ShianeAli.com

یہ سن کر امام نے ان سے فرمایا: "تمہیں خداوند دو جہان اور رسول انس و جان کی قسم مجھے اس زمین کے نام سے آگاہ کرو جب حضرت نے بہت اسرار کیا تو سب نے عرض کیا۔

"فرزند رسول! اس سرزمین کو صحرائے نینوا کہتے ہیں" یہ سن کر امام نے فرمایا: "اس کا کوئی اور نام بھی ہے؟" انہوں نے عرض کیا: "اسے شط فرات بھی کہتے ہیں" پھر حضرت نے فرمایا' ان دو ناموں کے علاوہ بھی کوئی نام اس زمین کا مشہور ہے۔

لوگوں نے عرض کیا: اسے کربلا بھی کہتے ہیں۔

جب امام عالی مقام نے اس صحرا کا نام کربلا سنا تو ٹھنڈی آہ بھر کر فرمایا: ایک مشت خاک اس زمین کی مجھے اٹھا کر دو۔ حسب حکم ایک مٹھی خاک اٹھا کر آپ کو دی گئی۔ امام نے اس خاک کو ہاتھ میں لے کر دوسرا ہاتھ اپنی جیب میں ڈالا اور ایک مشت خاک نکالی اور فرمایا' یہ وہ خاک ہے کہ جب میں پیدا ہوا تھا تو اسی رات جبرئیلؑ بحکم Presented by: https://jafrilibrary.com/ خدائے جلیل یہ خاک میرے جد امجد کے پاس لے کر آئے تھے۔ اور جبرئیلؑ نے میرے نانا سے عرض کیا' اے رسول خدا! یہ اس زمین کی خاک ہے جہاں اس شہزادے کی قبر مبارک بنے گی۔ پھر فرمایا یہ خاک اس خاک سے ملتی ہے۔ خدا کی قسم یہ زمین واقعی کرب و بلا ہے۔ یہ وہ جگہ ہے کہ جس جگہ میں شہید ہوں گا اور اپنے خون میں غلطاں ہوں گا اور اسی سرزمین پر ہماری حرمت کو برباد کیا جائے گا اور اسی سرزمین پر ہمارے سروں کو جسموں سے جدا کر کے نیزوں پر بلند کیا جائے گا۔ اور ہمارے لاشے کئی روز تک بے گور و کفن پڑے رہیں گے۔ یہ سب مصائب عنقریب رونما ہونے والے ہیں۔

یہ کہہ کر امام مظلوم گھوڑے سے اترے اور اسی سرزمین پر خیمہ بپا کیے۔

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ وَ سَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَىَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُوْنَ.

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

گیارہویں مجلس

امام مظلومؑ کا کربلا میں ورود

عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ الصَّادِقِ اَنَّهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَهُ فَذَكَرَ اَحَدٌ مِنَّا الْحُسَيْنِ فَبَكَى الصَّادِقُ وَ بَكَيْنَا مَعَهُ

امام جعفر صادقؑ کے بعض اصحاب سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا ایک روز ہم سب خدمت امامؑ میں حاضر تھے۔ اتفاقاً ہم میں سے کسی شخص نے امام حسینؑ کا ذکر کیا۔ پس آپؑ کا اسم مبارک سن کر امام صادقؑ رونے لگے۔ ہم سب بھی ان کے ہمراہ گریہ کرنے لگے۔ کچھ دیر کے بعد امام صادق نے سر اقدس بلند کیا اور فرمایا کہ جناب امام حسینؑ نے فرمایا کہ میں وہ شہید راہ خدا ہوں کہ جو حالت بے کسی اور نہایت کرب و ملال سے شہید کیا گیا۔ اور میں وہ مظلوم ہوں کہ جس مومن کے سامنے مجھ بے کس کا ذکر ہوگا تو بے اختیار وہ شخص میری مصیبت پر اشک بار ہوگا۔ پس جو مومن کسی مصیبت میں مبتلا ہوگا اور میری زیارت کے لیے آئے گا مجھ پر واجب ہے کہ میں اس کے لیے دعا کروں۔ اور اللہ تعالیٰ میری دعا کے سبب اسے اس رنج و مصیبت سے نجات دے گا۔ یہاں تک کہ وہ شخص خوش و خرم اپنے اہل و عیال سے جا ملے گا۔

حدیث میں آتا ہے جب امامؑ نے منزل ثعلبیہ سے کوچ فرمایا تو راستے میں حر بن یزید تمیمی ایک ہزار سواروں کے ساتھ ان کے آگے حائل و معترض ہوا۔ اس نے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

امام کو روکا تو امامؑ نے پوچھا کہ اے شخص تمہیں ہم سے کیا مطلب ہے؟ اس نے کہا کہ میں عبداللہ بن زیاد کی طرف سے مامور ہوں۔ اس کا حکم ہے کہ جہاں بھی آپؑ سے ملاقات ہو آپ کو لے کر اس کے پاس پہنچوں۔ یہ سن کر حضرت نے فرمایا: اے حر یہ ہرگز ممکن نہیں کہ تو مجھے عبداللہ بن زیاد کے پاس لے جائے اور میں تیری قید میں اس کے دربار میں پہنچ جاؤں۔ خدائے عزوجل کی قسم کہ اس ننگ و عار کی زندگی سے میرے نزدیک مرجانا بہتر ہے۔ جب حر نے دیکھا کہ حضرت کسی طرح میرا کہنا قبول نہیں کرتے تو کہنے لگا کہ حضرت اگر آپ ابن زیاد کے پاس نہیں جانا چاہتے تو آپ وہ راستہ اختیار کریں جو نہ کوفہ کو جاتا ہو اور نہ مدینہ کو۔ اس طرح شاید اللہ تعالیٰ مجھے آپکے سامنے رکاوٹ بننے کے جرم سے نجات دے اور ناراضگی خدا کا باعث نہ بنے۔

پس امامؑ نے حر کی اس پیشکش کو قبول کیا اور اصحاب سے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اس راستے کے علاوہ بھی کوئی راستہ جانتا ہے؟ طرماح بن عدی نے عرض کیا: فرزند رسول! میں اس مشہور راستے کے علاوہ بھی ایک راستہ جانتا ہوں۔ پس طرماح نے لشکر کی رہنمائی کی اور آپ نے وہی راہ اختیار کی اور حر بھی آپ کے ساتھ ساتھ چلا۔ جب امام زمین نینویٰ پر پہنچے تو دیکھا کہ ایک شخص اونٹ پر سوار کوفہ کی جانب سے چلا آرہا ہے۔ اسے آتا دیکھ کر سب ٹھہر گئے۔ جب وہ نزدیک پہنچا تو اس نے حر اور لشکر حر کو سلام کیا۔ پھر اس نے حر کو ابن زیاد کا خط جس میں اس نے لکھا ہے کہ جس جگہ پر تمہیں میرا یہ خط ملے اسی جگہ پر امام کو روکنا اور کسی اور سمت نہ جانے دینا۔ اور ایسے صحرا میں ٹھہرانا جہاں نہ پانی ہو اور نہ سبزہ و آبادی۔

امامؑ نے یہ سن کر حر سے فرمایا: اے شخص تم پر وائے ہو، ہمیں یہاں نہ روک اور اتنا آگے بڑھنے دے کہ ہم قریب واقع قریوں یعنی نینویٰ اور غاضریہ میں اتر

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

جائیں۔

حر نے عرض کیا: خدائے عزوجل کی قسم میں آپ کو اس کی اجازت ہرگز نہ دوں گا۔ کیونکہ یہ آنے والا سوار ابن زیاد کی طرف سے مجھ پر جاسوس مقرر کیا گیا ہے۔ اور اب میں اپنے امیر کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا۔

راوی کہتا ہے کہ حر کی اس ممانعت کو امام عالی مقام خاطر میں نہ لائے اور آگے جانے کے لیے گھوڑے کو مہمیز لگائی۔ لیکن آپ کا گھوڑا کسی صورت میں بھی آگے قدم نہ اٹھاتا تھا۔ چنانچہ آپ نے وہاں کے باشندوں سے اس سرزمین کا نام پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: اسے کربلا کہتے ہیں'' کربلا کا نام سنتے ہی آپ نے فرمایا کہ یہیں خیمے نصب کر دیئے جائے۔ ہمارا سفر اختتام کو پہنچا اور عنقریب ہم مصائب وبلا سے دوچار ہونے والے ہیں۔ یہی مقام ہمارا مقتل اور مدفن ہوگا۔ چنانچہ وہیں خیمے نصب کر دیئے گئے اور اہل حرم سواریوں سے اتر آئے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

مقتل ابو مخنف میں منقول ہے کہ جب امام زمین کربلا پر پہنچے تو اسی وقت ابن زیاد کا ایک خط امامؑ کے پاس پہنچا جس میں تحریر تھا۔

''فرزند رسول مجھے یزید حاکم شام کا حکم پہنچا ہے کہ جب تک آپ کو قتل نہ کرلوں نہ سیر ہو کر کھانا کھاؤں اور نہ تکیہ پر سر رکھ کر سوؤں یا یہ کہ آپ میرے اور یزید کے اطاعت گزار بن جائیں۔ راوی کہتا ہے کہ جب امام دو جہاں اس خط کے مضمون سے واقف ہوئے تو اسے پھاڑ کر زمین پر پھینک دیا اور نامہ بر کو کچھ جواب نہ دیا۔

اہل نینوا اور بعض علماء نے روایت کی ہے کہ جب شہزادہ کونین زمین کربلا میں وارد ہوئے تو اسی وقت وہاں کے رہنے والوں کو جو اس زمین کے مالک تھے اپنے حضور طلب فرمایا: وہ حاضر خدمت ہوئے تو ارشاد فرمایا: ''ہم نے تمہیں اس لیے بلایا ہے کہ

www.ShianeAli.com

ہمیں اس سرزمین کی آب وہوا بہت پسند آئی ہے۔ ہمارا جی چاہتا ہے کہ اگر تم اسے ہمارے ہاتھ فروخت کردو تو ہم اس جنگل کو آباد کریں، اس کو اپنا مسکن بنائیں اور یہیں رہائش اختیار کریں۔ اور یہی امر ہماری خوشنودی کا باعث ہے۔

جب یہ مالکان آپ کے یہاں قصد امامت سے واقف ہوئے تو عرض کرنے لگے: اے فرزند رسول ہم آپ پر قربان، یہ زمین آپ ہی کی ہے اور آپ خود مالک ومختار ہیں۔ لیکن عرض کرتے چلیں کہ ہم اپنے آباؤ اجداد سے سنتے چلے آئے ہیں کہ جناب آدم ونوح وابراہیم اور دیگر انبیاء واوصیاء میں سے جوکوئی اس سرزمین پر پہنچا ہے تو وہ ضرور کسی نہ کسی عظیم مصیبت میں مبتلا ہوا ہے۔ چنانچہ ہم عرض پرداز ہیں کہ آپ مع اپنے یارو انصار کے کسی اور جانب کوچ فرمائیں کہیں خدانخواستہ آپ بھی کسی مصیبت میں گرفتار ہو جائیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

امامؑ عالی مقام نے اہل نینویٰ وغاضریہ کی یہ گفتگو سنی تو فرمایا: تم نے ہماری محبت اور اپنی دینداری کے سبب جو مناسب تھا کہا۔ لیکن ہم حکم خدا کے سامنے مجبور ہیں کیونکہ جس روز سے اس ذات نے زمین وآسمان کو انس وجاں کا مسکن قرار دیا ہے اس پرکر بلا صحرا کو ہمارا مسکن ٹھہرایا ہے اس لیے اس کے سوا کچھ چارہ نہیں کہ ہم اسی جنگل میں مقیم ہوں اور اس زمین کو آباد کریں طویل گفتگو کے بعد آپ نے ان زمینداروں سے برضا ورغبت چار میل تک کا قطعہ زمین ساٹھ ہزار کے عوض خرید کیا۔ جو آج آپ اور آپؑ کے ساتھی شہداء کی برکت وشفا سے مملو ہے۔ آپ نے اس زمین کو خرید فرمانے کے بعد بطور تصدق اسے انہی زمینداروں کو ہبہ کر دیا۔ آپ نے اس ہبہ کے لیے دو شرائط مقرر فرمائیں۔ ایک یہ کہ بعد از شہادت میری اور میرے اصحاب کی قبریں اسی زمین میں بنانا اور کبھی اس زمین پر زراعت نہ کرنا تاکہ ایسا نہ ہو کہ کھیتی باڑی سے قبروں

www.ShianeAli.com

کے نشان مٹ جائیں۔اور دوسری یہ کہ جوزائرین ان قبروں کی زیارت کے لیے آئی انہیں ہماری قبروں کے نشان بتا دینا اور ان زائرین کو تین شب و روز تک اپنا مہمان ٹھہرانا، تاکہ سفر کی زحمت سے راحت وآرام ملے اور کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔

پس وہ سب ایفائے شرائط کے اقرار کے ساتھ اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے۔

راوی کہتا ہے کہ یہ سب امور وشرائط اہل نینویٰ سے دومحرم الحرام کو طے ہوئیں پس ہم قربان ہوں اس امام مظلوم پر کہ جو اس صحرائے کربلا کوخریدنے کے بعد صرف سات روز تک زندہ رہے اور اسی مصیبت میں لشکر اعدائے آپ کا محاصرہ کرلیا اور کئی روز تک پانی اور راہ روانگی کو بند رکھا۔ جب محرم کی دسویں تاریخ آئی تو اقرباء وانصار کی شہادتوں کے بعد امام مظلومؑ کو بھی تشنگی میں مثل گوسفند شہید کردیا گیا اور ہاتف غیبی نے آواز دی۔ اے اہل عالم آگاہ رہو کہ سید المرسلین کا فرزند تیغ بے دریغ سے زمین کربلا پر شہید کردیا گیا ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

یہ خبر سنتے ہی ان زمینداروں نے اپنے عمامے سروں پر سے اتار پھینکے اور اپنے گریبان چاک کرکے اپنے منہ پیٹنے لگے۔ وہ بے تابانہ رو رو کر کہتے تھے۔ اے فرزند محمدؐ وعلیؑ ! ہمیں اس بات کی خبر نہ تھی کہ آپ اس سرزمین کو اس اہتمام وشرائط سے خرید رہے ہیں کہ کل سات یوم زندہ رہنے کے بعد غربت و بے کسی کے عالم میں شہید کردیئے جائیں گے۔ کاش ہم آپ کے عوض اپنی جانیں قربان کردیتے اور آپؑ کی شہادت کی خبر نہ سنتے۔

آپؑ کی شہادت کے دوسرے روز یعنی گیارہ محرم کو عمر سعد کے لشکر نے اپنے نجس کشتوں کو دفن کیا کوفہ کی جانب کوچ کرگیا۔ اس وقت بن اسد کے مرد اور عورتیں

www.ShianeAli.com

پریشان حال روتے پیٹتے لاشہ مظلوم پر پہنچے۔ انہوں نے امام مظلوم کے پارہ پارہ اعضاء کو جمع کر کے اس بے سر لاش پر نماز جنازہ پڑھی اور پہلے سے بہ اعجاز بنی ہوئی قبر میں دفن کر دیا۔ اس قبر میں آپ کے نام کی لوح بھی پڑی تھی جس پر مرقوم تھا۔

هٰذَا قَبْرُ حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

یہ حسین ابن علیؑ کی قبر ہے آپ کو دفن کرنے کے بعد ان سعادت مندوں نے ایک گہرا گڑھا کھود کر آپ کے یار و انصار کو اس گڑھے میں اکٹھا دفن کر دیا اور اوپر مٹی ڈال کر زمین برابر کر دی۔ اس کے بعد انہوں نے ہم شکل پیغمبر شہزادہ علی اکبرؑ کی لاش کو امام حسین کے پائین پا دفن کیا اور اس کے بعد حضرت عباسؑ علمدار کو راہ غاضریہ پر کہ جس جگہ وہ شہید ہوئے تھے دفن کیا۔ اس اجمال کی تفصیل اپنے موقع و محل پر آئندہ مجالس میں بیان کی جائے گی۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلِبٍ يَنْقَلِبُوْنَ.

☆☆☆☆

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

بارہویں مجلس

شبِ عاشور کے مختصر حالات و واقعات

رُوِیَ فِی الْکُتُبِ الْمُعْتَبَرَۃِ کَالْبِحَارِ وَغَیْرِہٖ عَنْ اِبْنِ وَھَبٍ اَنَّہٗ قَالَ دَخَلْتُ یَوْمَ عَاشُوْرَا اِلٰی دَارِ الْاِمَامِیْ وَسَیِّدِیْ جَعْفَرِ الصَّادِقِ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَرَاَیْتُہٗ سَاجِدًا۔

بحار الانوار جیسی معتبر کتب میں ابن وہب سے منقول ہے کہ میں ایک دفعہ روز عاشور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے درِ اقدس پر حاضر ہوا۔ میں نے انہیں سجدے کی حالت میں مصروف عبادت پایا۔ آپؑ نے سجدے کو بہت طول دیا اور گریہ و زاری کرتے ہوئے اپنے خالق سے راز و نیاز میں مشغول رہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

آپ بارگاہ ایزدی میں ان الفاظ میں اپنی اطاعت کا اظہار کر رہے تھے:

''میں اس قادر مطلق کے سامنے سجدہ ریز ہوں جس نے ہم اہل بیتؑ رسولؐ کو بزرگی اور فضیلت سے سرفراز کیا۔ ہمیں اپنے فضل و کرم سے لوگوں کا شفیع بنایا، ہمیں سابقہ انبیاء کا وارث بنایا، ہم پر نبوت و رسالت کا اختتام فرمایا۔ ہمیں کَانَ وَیَکُوْنَ کا علم عطا فرمایا اور مومنین کے دلوں کو ہماری طرف مائل فرمایا۔''

پھر فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِزُوَّارِ اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ الْحُسَیْنِ الَّذِیْ اَنْفَقُوا

www.ShianeAli.com

اَمْوَالَهُمْ فِیْ مُحَبَّتِهٖ"

"اے میرے اللہ! مجھے اور امام حسینؑ کی قبر اطہر کی زیارت کرنے والوں کو بخش دے جنہوں نے اپنے اموال امام حسینؑ کی محبت میں خرچ کیے، اور ان کی اطاعت میں اپنے ابدان کو لاغر کیا۔ خدایا! تو انہیں اپنی خوشنودی سے سرفراز فرما اور انہیں ہر ظالم کے شر سے محفوظ رکھ۔ اے مالک حقیقی! انہیں شیطان کے شر سے محفوظ فرما۔ انہیں اپنے انعامات واکرام سے بہرہ ور فرما۔ اے میرے معبود! ان چہروں پر اپنی رحمت نازل فرما جو ہماری محبت میں آفتاب کی تمازت سے متغیر ہو گئے ہیں"

"وَارْحَمْ تِلْکَ الْخُدُوْدَ الَّتِیْ تَقَلَّبَتْ عَلٰی قَبْرِ جَدِّی الْحُسَیْنؑ وَارْحَمْ تِلْکَ الْاَعْیُنَ الَّتِیْ جَرَتْ دُمُوْعُهَا رَحْمَةً"

Presented by: https://jafrilibrary.com/

"اے رحیم! ان رخساروں پر رحم فرما جو میرے جد بزرگوار کی قبر مطہر پر رکھے گئے ہیں اور ان آنکھوں پر رحم فرما جنہوں نے ہم اہل بیتؑ کے غم میں آنسو بہائے ہیں۔ خدایا! جنہوں نے ہم پر گریہ و بکاء کیا میں ان کی جانوں اور بدنوں کو تیری پناہ میں دیتا ہوں۔ جس روز تمام لوگ پیاس کی شدت سے نڈھال ہوں گے ان کو آب کوثر سے سیراب فرمانا۔ اے حقیقی محافظ! میں امام حسینؑ کے زائرین کو تیری حفاظت میں دیتا ہوں ان سب کو بہشت میں داخل فرما، ان پر حساب و کتاب کا مرحلہ آسان فرما۔ تو بڑا مہربان ہے۔

وہب کہتے ہیں کافی دیر تک امام جعفر صادقؑ سجدہ میں امام حسینؑ کے ذاکرین کے لیے دعائیں فرماتے رہے۔ جب آپؑ نے سجدہ سے سر اٹھایا تو میں نے دست بستہ سلام کیا اور عرض کیا اے ہادی برحق اس آہ و بکاء کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا: "اے وہب! کیا تو آج کے دن کی مصیبت سے آگاہ نہیں کہ اس دن میرے جد بزرگوار

www.ShianeAli.com

دشمنان دین کے ہاتھوں بے جرم و خطا شہید ہوئے'' میں نے عرض کیا: ''اے میرے آقا مجھے آج کیا کرنا چاہیے'' تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''زُرِ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ بَعِيْدٍ اَقْصٰى وَمِنْ قَرِيْبٍ اَدْنٰى وَجَدِّدْ عَلَيْهِ الْحُزْنَ وَالْعَزَاءَ'' اے وہب دور یا نزدیک جہاں سے تیرے لیے ممکن ہو امام حسینؑ کی زیارت بجا لا اور امام حسینؑ کے غم میں گریہ وزاری کر''

میں نے عرض کیا: یا بن رسول اللہؐ! امام حسینؑ کے زائرین کے لیے آپ کی زبان اقدس سے ابھی جو دعا میں نے سنی ہے مجھے یقین ہے کہ اگر ایسی دعا کسی ایسے عاصی شخص کے لیے (جو خدا تعالیٰ کی معرفت نہ رکھتا ہو) بھی کی جائے تو آتش جہنم اس کو بھی نہیں چھوڑے گی۔ خدا کی قسم وہ دعا سننے کے بعد میرے دل میں اتنا اشتیاق بڑھا ہے کہ میں حج بیت اللہ سے پہلے قبر حسینؑ کی زیارت کرنا چاہتا ہوں'' آپؑ نے فرمایا:

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اس سے قبل ان کی قبر اطہر کی زیارت نہ کرنے کا کیا سبب تھا؟'' میں نے عرض کیا: یا بن رسول اللہ! اس دعا کے سننے سے پہلے مجھے ان کے زوار کی عظمت و منزلت کے بارے میں اس قدر معلوم نہ تھا'' آپ نے ارشاد فرمایا:

''اے وہب! اَنَّ الَّذِیْ یَدْعُوْ لِزُوَّارِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَكْثَرُ فِی السَّمَاءِ وَيَدْعُوْالَهُمْ فِی الْاَرْضِ. ''زمین کی نسبت زائرین کے لیے دعا کرنے والے آسمان پر زیادہ ہیں۔ پس اے وہب! کبھی ان کی زیارت کی بجا آوری کو ترک نہ کرنا کیونکہ جو اس کام کو چھوڑے گا مرنے کے بعد وہ سخت حسرت کے ساتھ شرمندہ ہوگا اور وہ کہے گا کاش میری قبر مجھے نکال کر باہر پھینک دے تاکہ میں امام مظلومؑ کی قبر اطہر کی زیارت بجا لاؤں''

یہ فرما کر آپؑ بہت روئے یہاں تک کہ آپ کی ریش مبارک آنسوؤں سے

www.ShianeAli.com

تر ہوگئی۔ پھر فرمایا ''بہت خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو آپ کی زیارت کرتے ہیں آپ کی مصیت پر آنسو بہاتے ہیں۔ پس جب آپ کے مصائب پر رونے والوں کے یہ عالی درجات ہیں تو بھلا وہ لوگ کتنے خوش قسمت ہوں گے جنہوں نے روز عاشور امام حسینؑ پر ان کی محبت میں اپنے اہل و عیال کی فکر نہ کی اور اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ اور وہ ایک دوسرے پر سبقت لے کر اپنا جسم تیروں اور تلواروں کے سامنے پیش کرتے تھے۔ بھلا کون ان کے درجات کا احاطہ کرسکتا ہے۔''

ابو مخنف، لہوف اور ارشاد مفید میں امام زین العابدینؑ سے روایت ہے کہ شب عاشور امام حسینؑ نے اپنی اولاد اور تمام اعوان وانصار کو اپنے پاس بلایا اگرچہ اس وقت میں بہت علیل تھا لیکن یہ جاننے کے لیے کہ امامؑ نے ان سب کو کیوں بلایا ہے؟ میں گرتا پڑتا آپؑ کی خدمت میں پہنچا۔ میں نے سنا کہ آپؑ ان سے فرمارہے تھے۔ یَا

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اَهْلَ الْوَفَاءِ اِنِّی عَلَی اللّٰهِ اَحْسَنَ الثَّنَا وَاَحْمَدُهُ عَلَی السَّرَّا وَالضَّرَّأَ''

''اے اہل وفا! میں اس مالک و خالق کی ثنا اور حمد کرتا ہوں جو نفع اور ضرر دینے پر قادر ہے'' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ''اے لائق حمد میں تیرا اس عظیم نعمت پر شکر بجالاتا ہوں جو تو نے ہم اہل بیتؑ کو شرافت و بزرگی کی صورت میں عطا فرمائی۔ ہم کو تمام عالمین پر فضیلت بخشی' ہمیں، نبوت، امامت اور کرامت عطا فرمائی۔ ہمیں علوم قرآن اور سابقہ ادیان سے آگاہ فرمایا۔ ہمیں اولین و آخرین کے علوم سے سرفراز فرمایا۔ ہمیں قلب سلیم اور چشم بینا عطا فرمائے۔ اے اللہ! ہم پر مزید رحمات کا نزول فرما''

پھر فرمایا: فَاِنِّی لَا اَعْلَمُ اَصْحَابًا اَوفٰی مِنْ اَصْحَابِی......

''میں جانتا ہوں کہ جتنے وفادار ساتھی اور باتقویٰ اصحاب اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائے ہیں سابقہ انبیاء و مرسلین اور اوصیاء میں سے کسی کو اتنے وفادار

www.ShianeAli.com

ساتھی نصیب نہیں ہوئے۔

پس جو وفاداری اور جانثاری تم نے دکھائی ہے اور میرے ساتھ مروت اور وفا کا اظہار کیا ہے اللہ تعالیٰ تمہیں اس کے بدلے جزائے خیر عطا فرمائے۔

اے اصحاب وفا! ان اشقیاء سے اب خیر کی کوئی توقع نہیں۔ دن بہ دن ان کے مظالم بڑھتے جائیں گے۔ پس میں تم سب عزیز و اقارب اور باوفا ساتھیوں کو کامل رضا و رغبت سے اجازت دیتا ہوں کہ اپنی جانیں بچا کر تاریکی شب میں جس طرف جانا چاہو جاسکتے ہو۔ میں تم سے ناراض یا ناخوش نہیں ہوں گا۔ سید ابن طاؤس نے ان الفاظ میں اس روایت کو نقل کیا ہے کہ اس تاریک رات کے اندھیرے میں نہ صرف تم خود چلے جاؤ بلکہ میرے اہل بیت میں سے بھی ایک ایک کو اس مصیبت سے نکال کر اپنے ساتھ لے جاؤ۔ یہ ظالم لوگ صرف میرے قتل کے درپے ہیں"

Presented by: https://jafrilibrary.com/

یہ سن کر آپ کے اصحاب باوفا اپنے جذبات کے اظہار کے لیے بے تاب تھے۔ لیکن آپ کے اعزہ و اقرباء کی عظمت و جلالت کے باعث خاموش تھے۔ چنانچہ آپ کے بھائی بھانجے اور بھتیجے آگے بڑھے اور عرض کیا: "اے امام اوّلین و آخرین! خدا کی قسم ہم آپ کو نرغہ اعداء میں چھوڑ کر جانے والے نہیں اور خدا ہمیں وہ دن نہ دکھلائے کہ ہم آپؑ کی جان سے اپنی جان کو عزیز رکھیں بلکہ ہم اپنی جانیں آپ کے قدموں پر فدا کریں گے۔ آپ کے سامنے آپ کے دشمنوں سے لڑ کر اپنی جانیں فدا کریں گے۔ خدا ہمیں ایسی زندگی نہ دے کہ ہم زندہ ہوں اور آپ شہید ہو جائیں"

منقول ہے کہ سب سے پہلے جس ہستی نے یہ الفاظ کہے وہ آپ کے بھائی حضرت عباس علمدارؑ تھے پھر آپ کے بھتیجوں اور بھانجوں نے یہ الفاظ دہرائے۔

راوی کہتا ہے کہ جب امام مظلوم نے یہ کلام وفا سنا تو مَنظَرَ الْحُسَینَ اِلٰی

www.ShianeAli.com

بَنِی عَقِیْلٍ وَقَالَ لَهُمْ حَسْبُکُمْ مِنَ الْقَتْلِ بِمُسْلِمِ بنِ عَقِیْلٍ فَاذْهَبُوا اَنْتُم فَقَدْ اَذِنْتُ لَکُمْ"

تو بنو عقیل کی طرف دیکھ کر فرمایا "اے اولاد عقیل! تم سب کی طرف سے مسلم بن عقیل نے شہید ہو کر میرے ساتھ محبت و عقیدت کا حق ادا کر دیا ہے۔ تمہاری طرف سے اتنا ہی بہت زیادہ ہے لہٰذا تم چلے جاؤ میں خوشی کے ساتھ تمہیں اجازت دیتا ہوں۔

پس اولاد عقیلؑ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: "اے مولاؑ یہ قبیح فعل بھلا ہم سے کیسے سرزد ہو سکتا ہے کہ آپ کی محبت والفت اور رفاقت میں ہمیں نہ کوئی تیر لگا ہو، نہ کسی تلوار نے ہمارے بدن کو چھوا ہو اور ہم آپ کو چھوڑ کر چلے جائیں۔ بھلا ہم اس شخص کو کیا جواب دیں گے جو ہم سے پوچھے کہ تم اپنے عالی قدر امام کو تنہا کیوں چھوڑ آئے ہو؟ کیا تم نے اپنی جان کو ان کی جان سے زیادہ عزیز خیال کیا؟ وَاللّٰهِ نُفْدِی اَنْفُسَنَا وَاَرْوَاحَنَا نَمُوْتُ مَعَکَ.

خدا کی قسم! ہم اپنی جانیں آپ پر فدا کریں گے اور آپ کے ساتھ مریں گے"

اس کے بعد آپ کے تمام اصحاب کھڑے ہوئے اور سب کی طرف سے جناب مسلم ابن عوسجہؓ نے دست بستہ عرض کیا:

"یَا سَیِّدِی اَنَحْنُ نُخَلِّی عَنْکَ وَ بِمَ نَعْتَزِوُا اِلَی اللّٰهِ فِی اَدَاءِ حَقِّکَ"

اے رسول اللہ کے فرزند! ہم لوگ آپ جیسے سید و سردار کو چھوڑ کر چلے جائیں تو کل روز قیامت ذات احدیت کے سامنے کیا جواب دیں گے۔ وَاللّٰهِ لَایَکُوْنُ ذَالِکَ. خدا کی قسم ایسا قبیح فعل ہم سے نہیں ہوگا۔ میں آپ کو چھوڑ کر چلا جاؤں یہ بھلا کیسے ہو سکتا ہے؟ بلکہ مجھے تو اس وقت راحت ملے گی جب میرا نیزہ ان بدکرداروں کے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

سینوں پیوست میں ہوگا۔ اور میری شمشیر آبدار ان کے نجس بدنوں کے ٹکڑے ٹکڑے کرے گی اور ان کو قتل کرتے کرتے میری تلوار میرے ہاتھ میں نہ رہے گی میں پتھروں سے ان اشقیاء کو مجروح وسنگسار کروں گا۔

اے فرزند رسولؐ! اگر مجھے یقین ہو کہ میں آپ کی محبت و الفت میں جہاد کرتے ہوئے اس قوم نابکار کے ہاتھوں شہید ہو جاؤں گا پھر اللہ تعالیٰ مجھے زندگی عطا فرمائے اور ملعون مجھے پھر جلا دیں، خدا مجھے پھر زندہ کرے اور یہ ظالم مجھے پھر جلا دیں اور یہی عمل ایک نہیں ستر بار دہرایا جائے تو پھر بھی میں آپ کے قدموں میں جان نچھاور کرنے کو سعادت سمجھوں گا"

روایت میں ہے کہ ان کے بعد جناب زہیر بن قین کھڑے ہوئے اور عرض کیا: مولا! آپؑ کی رفاقت ومحبت میں یہ ظالم میرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے آگ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

میں جلا دیں اور پھر مجھے زندگی ملے اور پھر یہی عمل دہرایا جائے، پھر زندگی عطا ہو۔ یہاں تک کہ یہی عمل ہزار بار دہرایا جائے تو میں تب بھی آپؑ کو چھوڑ کر جانے والا نہیں بلکہ آپ کے قدموں پر جان نچھاور کرنے کو اپنے لیے سعادت سمجھوں گا۔"

اصحاب باوفا کے یہ جذبات دیکھ کر اور ان کی باتیں سن کر آپؑ نے فرمایا:

"تم نے میری نصرت ورفاقت کا حق ادا کر دیا ہے' خدا تمہیں اجر جزیل عطا فرمائے۔ اور صبح عاشور کو انہوں نے اپنا اپنا وعدہ ایفا کرکے دکھایا۔ ہر ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتا تھا۔

حضرات المومنین! آپؑ (امام) کے اصحاب کے فضائل و مناقب اس قدر زیادہ ہیں کہ ان سب کا احصاء کرنا ممکن نہیں چنانچہ صرف مسلم بن عوسجہ کے قول پر اکتفا کیا جاتا ہے کہ جب وہ مرد حق راہ خدا میں میدان کارزار میں اترے تو ایک

www.ShianeAli.com

بپھرے ہوئے شیر کی مانند لشکر کفار پر حملہ آور ہوئے اور جو بد بخت ان کے سامنے آتا گیا اس کو فی النار کرتے گئے۔

پس اس قوم اشقیاء نے ان کو ہر طرف سے گھیر لیا۔ ان کے جسم اطہر پر تیروں اور تلواروں کے اتنے زخم لگے کہ ان کی تاب نہ لا کر گھوڑے سے گرے اور اپنے مولا کو آواز دی۔ راوی کہتا ہے کہ ان کی آواز سن کر مظلوم کربلا حبیب ابن مظاہر کے ساتھ مسلم ابن عوسجہ کے پاس پہنچے۔ دیکھا کہ وہ خاک و خون میں غلطاں ہیں۔ جسم زخموں سے چور چور ہے۔ تکلیف سے جسم تڑپ رہا ہے۔ پس حبیب ابن مظاہر ان کے پاس بیٹھ گئے کہا مسلم تمہیں مبارک ہو عنقریب بہشت کی نعمتوں سے سرفراز ہونے والے ہو۔ وَاعلَم بِانِّی لَاحِقٌ بِکَ عَاجِلاً. اے شہید راہ خدا! میں بھی تمہارے پیچھے پیچھے آ رہا ہوں اور غروب آفتاب سے پہلے میں تجھ سے آ ملوں گا۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com/

یہ سن کر مسلم بن عوسجہ نے حبیب کو پانی پلایا اور مظلوم کربلاؑ کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"حبیب! جب تک زندہ رہو ان کو تنہا نہ چھوڑنا۔ ان کے بدلے تمام نیزے اور تلواریں اپنے جسم پر لے لینا"

مسلم نے یہ کہا کہ آپ کی روح پرواز کر گئی۔ منقول ہے کہ مولا امام حسین علیہ السلام مسلم کی لاش پر اتنا روئے کہ زمین کربلا تر ہو گئی۔

اَلا لَعنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی القَومِ الظّٰلِمِینَ

☆☆☆☆☆

www.ShianeAli.com

www.ShianeAli.com

تیرہویں مجلس

حضرت حر کی شہادت

فِی مُحرقِ القُلُوبِ عَنْ بَھَاءِ الدِّیْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیهِ اَنَّهٗ قَالَ قَدْ وَجِدَ فِی عَصرِ نَا فِی مَسْجِدِ الکُوفَةِ دُرًّا اَحْمَرَ اللُّونِ عَلَیهِ مَکتُوبٌ اَنَّا دُرٌّ مِنَ السَّمَاءِ فَشَرُونِی یَوْمَ تَزوِیجِ وَالِدَةِ السِّبطَیْنِ۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

کتاب محرق القلوب میں ملا مہدی نراقی نے بہاء الدین محمد سے اور انہوں نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ ہمارے دور میں مسجد کوفہ سے کسی کو ایک سرخ موتی ملا جس پر لکھا تھا میں جناب سیدہ کے عقد کے روز آسمان سے اتارا گیا ہوں۔ اس وقت میرا رنگ اتنا سفید تھا کہ چاندی کی سفیدی بھی میرے سامنے ہیچ تھی لیکن جس دن سے نواسہ رسولؐ مظلوم کربلا حضرتؑ امام حسینؑ کے گلوئے اقدس کو خنجر سے بے جرم وخطا قطع کیا گیا اسی دن سے میرا رنگ سرخ ہوگیا اور اسی خون ناحق سے خون رنگ ہوں۔ اس سے یہ پتہ چلا کہ آپ کی مظلومیت پر کائنات کی ہر شے آنسو بہا رہی ہے اور اس مظلوم کا غم منا رہی ہے۔ تو جب پتھر بھی ان کی مظلومیت پر اشک برسا رہے ہیں تو کون ایسا شقی القلب ہوگا جو انسان ہو کر آپ کا غم نہ منائے؟ مقتل ابو مخنف میں ہے کہ روز عاشور عمر بن سعد ملعون نے اپنی فوج کی صف بندی کی اور خود چند دستوں کے ساتھ امام حسینؑ کے لشکر کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ اس نے میمنہ پر عمر بن حجاج میسرہ پر شمر ابن ذی الجوشن،

www.ShianeAli.com

سواروں پر عروہ بن قیس اور پیادوں پر شبث بن ربعی کو مقرر کیا۔ اس بدنہاد کا لشکر لاکھوں افراد پر مشتمل تھا جبکہ دوسری طرف محمد بن ابی طالب کے امام حسینؑ کا لشکر بیاسی پیادہ اور بتیس سواروں پر مشتمل تھا۔ اور ارشاد مفید میں ہے کہ

''اِنَّ الْحُسَيْنَ اَصْبَحَ فِي اِثْنَيْنَ وَثَلَثِيْنَ فَارِسًا وَاَرْبِعِيْنَ رَاجِلاً''

''کہ امامؑ کا لشکر صرف بتیس سواروں اور چالیس پیادہ افراد پر مشتمل تھا''

اور لہوف میں ہے کہ عن الباقر انه اصبح الحسين فى خمسة واربعين فارسا ومائة راجل. حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ صبح عاشور فرزند رسولؐ کے ہمرکاب پینتالیس سوار اور سو پیادہ سپاہی تھے۔ پس امام حسینؑ نے میمنہ پر زھیر بن قین کو، میسرہ پر حبیب ابن مظاہر کو، قلب لشکر پر اپنے بیٹے علی اکبرؑ کو مقرر فرمایا۔ جبکہ لشکر کا علمدار اپنے بھائی حضرت عباسؑ کو بنایا۔ ترتیب لشکر کے بعد آپ نے سب جانثاروں کو مخاطب کر کے فرمایا:

Presented by: https://jafrilibrary.com/

''اے اہل ایمان موت کے لیے تیار رہو کیونکہ کسی ذی روح کو اس سے مفر نہیں''

اس کے بعد مظلوم کربلاؑ سوار ہو کر لشکر کفار کے سامنے جا کھڑے ہوئے۔ آپ نے دیکھا کہ تا حد نگاہ فوج ہی فوج ہے۔ اور لوگوں کے ہجوم سے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ ایک متلاطم دریا موجزن ہے۔ پس امام حسینؑ نے عمر سعد اور اس کی فوج کو مخاطب ہو کر فرمایا:

''اے گروہ شیطان! میری بات غور سے سنو اور ضلالت و گمراہی کی طرف نہ بڑھو''

پس آپ نے انہیں متوجہ کر کے فرمایا:

''حمد و ثنا ہے اس ذات کبریا کے لیے جس نے اس دنیا کو خلق کیا اور اسے فنا و زوال کا گھر قرار دیا۔ تغیرات و حوادث زمانہ کسی کو ایک حال پر نہیں رہنے دیتے۔ پس وہ

www.ShianeAli.com

شخص بہت دھوکے میں ہے جس کو دنیا نے فریب دیا اور بد بخت ہے وہ شخص جو اس کے عشق میں مبتلا ہوا۔

فَلَا تُغُرَّنَّکُمُ الدُّنیا فِانَّهَا تَقُطَعُ رَجاءَ مَنْ رَکِبَهَا.

دنیا کے فریب میں نہ آؤ کیونکہ یہ بہت ناپائیدار ہے۔ جو اس پر بھروسہ کرتا ہے اسے یہ فنا کر دیتی ہے۔ وہ شخص کتنا بد بخت ہے جو اس سے خیر کا طالب ہوا۔ پس اے بدکردار گروہ! میں دیکھ رہا ہوں کہ تم ایک قبیح فعل پر جمع ہوئے ہو جس سے تم نے اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دی ہے۔ آ گاہ رہو خدا تعالیٰ نے تم سے منہ موڑ لیا ہے۔ اور تمہیں اپنے عذاب کا حق دار قرار دیا ہے اور تم سے اپنی رحمت دور کر لی ہے کیونکہ تم نے پہلے اللہ تعالیٰ کی واحدانیت اور محمد رسول اللہ ؐ کی رسالت کا اقرار کیا اور بعد میں مرتد ہو گئے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جس کا کلمہ پڑھتے ہو اسی رسول ؐ کی ذریت کے قتل کے درپے ہو۔ تم پر شیطان ایسا غالب آیا ہے کہ اس نے تمہارے دلوں سے ذکر خدا کو بھلا دیا ہے۔ لعنت ہو تم پر اور تمہارے اس برے ارادے پر۔ ہم تو اللہ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ تم لوگ ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے ہو اور ظالم لوگ راہ ہدایت نہیں پا سکتے۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com/

روایت میں ہے کہ آپ کے سامنے لشکر ابن سعد کے افراد بتوں کی مانند کھڑے تھے' اور کسی میں جواب دینے کی جرات نہ تھی۔ یہ منظر دیکھ کر عمر ابن سعد آگے بڑھا اور اپنی فوج کو مخاطب کر کے کہا:

وَیلَکُمْ تُکَلِّمُوهُ فَاِنَّهُ اِبْنُ اَبِیهِ وَاللّٰهِ لَو وَقَفَ فِیکُمْ هٰکَذَا یوَ مَاجَدِیدًا لَمَا انْقَطَعَ وَ لَمَا حُصِرَ.

وائے ہو تم پر، ہوش میں آؤ حسینؑ کی باتوں پر کان نہ دھرو۔ کیا تم نہیں جانتے

www.ShianeAli.com

کہ وہ علیؑ جیسے فصیح اللسان کا بیٹا ہے؟ خدا کی قسم اگر وہ ایک طولانی مدت سے ہم کلام رہے تو تم میں سے کسی میں یہ مجال نہیں کہ اس کا جواب دے سکو"

پس شمر صفوف لشکر سے نکل کر سامنے آیا اور کہا:

اے حسینؑ! تم آخر کہنا کیا چاہتے ہو؟ آپ نے فرمایا:

اَقُولُ اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَلَا تَقْتُلُونِي فَاِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَكُمْ قَتْلِي وَلَا نِتْهَاكَ حُرْمَتِي فَاِنِّي اِبْنُ بِنْتَ نَبِيِّكُم

کہ اللہ کے خوف سے ڈرو اور میرے قتل سے باز رہو کیونکہ میں تمہارے نبیؐ کی بیٹی کا بیٹا ہوں میرا قتل اور میری حرمت کو زائل کرنا تمہارے لیے جائز نہیں۔

کیا تم نہیں جانتے کہ میں تمہارے رسول کا نواسہ اور شیر خدا علیؑ کا بیٹا ہوں جس نے کفار و منافقین کو قتل کیا اور دین اسلام کو مکمل کر دیا؟ مجھے جواب دو کہ کس چیز نے تمہیں میرے قتل پر آمادہ کیا ہے؟ کیا میں نے کسی سنت نبوی کو بدلا ہے یا اس میں کوئی کمی بیشی کی ہے؟

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اَوَلَمْ يَبْلُغْكُمْ قَوْلُ نَبِيِّكُمْ اَلْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّد شَبَابَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاِن صَدَّقْتُمُونِي بِمَا اَقُولُ وَهُوَ الْحَقُّ

کیا تم نے مخبر صادق کی یہ حدیث نہیں سنی کہ میرے فرزند حسنؑ و حسینؑ جوانان جنت کے سردار ہیں۔ جو کچھ میں نے کہا ہے اگر تم اس کی گواہی دیتے ہو تو یہی حق ہے؟ کیونکہ جھوٹے پر خدا کی لعنت ہے۔ جابر بن عبداللہ انصاری، ابو سعید خدری، زید بن ارقم، انس بن مالک اور سہل بن سعد ساعدی سے پوچھو کہ کیا یہ حدیث صحیح ہے کہ نہیں؟ پس یہ تمام افراد اس بات کی مفصل خبر دیں گے اور میرے قول کی تصدیق کریں گے۔

فَاِنَّهُمْ سَمُوا سَمِعُوا هٰذِهِ الْمَقَالَةَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ

www.ShianeAli.com

کیونکہ انہوں نے یہ حدیث میرے نانا سے سنی ہے اور وہ جانتے ہیں کہ میں جوانانِ جنت کا سردار ہوں۔ پس میری یہ فضیلت بھی تمہیں میرے قتل سے باز نہیں رکھتی؟

یہ سن کر سب نے کہا:

"اے حسینؑ! تمہاری سب فضیلتیں ہم پر آفتاب نصف النہار کی طرح روشن ہیں۔ لیکن یہ سب باتیں ہمارے لیے بیکار اور عبث ہیں کیونکہ تمہارے باپ نے جنگ بدر و حنین میں ہمارے جن شیوخ اور آباء و اجداد کو قتل کیا ہے ان کی آتش انتقام ہمارے سینے میں شعلہ ور ہے۔ لہٰذا ہم اس آگ کو تمہارے قتل سے بجھائیں گے"

جب امامؑ نے اس گروہ شیطان کو راہ راست پر آتے نہ دیکھا تو اپنی فوج کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: "اے خوش بختو! جنت کے دروازے تمہارے لیے کھلے ہوئے ہیں اور حوران جنت تمہارے استقبال کے لیے منتظر کھڑی ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

اپنے نبیؐ کے نواسے کی حمایت کر کے ابدی سعادت حاصل کرو"

جب حضرت حر نے امامؑ کا یہ کلام سنا اور دیکھا کہ اب جنگ کے علاوہ اور کوئی صورت نہیں تو اپنے بیٹے سے مخاطب ہوئے یَا بُنَیّ لَهٗ طَاقَتَ لِی عَلَی النَّارِ وَلَا اُحِبُّ اَن تَکُوْنَ خَصْمِی مُحَمَّدُنِ الْمُخْتَارُ وَابْنُ عَمِّهٖ عَلِیُّ نِ الْکَرَّارُ کہ اے میرے بیٹے! جہنم کی آگ برداشت کرنے کی مجھ میں ہمت نہیں اور یہ بات بھی میرے لیے دشوار ہے کہ روز قیامت محمد مختارؐ اور علیؑ میرے دشمن ہوں۔

فَقَالَ الْوَلَدُ یَا اَبَاهُ اِذْهَبْ بِنَا عَلَی الْحُسَیْنَ فَلَا خَیْرَ وَاللّٰهِ فِی الْبَقَاءِ بَعْدَهٖ

یہ سن کر حضرت حر کے بیٹے نے کہا۔ بابا! ہم حسینؑ کی خدمت میں چلتے ہیں کیونکہ حسینؑ جیسے عظیم و کریم سردار کے قتل کے بعد زندگی میں کوئی لطف نہیں۔"

www.ShianeAli.com

پس دونوں خوش قسمت باہم مشورہ کر کے امام کی طرف چل دیئے اور اپنے ہاتھوں کو باندھ کر حسینؑ کے قدموں پر گرا دیا۔ فَقَالَ الْحُسَيْنُؑ مَنْ اَنْتَ قَالَ الْحُرُّ يَا بنَ رَسُولِ اللّٰه اَنَا الَّذِی مَنَعْتُکَ عَنِ الْمَبِينِ وَجَعْجَعْتُ بِکَ اِلٰی کَربَلا

امام نے پوچھا تم کون ہو؟" حر نے جواب دیا: اے فرزند رسول! میں حر ہوں 'مولا میں ہی آپ کو گھیر کر کربلا کے صحرا میں لانے والا ہوں۔ مولا! مجھے ہرگز یہ گمان نہ تھا کہ یہ بد بخت آپ پر اس قدر ظلم ڈھائیں گے۔ قَدْ جِئْتُ تَائِبًا مِمَّا کَانَ مِنِّی۔

مولا! اپنے قصور کا اعتراف کرتے ہوئے آپ کی بارگاہ سے معافی کا طلب گار ہوں اور چاہتا ہوں کہ خود بھی آپ اور آپؐ کے اس غلام زادے کو بھی آپ کے قدموں پر نچھاور کر دوں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

فَهَلْ تَرٰی لِی تَوْبَة

مولا! اتنے بڑے جرم کے ارتکاب کے بعد کیا میری خطا معاف ہو سکتی ہے؟

پس حسین علیہ السلام نے فرمایا: " اِنْ تُبتَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْکَ. اگر تم نے توبہ کر لی ہے تو خدا تمہاری توبہ کو ضرور قبول کرے گا۔

جب توبہ قبول ہوگئی تو حر نے عرض کیا:

يَابنَ رَسُولِ اللّٰهِ وَاٰلِهِ اُؤْمُرفِی حَتّٰی اُقْتَلَ بَينَ يَدَيْکَ

اے فرزند رسولؐ! میں چاہتا ہوں کہ مجھے اپنے سامنے قتل ہونے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ یہ سن کر امام مظلومؑ نے کہا:

يَا حُرُّ لَا تَعجَل حَتّٰی تُقْتَلَ اَصْحَابِي وَعِتْيَرَتِي لِاَنَّکَ ضَيفِلَی

حر اتنی جلدی نہ کرو پہلے میرے اصحاب اور میری اولاد کو شہید ہو لینے دو پھر تم جانا کیونکہ تم حسینؑ کے مہمان ہو"

www.ShianeAli.com

یہ سن کر حر نے عرض کیا: ''مولا! میں پہلا مجرم ہوں لٰہذا سب سے پہلے میدان جنگ میں جانا چاہتا ہوں تا کہ خدا میرے اس گناہ کو معاف فرمائے''

جب مظلوم کربلاؑ نے حر کو رخصت جہاد کے لیے مصر پایا تو فرمایا: ''حر اجازت ہے جاؤ ابدی سعادت حاصل کرو۔ خدا تمہارے نیک ارادے میں برکت عطا فرمائے''

پس حر اپنے بیٹے سمیت میدان میں اترے۔ میمنہ اور میسرہ پر حملہ آور ہوئے' راہ میں جو بھی آتا گیا۔ راہی جہنم ہوتا گیا آپ نے کشتوں کے پشتے لگا دیئے۔ جب یہ منظر عمر سعد نے دیکھا کہ یہ دونوں شیر جس طرف حملہ کرتے ہیں کوئی ان کے سامنے نہیں ٹھہرتا اور جو بچ جاتے ہیں وہ خوف سے بھاگ رہے ہیں۔ کہیں ساری فوج ہی نہ بھاگ کھڑی ہو' پس باہم مشورہ کرکے ایک گروہ نے حر کے بیٹے پر حملہ کیا' اسے اپنے باپ سے الگ کر دیا اور لاتعداد تیر اور نیزے مارے کہ وہ جوان زخموں سے چور ہو کر گھوڑے سے گر پڑا۔ جب حر نے اپنے بیٹے کو گھوڑے پر نہ دیکھا تو بپھرے ہوئے شیر کی مانند اس گروہ پر حملہ آور ہوئے۔ آپ ایک ایک کو چن کر واصل جہنم کر رہے تھے کہ ایک شقی نے موقع پا کر جناب حر کے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیئے آپ زمین پر گرے ظالموں نے ہر طرف سے تلواروں کی بارش کر دی۔ جب زخموں سے چور ہو گئے تو اپنے آقا کو آواز دی:

''مولا! آخری بار غلام کو زیارت سے شرفیاب فرمائیں''

ابھی مظلوم کربلاؑ آپ کے پاس نہ پہنچے تھے کہ ظالموں نے آپ کا سر تن سے جدا کر کے امام حسینؑ کی طرف پھینک دیا۔ مولا نے حر کے سر اقدس کو اپنے ہاتھوں پر اٹھا کر فرمایا تیری ماں نے تیرا نام کتنا پیارا رکھا ہے تو دنیا اور آخرت میں حر ہے۔

اَلاَ لَعنَۃُ اللّٰہِ عَلَی القَومِ الظّٰلِمِین

☆☆☆☆

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

چودہویں مجلس

حضرت وھب بن عبداللہ کلبی کی شہادت

عَنِ الصَّادِقِ عَلَیهِ السَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ شَیعَتَنَا اَنَّهُم یَتَلَاَّمُونَ مِن اَعدَائِنَا فِی مُحَبَّتِنَا وَلَا تَنَالَمُ بِهِم۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں پر رحمت نازل فرمائے کہ وہ ہماری محبت میں ہمارے دشمنوں سے اذیت اٹھاتے ہیں جبکہ ہمیں ہمارے شیعوں کی طرف سے کوئی رنج نہیں پہنچتا۔ ہمارے شیعہ ہماری باقی ماندہ مٹی سے خلق ہوئے ہیں۔ ان کا خمیر ولایت کے نور سے اٹھایا گیا۔ اسی لیے وہ ہمارے لیے اپنا مال بانٹتے ہیں اور ہماری ولایت پر راضی ہیں۔ وہ ہمارے رنج وغم سے مغموم اور ہماری خوشی سے مسرور ہوتے ہیں۔ ہمیں بھی اپنے شیعوں سے اتنی ہی محبت ہے کہ جب انہیں کو رنج والم پہنچتا ہے تو ہم بھی مغموم ہوتے ہیں۔ ان کے شب و روز ہماری نگاہوں سے اوجھل نہیں۔ وہ ہمارے ساتھ ہیں وہ کبھی ہم سے جدا نہیں ہوتے وہ جہاں بھی جائیں ہماری غلامی میں ہوتے ہیں اور غلام کا یہ شیوہ ہے کہ وہ ہر حال میں اپنے آقا کی طرف رجوع کرتا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ جب امام جعفر صادقؑ اپنے محبان کے لیے مندرجہ بالا شفقت بھرے الفاظ وکلمات بیان کر چکے تو دعا کے لیئے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا:

"اے خدا! اے دعاؤں کو قبول کرنے والے! میں تجھ سے تیرے فضل کا

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

طالب ہو اور ہمارے شیعوں کو ہمیشہ زندہ رکھ اور ان کے بعد ان کی اولاد کو صحت و سلامتی سے بہرہ مند فرما۔"

اس کے بعد آپ نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

"اے لوگو! جو شخص ہمارے مصائب پر روئے یا صرف رونے والی شکل بنائے تو روز قیامت اللہ تعالیٰ کو حیا آئے گی کہ وہ اس مومن کو آتش جہنم سے دوچار کرے پس مومنین اگر غور کرو تو حقیقی غلامان علیؑ اور شیعہ وہ تھے جنھوں نے روز عاشور فرزند رسولؐ پر اپنی جان فدا کی۔ وہ لوگ کتنے خوش قسمت تھے کہ امام حسینؑ کی محبت میں اتنے سرشار تھے کہ ان کو اپنے جان و مال اور اولاد کی کوئی پروا نہ تھی۔ اتنے مصائب و آلام کے باوجود کسی کی زبان پر شکایت کا کوئی لفظ نہیں آیا۔ کسی نے بھوک یا پیاس کی شدت کا اشارتاً بھی ذکر نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے شہادت حاصل کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کے متمنی تھے۔ وہ لوگ کتنے بہادر تھے کہ تعداد میں قلیل ہونے کے باوجود ان کے حوصلے پست نہ ہوئے۔ ان میں سے ایک ایک فرد لاکھوں افراد سے جنگ کے لیے نکلتا اور بڑھ بڑھ کر حملہ کرتا۔ اور شوق شہادت میں اپنے جسم کو تلواروں کے سپرد کر دیتا۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com/

مختلف معتبر کتب میں مختلف راویوں سے منقول ہے کہ بریر بن حصیر ہمدانیؒ کی شہادت کے بعد حضرت وھب بن عبداللہ کلبی نے اذن جہاد طلب کیا۔ اس موقع پر ان کی والدہ نے کہا:

"وہب کیا تو نہیں دیکھ رہا کہ نواسہ رسولؐ مولا علیؑ کا لخت جگر اور سیدہ زہراء جن کی میں کنیز ہوں ان کا نور نظر ہر طرف سے اعدا میں گھرا ہوا ہے۔"

لہٰذا اے میرے دل کی ٹھنڈک! اٹھ اور اپنے آقا پر اپنی جان نچھاور کر دے"

www.ShianeAli.com

وہب نے ماں کے یہ الفاظ سنے تو امام عالی مقام کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر جہاد کی اجازت طلب کی۔ آپؑ نے فرمایا:

"وھب! میں تجھے جنگ کی اجازت کیسے دے دوں شاید یہ امر تیری ماں کے لیے دشوار ہو۔ شاید وہ تیری جدائی برداشت نہ کر سکے۔

یہ سنتا تھا کہ جناب وہب نے عرض کیا۔

"یَا سَیِّدِی وَھِیَ تُحِبُّ قَتلِی فِی لُفرۃِ ابنِ رَسُولِ اللّٰہِ وَامَرَتنِی بِہٖ فَاَذَنَ بِہٖ لَہٗ۔

آ قا! ماں ہی نے تو مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے کیونکہ فرزند رسولؐ کی نصرت میں میرا قتل ہونا ہی اس کی خوشنودی ہے۔

"وہب کے یہ الفاظ سن کر مولا نے اسے اذن جہاد دیا۔ وہب میدان میں گئے فوج یزیدی کو مخاطب کیا اور یہ رجز پڑھا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اَنَا وَھبُ عَبدُاللّٰہِ الکَلبِی ، سَوفَ تَرَونِی وَتَرونِی ضَربِی وَحَملَتِی وَ صَولَتِی فِی الحَربِ ، لَیسَ جِھَادِی فِی الوِغَاءِ اللّعِب

میرا نام وھب ہے اور میں عبداللہ کلبی کا بیٹا ہوں۔ عنقریب تمہیں میری شجاعت کا علم ہو جائے گا اور تم دیکھو گے کہ میں کس طرح جنگ کرتا ہوں۔ ذرا ہوشیار رہ کر میرے مقابلے میں آنا کیونکہ مجھ سے لڑنا بازیچہ اطفال نہیں ہے"

رجز خوانی کے بعد آپ نے ایک غضبناک شیر کی مانند حملہ کیا۔ آپ کی شجاعت و جلالت کی وجہ سے کوئی بھی سامنے سے مقابلہ کرنے کے لیے آمادہ نہ ہوا۔ دشمن خوف

www.ShianeAli.com

مرگ سے آپ کے سامنے ایسے بھاگتے تھے جیسے شیر کے سامنے بکریوں کا ریوڑ ہو۔ اور آپ نے بھاگتے ہوئے ان بدنہادوں میں سے کئی ایک کے سر کاٹ ڈالے۔

فَرَجَعَ اِلٰی اُمِّهٖ وَزَوجَتِهٖ وَ قَالَ لِاُمِّهٖ یَا اَمَّاهُ اَرَضِیتِ مِنِّی قَالَتْ لَاء وَاللّٰهِ یَا وَهَبُ مَا رَضِیتُ مِنکَ اَو تُقْتَلَ بَینَ یَدِی ابنِ رَسُولِ اللّٰهِ

پھر آپ اپنی ماں اور زوجہ کے پاس آئے اور اپنی ماں سے کہا:

''ماں کیا اب آپ راضی ہیں؟ تو نے دیکھا کہ کس جوانمردی سے لڑا ہوں اور دشمنان خدا کو کس طرح تہ تیغ کیا ہے'' لیکن آپ کی ماں نے کہا: ''نہیں بیٹا میں اس وقت تک راضی نہیں ہوسکتی جب تک تو اپنی جان فرزند رسولؐ کے قدموں میں نثار نہیں کر دیتا۔ ماں کے یہ الفاظ سن کر جناب وہب دوبارہ میدان میں اترے۔ وہ بڑھ بڑھ کر حملے کر رہے تھے کہ ہر طرف سے آپ کو گھیر لیا گیا تلواروں کے پے در پے وار لگنے سے آپ زخموں سے چور چور ہو کر گھوڑے سے گرے۔ یہ منظر دیکھ کر جناب وہب کی زوجہ خیمہ سے نکلیں اپنے شوہر کے پاس پہنچیں ان کا سر اپنی گود میں رکھا ان کے چہرہ سے خون صاف کیا۔ اتنے میں شمر لعین نے اپنے غلام کو آواز دی کہ اس عورت کو قتل کر دو' اس کا غلام آگے بڑھا اور ایک آہنی گرز اتنے زور سے اس مومنہ کے سر پر مارا کہ وہ وہیں شہید ہو گئیں۔

یہ پہلی خاتون تھیں جو میدان کربلا میں امام مظلوم کی نصرت میں ماری گئیں۔

ان بدبختوں نے جناب وہب کا سر تن سے جدا کر کے خیام امام حسینؑ کی طرف پھینک دیا۔ آپ کی ماں نے بیٹے کے سر کو سینے سے لگایا اور کہا:

''شاباش بیٹا تو نے مجھے جناب سیدہ کے سامنے سرخرو کر دیا ہے'' اس کے بعد

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

آپ کی والدہ نے آپ کا سر ہاتھوں پر بلند کیا اور عمر بن سعد کی طرف پھینک کر کہا ہم جو چیز راہ خدا میں دے دیتے ہیں وہ واپس نہیں لیتے۔ اور خیمہ کی ایک چوب لے کر اعداء پر حملہ کر دیا اور اپنے بیٹے کے قاتل کو ڈھونڈ کر قتل کر دیا۔ اتنے میں امام علیہ السلام نے فرمایا:

''اے مؤمنہ! تیرا بیٹا روز قیامت میرے نانا رسول خداؐ کے ساتھ محشور ہوگا۔ اور اللہ تمہیں بھی جزائے خیر عطا فرمائے اب خیام میں چلی جاؤ''

اَلَا لَعنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظّٰلِمِينَ

☆☆☆☆

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

www.ShianeAli.com

پندرہویں مجلس

حضرت حبیب ابن مظاہر کی شہادت

عَنِ الصَّادِقِ ؑ اَنَّهُ قَالَ یَومَ تَقُومُ السَّاعَةُ کَانَتِ المَلٰئِکَةُ یَاخُذُونَ رَجُلًا لَیسَ لَهُ عَمَلٌ حَسَنٌ وَ یَسُوقُونَهُ اِلٰی جَهَنَّمَ.

امام جعفر صادقؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ روز قیامت جب ہر ایک کو اس کی نیکی اور بدی کا بدلہ ملے گا تو ایک فرشتہ ایک ایسے شخص کو جو بہت گناہ گار ہوگا، جہنم کی طرف لے کر جانے لگے گا تو آواز قدرت آئے گی: ''اے ملائکہ! ٹھہرو! اس گناہ گار شخص کی

Presented by: https://jafrilibrary.com/

ایک امانت میرے پاس ہے''۔ پس اس شخص کو ایک اتنا چمکدار موتی دیا جائے گا جس کی نورانی شعاعوں سے میدان حشر منور ہو جائے گا۔ وہ موتی دیکھ کر وہ شخص کہے گا کہ اے پالنے والے میں تو اس امانت سے آگاہ نہیں جبکہ تو اس کی حقیقت سے خوب واقف ہے۔

'' فَیَقُولُ لَهُ یَاعَبدِی هٰذِهِ عَبرَةٌ سَالَتْ عَلٰی خَدِّکَ فِی مَصَائِبِ الحُسَینِ''

ارشاد رب العزت ہوگا:

''اے میرے بندے! یہ وہ آنسو ہے جو غم حسینؑ میں تیری آنکھ سے نکل کر تیرے رخسار پر بہا تھا۔ پس اس کو تمام اوصیاء اور انبیاء کے پاس لے کر جاؤ اور اس کی قیمت دریافت کرو۔ وہ شخص ارشاد خداوندی کے مطابق یکے بعد دیگرے حضرت آدمؑ، حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ،

www.ShianeAli.com

حضرت موسیٰؑ ،حضرت عیسیٰؑ ،حضرت محمد مصطفیٰؐ اور امیر المومنینؑ اور تمام انبیاء و اوصیاء کے پاس وہ موتی لے کر حاضر ہوگا اور ہر نبی اور وصیؑ سے پوچھے گا کہ اس موتی کی کیا قیمت ہے۔

فَيَتَحَيَّرُونَ فِي تَقْوِيمِ ثَمَنِهَا حَتّٰى يَحْضُرَمَعَهَا فِي حَضْرَةِ الْحُسَيْنَ فَلَمَّا يَنْظُرُ اِلَيْهِ الْحُسَيْنُ يُعَانِقُهُ وَيُلَاطِفُهُ كَالْاَبِ الشَّفِيْقِ بِوَالِدِهٖ۔

جب تمام انبیاء و اوصیاء ان نورانی موتی کی قیمت لگانے سے قاصر ہوں گے تو وہ شخص چلتا چلتا امام حسینؑ کی خدمت اقدس میں پہنچے گا۔ امام حسینؑ اسے دیکھتے ہی اٹھ کر گلے سے لگالیں گے۔ اور اس پر ایسی شفقت فرمائیں گے جیسی شفقت ایک باپ اپنے بیٹے پر فرماتا ہے۔ پھر آپ بارگاہ احدیت میں عرض کریں گے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

”اے مالک! یہ موتی وہ آنسو ہے جو مجھ مظلوم کی مصیبت پر اس کی آنکھوں سے جاری ہوا تھا' مالک! اس کی قیمت یہ ہے کہ اس کے تمام گناہ معاف فرما کر اور آتش جہنم سے نجات دے کر بہشت میں داخل فرما دیا جائے۔ آواز قدرت آئے گی:

يَا حُسَيْنُ لَقَدْ غَفَرْتُ لَهٗ وَلِوَالِدَيْهِ بِحَقِّكَ

اے حسینؑ! ہم نے نہ صرف اس کے بلکہ اس کے والدین کے بھی گناہ معاف کر دیئے اس لیے یہ آپ کے ساتھ بہشت میں داخل ہوگا۔“

اس کے بعد امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ اے گروہ مومنین! جب امام مظلومؑ کی مصیبت پر ایک آنسو بہانے کی یہ قیمت ہے تو بھلا ان خوش نصیبوں کے کیا درجات ہوں گے جنہوں نے اس مظلوم پر اپنی جان نچھاور کر دی۔

اے مومنین! بس تمہاری عظمت کے لیئے مظلوم کربلا کا روز عاشور یہ فرمان ہی

www.ShianeAli.com

کافی ہے کہ میں تقویٰ، مروت اور وفا داری میں اپنے اصحاب سے بہتر کسی نبی یا وصی کے اصحاب کو نہیں پاتا۔ واقعاً امام حسینؑ کے اصحاب جیسا باوفا اور جانثار نہ سابقین میں سے کوئی ہوا ہے اور نہ ہی قیامت تک کوئی ہوگا۔ مقتل ابو مخنف میں ہے کہ روز عاشور جب صفوف لشکر آراستہ ہوئیں اور جانثاران امام مظلومؑ میں سے ہر ایک نے جوانمردی کے وہ جوہر دکھائے کہ ایک ایک نے سو سو کفار کو واصل جہنم کیا تو یہ حالت دیکھ کر شمر ملعون اور عمر بن سعد سخت خائف ہوئے تو اس وقت شمر بدنہاد نے اپنی فوج کو مخاطب کر کے کہا:

''يَا وَيْلَكُمْ احمَلُوا عَلَيْهِمْ مِن كُلِّ جَانِبٍ وَمَكَانٍ وَيَر شِقُو نَهُمْ بِالنَّبَالِ وَيَطْعَنُو نَهُمْ بِالسِّنَانِ فَحَمَلَ الْقَومُ عَلٰى عَسكَرِ الْحُسَيْنِ دَفعَةً وَاحِدَةً''

''وائے ہو تم پر اگر اسی طرح ایک ایک کر کے لڑتے رہو گے تو تم میں سے کوئی ایک بھی نہیں بچے گا

Presented by: https://jafrilibrary.com/

پس اگر حسینؑ کے سپاہیوں کے غیض وغضب سے بچنا چاہتے ہو تو ایک دفعہ مل کر حملہ کر دو، یہ سن کر تمام یزیدی فوج نے امام حسینؑ کے جانثاروں پر حملہ کر دیا۔ اور اس حملے میں کئی لوگ زخمی اور کئی شہید ہوئے۔ یہاں تک کہ زوال آفتاب کا وقت ہوگیا باقی بچ جانے والے تمام اصحاب نے آپؑ کی خدمت میں عرض کیا:

''مولاؑ! ہمیں یقین ہے کہ ہم میں سے کوئی ایک بھی نہیں بچے گا' مولاؑ نماز کا وقت ہوگیا ہے آخری نماز آپ کی اقتداء میں ہمارے لیے مزید خوش نصیبی ہوگی۔

آپ نے اپنے اصحاب کا شوق نماز دیکھ کر ان کے حق میں دعا فرمائی پھر قوم اشرار کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا:

اے ابن سعد! شیطان تجھ پر ایسا مسلط ہوا ہے کہ تو اسلام کے تمام احکام کو

www.ShianeAli.com

بھلا چکا ہے۔ صرف اتنی دیر جنگ موقوف کر کہ جس میں ہم نماز ظہر ادا کر سکیں۔

امام کے یہ الفاظ سن کر عمر ابن سعد تو خاموش رہا لیکن حصین بن نمیر لعنت اللہ علیہ نے کہا: "یَا حُسَیْنُ اَنَّ اللّٰہَ لَایُقْبَلُ صَلوٰتُکَ.

اے حسینؑ! تمہاری نماز قبول نہیں ہوگی" اس ناپاک کے یہ نجس الفاظ سن کر حبیب ابن مظاہر نے کہا:

"یَا ابْنَ الْخَمَّارَۃِ اَنَّ صَلوٰتَ الْحُسَیْنَ اِمَامَ الْکَونَیْنِ لَا تُقْبَلُ وَصَلوٰتُکَ الْفَاجِرِ الْفَاسِقِ الْخُمَّارِ؟"

"اے زانیہ ماں کے بیٹے! امام انس و جان حسینؑ کی نماز قبول نہیں تو تجھ جیسے فاسق و فاجر اور شرابی کی نماز قبول ہوگی؟

حبیب کے یہ الفاظ سن کر وہ بد بخت بہت غضبناک ہوا اور کہا اے حبیب ابن مظاہر! اگر مرد ہو تو سامنے آؤ اور جنگ کرو۔ یہ سن کر جناب حبیب نے مولاؑ کی خدمت میں عرض کیا:

Presented by: https://jafrilibrary.com/

"اے فرزند رسولؐ! میں آپ کے قدموں پر سر قربان کر کے یہ نماز آپ کے نانا کے ساتھ جنت میں پڑھنے کا خواستگار ہوں"

جناب حبیب کے یہ الفاظ سن کر امامؑ نے انہیں جہاد کی اجازت دے دی۔ آپ شیر کی طرح آگے بڑھے اور کہا اے حصین اگر بہادر ہو تو سامنے آؤ۔ وہ نجس العین آگے آیا۔ جناب حبیب نے اس پر تلوار سے وار کیا اور ساتھ ہی اس کے سینہ پر نیزہ سے حملہ کیا وہ نیزہ بد بخت کے سینہ کو چیرتا ہوا پشت سے پار باہر نکل آیا اور وہ ایک ہی وار سے واصل جہنم ہوا۔ اس کے بعد حبیب نے لشکر کفار پر حملہ کر دیا اور اس حملے میں ایک سو ساٹھ اشقیاء کو واصل جہنم کیا، تمام لشکر تتر بتر ہو گیا۔ جناب حبیب واپس مولاؑ کی

www.ShianeAli.com

خدمت میں آئے۔ آکر قدم بوسی۔ کی پھر اجازت لے کر میدان میں گئے فوج اشقیاء کو للکارا لیکن آپ کی ہیبت کی وجہ سے کوئی آگے نہ بڑھا۔ جب آپ نے دیکھا کہ کوئی لڑنے کے لیے آگے نہیں بڑھ رہا تو آپ نے خود ہی حملہ کر دیا اور ابو مخنف کی روایت کے مطابق اس حملہ میں چار سو افراد کو واصل جہنم کیا پھر خود بھی امام مظلومؑ پر اپنی جان نچھاور کر دی۔

راوی کہتا ہے کہ جس وقت جناب حبیب ابن مظاہر شہید ہوئے میں خود وہاں موجود تھا۔ میں نے دیکھا کہ ان کی شہادت پر مظلوم کربلاؑ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا اور آپ نے روتے ہوئے فرمایا:

"رَحِمَکَ اللّٰهِ یَا حَبِیْبَ لَقَدْ کُنْتَ تَخْتِمُ الْقُرْاٰنَ فِیْ رَکْعَةٍ وَاحِدَةٍ"

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اے حبیب ابن مظاہر! خدا تم پر رحم فرمائے مجھے تجھ جیسے متقی و پرہیزگار (ساتھی) کی مفارقت پر بہت دکھ ہے' جو ایک ہی رکعت میں قرآن پاک ختم کیا کرتا تھا۔

"فَلَمَّا سَمِعْنَ النِّسَاءُ اَنَّهٗ قُتِلَ بَکَیْنَ عَلَیْهِ بُکَاءً شَدِیْدًا"

"جب آپ کی شہادت کی خبر اہل حرم نے سنی تو بہت زیادہ گریہ کیا"

پس جب امامؑ نے محسوس کیا کہ یہ ظالم ہمیں نماز کی مہلت نہیں دیں گے تو زہیر ابن قین اور سعید بن عبداللہ کو فرمایا کہ تم میرے آگے کھڑے ہو جاؤ تاکہ نماز ظہر ادا کی جا سکے۔ دونوں نے "سَمْعًا وَطَاعَةً" کہتے ہوئے

"فَتَقَدَّمَ اَمَامَ الْکَوْنَیْنِ مُسْتَبْشِرِیْنَ" امام مظلوم کے آگے کھڑے ہو گئے اور اشقیاء کی طرف سے جو بھی تیر اور نیزہ آتا خوشی سے آگے بڑھ کر اپنے سینے پر لیتے۔ پس امامؑ نے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز خوف ادا کی۔

www.ShianeAli.com

فلما فرغ الامام علیه عن الصلوة مسقط سعید بن عبدالله علی الارض .

جب امام مظلوم نماز سے فارغ ہوئے تو جناب سعید زخموں کی تاب نہ لا کر زمین پر گر پڑے۔ اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی' خدایا! اس ستمکار قوم پر لعنت فرما' ایسی لعنت جو تو نے قوم ثمود و قوم عاد پر فرمائی تھی جب مولاؑ نے سعید کے جسم کو دیکھا تو تلوار اور نیزوں کے زخموں کے علاوہ تیرہ تیران کے جسم پر لگے ہوئے دیکھے۔ جناب زہیر بن قین اٹھے اور اس کے باوجود کہ آپ کے جسم پر بہت زیادہ زخم تھے۔ اذن جہاد طلب کیا مولا نے اجازت دی' جناب زہیر میدان میں گئے۔ اور جا کر یہ رجز پڑھا۔ اے گروہ ظالمین! میں زہیر بن قین بجلی ہوں' میں اپنے آقا و مولا کی نصرت میں تم کو داخل جہنم کروں گا اور میری یہ خواہش ہے کہ میں اپنے آقا کی حمایت میں ٹکڑے ٹکڑے کیا جاؤں۔ یہ کہا اور قوم اشقیاء پر حملہ آور ہوئے اور روایت کے مطابق آپ نے اس حملہ میں ایک سو بیس کفار کو فی النار کیا۔ پھر مولا کی خدمت میں آ کر دست بوسی کی اور دوبار میدان میں آئے اور تین سو ساٹھ افراد کو واصل جہنم کیا۔ آخر آپ کی دلیری سے خائف ہو کر تمام اشقیاء نے ایک بار آپ پر حملہ کر دیا ہر طرف سے حملے ہونے لگے اتنے میں د ظالموں کثیر بن عبداللہ شعبی اور مہاجرین اوس تمیمی نے آپ کو شہید کر دیا۔ مولا نے آپ کی شہادت کے وقت یہ جملات ادا فرمائے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

یَازُہَیدٌ لَعَنَ اللّٰہ قَاتِلَکَ لَعَنَ الَّذِینَ مُسِخُو قِلَدَۃً وَخَنَازِ ینَ

اے زہیر خدا تمہارے قاتلوں پر لعنت فرمائے اور قیامت کے دن انہیں بندروں اور خنزیروں جیسا محشور فرمائے۔

اَلا لَعنَۃُ اللّٰہُ عَلٰی الْقَومِ الظّٰلِمِیْنَ

☆☆☆☆

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

سولھویں مجلس

حضرت عابس، سوید بن عمرو، عروہ غفاری اور ترکی غلام کی شہادتیں

فِی الْکَافِی عَنْ اِبْنِ بَصِیْرٍ اَنَّهٗ قَالَ اَتَیْتُ اَبَا عَبْدِاللّٰهِ بَعْدَ اَنْ کَبُرَتْ سِنِّی وَدَقَّ عَظْمِی وَقَرُبَ اَجَلِی مَعَ اِنِّی اَقُوْلُ لَعَسْتُ اَدْرِیْ مَا اَصِیْرُ اِلَیْهِ فِیْ اٰخِرَتِیْ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

کافی میں ابوبصیر سے منقول ہے کہ ایک دن میں حضرت امام جعفر صادقؑ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اس وقت میں اتنا بوڑھا ہو چکا تھا کہ میرا گوشت اور ہڈیاں گل چکی تھیں۔ میں موت کے کنارے پر پہنچ چکا تھا۔ میں نے یاس وناامیدی کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ”پتہ نہیں میرا انجام کیا ہوگا“

آپ نے میرے الفاظ سن کر فرمایا:

ابوبصیر یہ کیا کہہ رہے ہو کہ میرا انجام کیا ہوگا“

میں نے عرض کیا:

”اے فرزند رسولؐ! کیا میرا ایسا کہنا وجہ تعجب ہے“؟

آپ نے فرمایا:

”ابوبصیر کیا تو نہیں جانتا کہ خدا تم مومنین کے نوجوانوں پر اپنا خاص لطف

www.ShianeAli.com

فرمائے گا اورتمہارے بوڑھوں کا حیا کرے گا۔ میں نے عرض کیا مولاً اس کا مطلب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے جوانوں پر عذاب نہ کرے گا اور تمہارے بوڑھوں کا حساب نہ لے گا'' پھر فرمایا:

''اے ابوبصیر! یہ بات سن کر تیری مایوسی، خوشی میں تبدیل ہوئی ہے کہ نہیں؟''

میں نے عرض کیا ''مولا! کچھ مزید فرمایئے۔

آپ نے فرمایا: ''اے ابو محمد! اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ہمارے ماننے والوں کے گناہوں کو اس طرح جھاڑتے ہیں جس طرح موسم خزاں میں درختوں سے پتے جھڑتے ہیں''

''اے ابوبصیر! میرے اس قول کی موئد قرآن پاک کی یہ آیت مجیدہ ہے وَالْمَلَائِكَةُ يُسَبِّحُونَ فرشتے اپنے رب کی تسبیح کرتے ہیں اور اہل زمین کے لیے طلب مغفرت کرتے ہیں۔ اے ابوبصیر !اہل ارضی سے مراد صرف ہمارے شیعہ ہیں نہ کہ تمام ارض مخلوقات)

Presented by: https://jafrilibrary.com/

عمر بن یزید روایت کرتے ہیں کہ ایک دن ایک شخص چھٹے لال ولایت امام صادقؑ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ''مولا اکثر لوگ آپ سے یہ روایت کرتے ہیں کہ ہمارے سب شیعہ جنت میں داخل ہوں گے؟'' آپ نے فرمایا: ''ہاں یہ سچ ہے کہ ہمارے سارے کے سارے شیعہ بہشت میں جائیں گے۔ میں نے عرض کیا:

اَكْثَرُهُمْ يَرْتَكِبُونَ بِالْكَبَائِرِ مولا ان میں سے زیادہ تر گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوئے ہیں؟'' مولانا نے فرمایا: ''پھر بھی سارے بہشت میں داخل ہوں گے''

امام محمدؑ باقر سے منقول ہے کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں کو قبروں سے اس حال میں باہر نکالے گا کہ ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی مانند چمک

www.ShianeAli.com

رہے ہوں گے وہ ایسی حالت میں محشور ہوں گے کہ ان کے دل قیامت کی ہولنا کیوں سے مطمئن ہوں گے جبکہ دوسرے لوگ بید کی طرح لرز رہے ہوں گے۔

لیکن ہمارے شیعہ بڑے مطمئن ہوں گے اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ کہتے ہوئے وارد میدان حشر ہوں گے۔ جس وقت وہ وارد محشر ہوں گے ان کے لباس نورانی ہوں گے ان کے سروں پر تاج ہوں گے اور وہ جنت کی ایسی اونٹنیوں پر سوار ہوں گے جن کے بال سونے کے اور گردنیں یاقوت سرخ کی ہوں گی۔

امام باقر علیہ السلام اکثر فرمایا کرتے تھے:

"اَحِبب مَن یُحِبُّ آلَ مُحَمَّدٍ وَاِن کَانَ عَاصِیًا وَعَادِمَن عَادٰی عِترَتُهُ وَاِن کَانَ صَائِمًا بِالنَّهَارِ وَ قَائِمًا بِاللَّیلِ".

جو آل محمدؐ سے محبت رکھے اسے دوست رکھو اگرچہ وہ گناہ گار ہی کیوں نہ ہو اور دشمنی رکھو اس سے جو آل محمدؐ کا دشمن ہو اگر وہ دن کو روزہ رکھنے اور رات بھر عبادت کرنے والا ہی کیوں نہ ہو۔" پھر فرمایا:

Presented by: https://jafrilibrary.com/

"یَا مَعشَرَ المُومِنِینَ لَمَّا کَانَتْ هَذِهِ المَرَاقِبَةُ العَلِیَّةُ لِلَّذِینَ ارتکَبُوا المَعَاصِیَ فَمَا اعَلٰی مَرَاتِبَ الَّذِینَ بَذلُوا نفُوسَهُم فِی رَضَاءِ الْحُسَینُ فِی یَومِ الطَّفِّ

"اے گروہ مومنین جب گناہ گار مومنین کے اتنے بلند درجات ہیں تو ان کے درجات کتنے عالی ہوں گے جنہوں نے روز عاشور اپنی جانیں امام مظلوم کے قدموں پر نچھاور کر دیں"

محمد بن ابی طالب روایت کرتے ہیں کہ روز عاشور جب تمام جانثاران مظلوم کربلا ایک ایک کر کے فرزند رسولؐ پر اپنی جان فدا کرتے ہوئے راہی جنت ہونے لگے

www.ShianeAli.com

تو جناب عابس شاکری نے اپنے غلام شوذب سے کہا کہ میں اپنے آقا پر اپنی جان قربان کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں' تیرا کیا خیال ہے؟ شوذب نے کہا بھلا اس سے نیک ارادہ کیا ہوسکتا ہے۔ ہمیں جلد امامؑ کی خدمت میں جا کر جہاد کی اجازت طلب کرنی چاہیے کیونکہ یہ مقتضائے عقل ہے آج وہ دن ہے کہ ہم جس قدر تحصیل ثواب کر سکیں کریں۔ کیونکہ زندگی میں اس سے بہتر اور سعد دن کبھی میسر نہ آئے گا۔ یہ سن کر جناب عابس امامؑ کی خدمت میں پہنچے۔

وَسَلَّمَ عَلَى الْحُسَيْنَؑ وَقَالَ يَا سَيِّدِى وَاللّٰهِ لَا شَيْئً عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَعَزُّ وُاَحَبَّ بِهٖ اِلَیَّ.

مولا کو سلام کیا اور کہا ! اے آقا! خدا کی قسم زمین پر مجھے آپ سے زیادہ عزیز کوئی نہیں اگر میرے پاس کوئی ایسی چیز ہوتی کہ جس کے سبب میں آپ سے یہ بلائے عظیم رد کر سکتا تو میں وہ چیز دینے سے بھی دریغ نہ کرتا۔ لیکن مجبور ہوں کہ میرے پاس سوائے جان کے اور کوئی چیز نہیں ۔ چاہتا ہوں کہ وہ آپ پر نثار کر دوں مولا آج میرا آخری سلام قبول فرمائیے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اذن جہاد لے کر جب آپ میدان جنگ میں آئے تو ربیع بن تمیم کہتا ہے کہ میں نے فوراً ان کو پہچان لیا کیونکہ میں اکثر معرکوں میں ان کی جوانمردی اور شجاعت کا مشاہدہ کر چکا تھا۔ ان کو آتے ہی دیکھ کر میں نے اپنی فوج کو آواز دی:

یہ عرب کے شیروں میں سے ایک شیر ہے اور اس کا نام عابس بن مسیّب ہے ۔ یہ شجاعت میں اپنی مثال آپ ہے۔ خبردار تم میں سے کوئی اپنی بہادری کے زعم میں اس کے سامنے نہ جائے۔ جو جائے گا مارا جائے گا۔"

یہ سن کر سب پر ایسا خوف طاری ہوا کہ جب جناب بس نے للکارا تو کوئی بھی

www.ShianeAli.com

آپ کے مقابلہ کے لیے آ گے نہ بڑھا۔ پس جب ابن سعد نے دیکھا کہ میری فوج میں سے کوئی بھی عابس کے مقابلہ کے لیے نہیں نکل رہا تو اپنی فوج کو مخاطب کر کے کہا! اگر تم میں اکیلے اس کے مقابلہ کی ہمت نہیں تو پھر سارے مل کر ہی اس پر حملہ کر دو اور پتھر مار مار کر اس کو زخمی کر دو کیونکہ اس کے قتل کی اس سے بہتر اور کوئی تدبیر نہیں ہوسکتی ادھر جناب عابس نے ان پر حملہ کر دیا۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے دیکھا کہ صفوں کی صفیں ان کے سامنے ایسے بھاگتی ہوئی نظر آتی تھیں جیسے باز کے آگے چڑیوں کے ڈار اڑتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ پس آپ کے ان دلیرانہ حملوں نے مجبور ہو کر فوج اشقیا نے ہر طرف سے آپ پر حملے شروع کر دیئے! بالآخر آپ زخموں کی تاب نہ لا کر راہی بہشت ہوئے۔ آپ کا سر کئی لوگوں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

کے ہاتھوں میں تھا اور ہر کوئی یہ کہہ رہا تھا کہ اسے میں نے قتل کیا ہے۔ اسے میں نے قتل کیا ہے..........''

فَقَالَ عَمَرَ بنُ سَعدٍ لا تَختَصِمُوا فَانَّه لَم یَقتُلهِ اَنسَانٌ وَاحِدٌ ہ

عمر بن سعد نے کہا::

''تم فضول لڑ رہے ہو کیونکہ عابس جیسے شجاع کو قتل کرنا تم میں سے کسی ایک کے بس کی بات نہیں تھی بلکہ تم سب نے مل کر اسے قتل کیا ہے''

بحار الانوار میں ہے کہ جب سارے جانثار اجازت طلب کر کے میدان جہاد میں جا رہے تھے اس وقت آپؑ کے ایک انتہائی متقی و پرہیزگار صحابی حضرت سوید نے اجازت طلب کی۔ وہ میدان کارزار میں اترے اور شیر کی طرح افواج یزید پر حملہ آور ہوئے۔ فوج اشقیاء نے ہر طرف سے گھیر کر حملہ کیا۔ آپ زخموں سے چور ہو کر زمین پر گر پڑے فوج اشقیاء نے سمجھا کہ قتل ہو گئے لیکن منقول ہے کہ جناب سوید کافی دیر تک

www.ShianeAli.com

زمین پر بے ہوش پڑے رہے۔ جب ہوش آیا تو قَدقُتِلَ الحُسَینُؑ کی صدا آپ کے کانوں میں پڑی۔ آپ جوش شجاعت سے اٹھے اور اپنے موزے سے خنجر نکال کر دوبارہ حملہ آور ہوئے اور کئی اشقیاء کو واصل جہنم کر کے خود بھی مقام شہادت پر فائز ہوئے۔

مقتل ابو مخنف میں ہے کہ ان کے بعد جناب عروہ غفاری نے اذن جہاد طلب کیا۔ اس وقت وہ انتہائی عمر رسیدہ تھے اور ان کی پشت نون کی طرح خمیدہ تھی۔ آپ انتہائی پرہیز گار تھے اور آنحضرت کے ساتھ کئی جنگوں میں شرکت کر چکے تھے۔ بلکہ لوگ ان کو بدری کہتے تھے آپ مولا کی خدمت میں پہنچے۔ اپنی کمر کو سیدھا کیا آنکھوں سے پلکیں اٹھائیں اور عرض کیا: ''اے فرزند رسول میں آپ کے والد گرامی اور جد امجد جناب رسول خدا کا پرانا صحابی ہوں۔ مولا آپ کو اس تکلیف کی حالت میں دیکھنے کی مجھ میں طاقت نہیں لہٰذا جہاد کی اجازت مرحمت فرمائیں مظلوم کربلا اس پیرانہ سالی میں ان کا نوجوانوں جیسا جذبہ جہاد دیکھ کر نہایت خوش ہوئے اور فرمایا:

Presented by: https://jafrilibrary.com/

''اے میرے نانا کے بوڑھے صحابی اس مصیبت میں ہم اہل بیتؑ کی نصرت وحمایت کے عوض اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے جاؤ تمہیں بھی اجازت ہے۔ آپ رخصت لے کر میدان میں آئے اور بہت بہادری سے لڑے۔ تقریباً ساٹھ کفار کو قتل کر کے خود بھی عازم بہشت ہوئے۔

معتبر کتب میں روایت ہے کہ جب سارے اصحاب امامؑ باری باری اجازت لے کر میدان جہاد میں جانے لگے تو اسی اثنا میں امام حسینؑ کا ایک ترکی النسل غلام جو قاری قرآن تھا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا آقا: ''اب مزید ظلم وجور دیکھنا میرے بس کا روگ نہیں۔ مولا! مجھے بھی اجازت دیں کیونکہ میں نے ایسی زندگی کا کیا کرنا ہے۔ مولا کو یہ غلام بہت عزیز تھا لہٰذا شفقت ومحبت کی بنا پر اسے اجازت نہ دی؛

www.ShianeAli.com

جب اس نے دیکھا کہ مولا میری محبت کی وجہ سے مجھے اجازت نہیں دے رہے تو ہاتھ باندھ کر قَبَّلَ یَدَیْهِ وَرِجلَیهِ حَتّٰی اَذِنَ لَهٗ ۔ آپ کے قدموں پر گر پڑا اور رو رو کر اجازت ہو پس مولا نے نہیں اجازت دے دی آپ میدان میں آئے اور یہ رجز پڑھا:

"اے گروہ شیاطین! دیکھ لو میں حیدر کرارؑ کے بیٹے حسینؑ کا غلام ہوں۔ اگر میں اسد اللہ الغالب کا نام لے کر پانی کے اندر نیزہ ماروں تو وہ بھی میرے وار کی ضرب سے جوش کھانے لگے۔ میں ایسا تیر انداز ہوں کہ اگر تیر چلانا شروع کر دوں تو زمین و آسمان کے درمیانی فاصلے کو تیروں سے بھر دوں۔ میں وہ ہوں کہ میری تلوار کی چمک سے کفار کی آنکھیں چندھیا جائیں اور میری تلوار کے شعلوں سے اشقیاء کے دل شق ہو جائیں۔

"پس یہ رجز پڑھ کر آپ اس فوج بدنہاد پر حملہ آور ہوئے اور کئی نامور کفار کو

Presented by: https://jafrilibrary.com/

واصل جہنم کیا آپ جس طرف بھی حملہ کرتے' جو سامنے آتا اسے فی النار کرتے چلے جاتے۔ جب وہ آپ کے مقابلہ سے عاجز آ گئے تو ہر طرف سے حملہ کر دیا' آپ زخموں سے نڈھال ہو کر گھوڑے سے گرے اور گرتے ہوئے آواز دی۔

"یَا سَیِّدِیْ اَدْرِکْنِی میرے مولا میری مدد فرمایئے۔ فَلَمَّا سَمِعَ الْحُسَیْنُؑ نِدَائَهٗ اقبَلَ اِلَیْهِ فَوَجَدَ مُدَمَّلَه بِدَمِهٖ وَوَضَعَ خَدُّهٗ عَلٰی خَدِّهٖ وَ بَکٰی۔

جب امام مظلوم کربلاؑ نے اس کی آواز سنی مولا اس کے پاس پہنچے آپ نے دیکھا کہ وہ اپنے خون میں لت پت ہے آپ نے اس کا سر اپنی گود میں لیا اپنے رخسار مبارک اس کے رخساروں پر رکھے اور بہت روئے۔

اَلا لَعنَةُ اللّٰهُ عَلَی القَومِ الظّٰلِمِینَ

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

سترہویں مجلس

شہزادہ عبداللہ ابن مسلم اور شہزادہ قاسم ابن الحسنؑ کی شہادتیں

قَالَ الصَّادِقُؑ مَن ذَكَرَ الْحُسَيْنَ فَخَرَجَ مِنْ عَيْنَيْهِ دَمْعٌ وَلَوْ بِقَدَرِ جِنَاحِ الذُّبَابَةِ كَانَ ثَوَابُهُ عَلَى اللّٰهِ وَلَمْ يَرْضَ لَهُ بِدُوْنِ الْجَنَّةِ۔

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ جو شخص امام حسینؑ کا ذکر کرے یا سنے اور آپ کی مصیبت پر اس کی آنکھ سے مچھر کے پر کے برابر اشک جاری ہو جائے اس کا اجر وثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس مؤمن کو بہشت میں داخل کرنے سے کم کسی اجر پر راضی نہ ہوگا پس اے گروہ مؤمنین! امام مظلومؑ کا ذکر کیا کرو اور ان کے مصائب پر آنسو بہایا کرو تاکہ روز قیامت درجات عالیہ سے سرفراز ہوسکو۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

بحار الانوار اور دیگر کتب میں مذکور ہے کہ روز عاشور جب فوج اشقیاء نے مظلوم کربلاؑ کو ہر طرف سے گھیر لیا تو آپؑ کے جانثاروں میں سے ایک کے بعد دوسرا اذن جہاد طلب کرتا، آپ بڑی حسرت اور مشکل سے اسے اجازت مرحمت فرماتے اور کہتے تم چلو ہم بھی تمہارے پیچھے آرہے ہیں۔ اور ساتھ یہ آیۃ مجیدہ تلاوت فرماتے:

"وَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ مِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ"

پس جب آپ کے تمام اعوان وانصار درجہ شہادت پر فائز ہو چکے تو مظلوم کربلا اٹھے

www.ShianeAli.com

وَنظَرَ یَمِینًا وَ شِمَالًا فَلَم یَرَی اَحَدًا فَنَادیٰ وَامُحَمَّدُ ہ وَاحَمزَتَا ہواعَلِیَاہُ وَاحَسَنَاہُ۔

آپ نے دائیں بائیں دیکھا اور جب کسی مددگار کو نہ پایا تو آنکھوں میں آنسو بھر کر فرمایا: ''اے نانا محمدؐ! اے جد بزرگوار! حضرت حمزہ! اے بابا علیؑ اے بھائی حسن! دیکھو حسینؑ تنہا ہو گیا۔ میرے سارے مددگار مارے گئے پھر اصحاب اور جانثاروں کی لاشوں میں کھڑے ہو کر فرمایا:

''کہاں ہیں وہ نیکوکار جو ہم اہل بیتؑ کے مددگار تھے؟ کہاں ہیں وہ دیندار جس پر اللہ نے ہماری اطاعت واجب کی ہے؟ کہاں ہیں وہ دیانت دار جو رسول خدا کی وصیت پر عمل پیرا تھے۔''

روایت میں ہے کہ مظلوم کربلاؑ اتنا روئے اتنا روئے کہ آپ پر غشی کی حالت طاری ہو گئی۔ اور جب اہل حرم نے مولاؑ کے گریہ کی آواز سنی تو تمام بیبیاں اتنی شدت سے روئیں کہ ان کے رونے اور ماتم سے کربلا کی زمین کانپ گئی۔ بچے اپنی ماؤں کی گودوں میں رونے لگے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

ابو مخنف میں روایت ہے کہ جب آپ کے تمام اصحاب راہ وفا پر چلتے ہوئے داخل بہشت ہو چکے تو آپ کے اعزا میں سے سترہ جوان جن میں سے بعض علوی تھے اور بعض عقیلی، بعض جعفری، بعض حسنی اور بعض حسینی سب نے یکے بعد دیگرے اذن جہاد طلب کیا۔

''فَاَوَّلَ مَن بَرَزَ مِنھُم وَوَقَفَ بِاَزَاءِ الحُسَینؑ عَبدُاللّٰہ بنُ مُسلِمٍ بنِ عَقِیلِ بنِ ابِیطَالِبِ وَاُمّہُ رُقَیَّۃُ بِنتُ عَلِیؑ''۔

پس سب سے پہلے جس نے اذن جہاد طلب کیا وہ جناب عبداللہ بن مسلم بن

www.ShianeAli.com

عقیل تھے، جن کی والدہ ماجدہ جناب رقیہ بنت علیؑ تھیں۔ جب جناب عبداللہ آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اجازت چاہی کہ ماموں جان یہ ناچیز آپؑ پر اپنی جان نچھاور کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہے۔تو آپ نے رو کر فرمایا بیٹے تمہاری طرف سے تمہارے باپ مسلم کی شہادت ہی کافی ہے۔ جناب عبداللہ نے عرض کیا: ''ماموں جان! یہ جان اگر بچا بھی لوں تو پھر بھی کس کام کی؟ اور کل قیامت کے دن آپ کے نانا رسول اکرمؐ کو کیا منہ دکھاؤں گا؟''

پس مظلوم کربلاؑ نے ان کو اجازت دی آپ میدان میں آئے۔ رجز پڑھا اور لشکر بدنہاد پر حملہ آور ہوئے اور تقریباً چار سو سواروں کو فی النار کیا بالآخر ہر طرف سے حملہ ہوا جب آپ زخموں سے چور ہو گئے تو عمرو بن صبیح صیدا اور اسد بن مالک لعنت اللہ علیہما نے حملہ کر کے آپ کو شہید کر دیا۔ مظلوم کربلا نے جب اس جوان کو گھوڑے سے گرتے ہوئے دیکھا تو میدان میں گئے اور فرمایا:

Presented by: https://jafrilibrary.com/

''قَتَلَ اللّٰهُ قَاتِلَ اٰلِ عَقِیْلٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّااِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ.

اللہ تعالیٰ آل عقیل کے قاتل پر لعنت فرمائے اور پھر روتے ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔

جناب عبداللہ بن مسلم کی شہادت کے بعد جناب عون بن عبداللہ بن جعفر اذن جہاد لے کر میدان میں اترے اور ایک سو پچاس کفار کو واصل جہنم کرنے کے بعد اپنی جان مولا پر قربان کر دی۔

ان کے بعد جناب قاسمؑ اس حال میں خیمہ سے باہر تشریف لے آئے جیسے چاند بدلیوں کی اوٹ سے نکلتا ہے۔''

''فَوَقَفَ بِاِزَاءِ عَمِّهِ الْحُسَیْنِؑ وَقَالَ یَا عَمِّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ''

www.ShianeAli.com

آ کر اپنے چچا کے سامنے کھڑے ہوئے اور کہا: "چچا جان! میں یتیم بھی اذن جہاد طلب کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ امام مظلومؑ نے بھتیجے کی طرف دیکھا اور فرمایا:

"یَا نُورَ عَیْنَیَّ اَنْتَ عَلَامَةٌ مِنْ اَخِی الْحُسَیْنِ"

"بیٹے! تو تو میرے بھائی حسن کی نشانی ہے۔ تو تو میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ تو میری آنکھوں کا نور ہے۔ میرے دل کا سرور ہے۔ تجھے موت کی اجازت کیسے دے دوں۔ اپنے منہ سے موت کا لفظ کہہ کر میرے دل کو مسموم مت کرو"

"قَالَ لَهُ القَاسِمُ یَا عَمِّ کَیْفَ اَصْبِرُ وَلاَ اَمْشِی اِلَی الْمَوتِ وَاِنِّی اَرَاکَ بِلاَ نَاصِرٍ وَلَا مُعِیْنٍ"

قاسمؑ نے رو کر کہا: جب آپ جیسا چچا مصیبت میں مبتلا ہو تو میں بھلا موت کی اجازت کیوں نہ مانگوں؟ جب آپ بے یار و مددگار ہوں ایسے میں میں کیسے صبر کر سکتا ہوں؟"

Presented by: https://jafrilibrary.com/

منتخب اور محرق القلوب جیسی کتب میں منقول ہے کہ جب قاسم نے محسوس کیا کہ چچا کسی طرح بھی جہاد کی اجازت نہیں دے رہے تو ایک طرف ہٹ کر بیٹھ گئے اپنا سر اپنی رانوں پر رکھا اور رونے لگے۔ اور اپنے باپ کی وصیت پر غور کیا کہ بابا نے آخری وقت میں یہ تعویذ دیا تھا اور کہا تھا جب بہت دل تنگ ہو اور کسی بڑی مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ تو اس تعویذ کو کھول کر پڑھنا اور اس پر عمل کرنا۔

فَحَلَّهَا عَنْ کَتْفِهِ وَنَظَرَ اِلَی کِتَابَتِهَا وَ اِذَا فِیهَا یَا وَلَدِی اِذَا رَاَیْتَ عَمَّکَ الحُسَیْنَؑ فِی طَفِّ کَرْبَلَا بَیْنَ الاَعْدَاءِ . وَحِیدًا فَجُدْبِهِ بِنَفْسِکَ .

www.ShianeAli.com

آپؑ نے اپنے بازوں سے وہ تعویذ کھولا اور اس کی عبارت پڑھی اور جب دیکھا کہ اس میں یہ لکھا ہے کہ اے نور چشم! جب میدان کربلا میں اپنے چچا حسینؑ کو لشکر اعداء میں گھرا ہوا پاؤ تو ان پر اپنی جان فدا کر دینا۔ پس جناب قاسمؑ اس تعویذ کو وسیلہ بنا کر چچا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے والد ماجد کی وصیت والی تحریر انہیں دکھائی۔ مظلوم کربلا بھائی کی تحریر دیکھ کر بہت روئے۔ جناب قاسمؑ کا ہاتھ پکڑا اور جناب عباس علمدار کے ساتھ خیمہ میں تشریف لائے۔ بہن زینبؑ سے کہا بہن لباس والا صندوق لاؤ۔ بی بی نے وہ صندوق آپ کی خدمت میں رکھا۔ مظلوم کربلا نے صندوق کھولا اپنے بھائی حسنؑ کی عبا نکال کر یتیم بھتیجے کو پہنائی بھائی کا عمامہ نکالا اور یتیم کے سر پر باندھا۔ جناب قاسمؑ کو خیام سے باہر لائے۔ عمامے کے دونوں پلو قاسم کے سینے پر لٹکائے جیسے مرنے والے کو عمامہ پہنایا جاتا ہے۔ پھر قاسمؑ کو گود میں لے کر گھوڑے پر سوار کرایا۔ پھر بڑی حسرت سے قاسم کو دیکھا اور فرمایا:

Presented by: https://jafrilibrary.com/

''بیٹا جاؤ میں تجھے اللہ کے حوالے کرتا ہوں''

جناب قاسمؑ میدان میں آئے اور عمر بن سعد کو مخاطب کر کے فرمایا: اے ملعون! تجھے شرم نہیں آتی کہ تو اور تیرے گھوڑے تو جی بھر کر پانی پیئیں اور اولاد رسول اللہ پیاسی ہو کل قیامت کے دن جناب رسول خدا کو کیا منہ دکھاؤ گے؟''

''آپ کی یہ پرتاثیر گفتگو سن کر عمر بن سعد نے اپنے فوجیوں سے کہا: ''کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ سحر بیان لڑکا کس خاندان کا چشم و چراغ ہے؟ سب نے کہا۔

نہیں ہم نہیں جانتے کہ یہ کون ہے؟ کیونکہ اس عمر میں اتنی فصاحت و بلاغت سے کلام کرنا کوئی معمولی بات نہیں اور اس صغیر السنی میں اتنی بہادری بھی عرب میں کہیں دیکھنے میں نہیں آئی؟

www.ShianeAli.com

فَقَالَ عُمَرُ بِنَ سَعدٍ هٰذَا قَاسِمُ ابْنُ الْحَسَنَ بِنِ عَلِیِ وَلَهٗ شُجَاعَةٌ مِن اٰبَائِهٖ فَلاَ تُبَارِزُوْه وَاحِدًا وَاحِدًا بَلِ احمِلُوا عَلَیهِ دَفعَةً وَاحِدَةً.

عمر بن سعد نے کہا اسے بچہ نہ سمجھنا یہ قاسم بن حسنؑ بن علیؑ ہے! اسے فصاحت وشجاعت ورثہ میں ملی ہے لہٰذا ایک ایک کر کے اس کا مقابلہ نہ کرنا! اس طرح تم میں سے کوئی بھی اس پر فتح حاصل نہ کر سکے گا۔ بلکہ سارے مل کر اس پر حملہ کرو۔ اتنے میں جناب قاسم نے بلند آواز سے للکارا ھَل مِنْ مُبَارِزٍ ارے بدبختو ہے کوئی میرا مقابلہ کرنے والا؟ پھر آپ نے یہ رجز پڑھا۔

اِنْ تنکِرُونِی فَاَنَا ابْنُ الْحَسَنَ
Presented by: https://jafrilibrary.com/
سِبطُ النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی الْمُؤتَمَنُ
هٰذَا حُسَیْنٌ کَاالاَسِیْرِ الْمُرْتَهَنِ
بَیْنَ اُنَاسٍ لَاسُقُوْا صَوْبَ الْمُزْنِ

اے کوفہ وشام کے رہنے والو! جو مجھے جانتا ہے وہ تو جانتا ہی ہے اور جو نہیں جانتا جان لے کہ میں حسنؑ کا بیٹا ہوں جو فرزند رسول ثقلینؐ ہے۔ لعنت ہے تم پر کہ حسینؑ جیسے کریم انسان کو اپنا قیدی بنا رکھا ہے اور تین دن سے اس پر پانی بند کیا ہوا ہے۔ اس تمام ظلم وستم کے سبب خدا تم کو اپنے ابر رحمت سے سیراب نہ کرے۔

آپؑ رجز پڑھنے کے بعد بار بار مقابلے کے لیے بلاتے رہے لیکن کسی کو جرات نہ ہوئی کہ آپ کے مقابلہ کے لیے نکلے۔ جب آپ نے بار بار للکارا تو ایک بد بخت فوج اشقیاء سے نکلا جس کو شجاعت میں کوفہ وشام والے ایک ہزار سواروں کے برابر شمار کرتے تھے۔ اس نے آتے ہی جناب قاسمؑ کے سر پر وار کرنا چاہا۔ آپ

www.ShianeAli.com

نے اس کے وار کو روکا اور اتنی طاقت سے اس کی گردن پر ایسا وار کیا کہ ایک ہی وار سے اس کی گردن تن سے جدا ہو کر دور جا گری۔ اپنے باپ کا یہ حشر دیکھ کر اس کے چار بیٹے بڑے غصے سے آپ پر حملہ آور ہوئے لیکن جناب قاسم نے زور حیدری سے ان سب کو بھی یکے بعد دیگرے واصل جہنم کر دیا۔

پھر آپ نے فوج اشقیاء کو مخاطب کر کے کہا: کوئی ہے جو میرا مقابلہ کرے۔ لیکن پانچ جری اور شجاعت میں اپنی مثال آپ سمجھے جانے والوں کا حشر دیکھ کر کسی میں آپ کے مقابلہ کی جرات نہ ہوئی۔

راوی کہتا ہے کہ آپ کے رعب و دبدبہ کو دیکھ کر جب کوئی آپ کے مقابلہ کے لیے نہ نکلا تو ارزق نامی ایک پہلوان باہر آیا جو فن سپہ گری میں شیطان سے زیادہ مشہور تھا۔ اور اپنی شجاعت پر اتنا مغرور تھا کہ کسی کو اپنا ثانی نہیں سمجھتا تھا۔ وہ بڑے غرور اور غصے میں جنگ کے لیے آیا یہ منظر دیکھ کر امام حسینؑ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے آپ نے اس بد بخت کے لیے بد دعا اور یتیم قاسمؑ کے لیے فتح و نصرت کی دعا فرمائی۔ جب وہ ملعون گھوڑا دوڑاتا ہوا جناب قاسمؑ کے پاس پہنچا تو جناب قاسمؑ نے للکارا کر کہا: اے بد حواس لعنت ہے تیری شجاعت پر کہ تیرے گھوڑے کا زیر بند کھلا ہوا ہے اور تجھے اس کی کوئی خبر ہی نہیں؟ جب اس نے جناب قاسم یہ طنزیہ گفتگو سنی تو اچانک گھوڑے کے زیر بند کو دیکھنے کے لیے نظر پھیری کہ جناب قاسم نے اس کے سر پر اتنا بھرپور وار کیا کہ تلوار نے اس کے سر سے ہوتے ہوئے گھوڑے کو بھی کاٹ کر دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ پھر جناب قاسمؑ لشکر اشقیاء کے پرچمدار پر حملہ آور ہوئے تو فوج اشقیاً نے ہر طرف سے اس چاند کو گھیر لیا۔ تیروں، تلواروں اور نیزوں کے اتنے زخم آپ کے بدن نازک پر آئے کہ آپ گھوڑے کی زین سے زمین پر آ رہے۔ گرتے گرتے آپ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

نے آواز دی یَا عَمَّاہُ اَدرِ کنِی ۔ چچا جان! قاسم گھوڑے سے گر گیا۔ جب مظلوم کربلا نے قاسمؑ کی یہ آواز سنی تو بیتاب ہو کر میدان میں آئے۔

فَلَمَّا انْجَلَتِ الْغَبَرَةُ وَجَدَهُ الْحُسَيْنُؑ اَنَّهُ يَفْحَصُ بِرِجْلَيْهِ التُّرَابَ.

لیکن جب مظلوم کربلاؑ آپ کے پاس پہنچے تو آپ گھوڑوں کے سموں کے نیچے پامال ہو چکے تھے۔ قاسمؑ کا نازک بدن ٹکڑوں میں بٹ چکا تھا۔ مولاؑ آپ کے سرہانے بیٹھ گئے۔ رو کر بلند آواز سے کہا بیٹا خدا اس قوم پر لعنت کرے جس نے تیرے جیسے معصوم بچے کو ناحق قتل کیا۔ اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک! تیرا چچا تم پر قربان۔ اے بیٹے! تیرے چچا کے لیے یہ مصیبت برداشت کرنا بہت مشکل ہے کہ تو اسے مدد کے لیے پکارے اور وہ مدد نہ کر سکے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ

☆☆☆☆☆

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

اٹھارہویں مجلس

جناب عبداللہ بن حسنؑ کی شہادت

قَالَ الصَّادِقُ مَامِنْ بَاکٍ یَبْکِی عَلَی الْحُسَیْنِ اِلَّا وَصَلَ فَاطِمَۃَ وَسَعَدَھَا وَوَصَلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَاَدّٰی حَقَّنَا اَھْلُ الْبَیْتِ

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ جو شخص امام حسینؑ کی مصیبت پر روئے اس نے سیدہ فاطمہ زہراءؑ پر اور جناب رسول معظمؐ پر احسان کیا اور ہم اہل بیتؑ کا حق ادا کیا۔ شیخ نجم الدین محمد بن یوسف بن عبدالحی نے اپنی کتاب مجالس عشرہ میں نقل کیا ہے کہ روز عاشور جب امام مظلومؑ کے سب اصحاب درجہ شہادت پر فائز ہو چکے اور آپ کے رشتہ داروں میں سے بھی کچھ افراد جام شہادت نوش فرما چکے تو جناب عبداللہ بن حسنؑ اپنے چچا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

یَا عَمِّیَ الْکَرِیْمَ رُوْحِی لَکَ الْفِدَاءُ ئِذَنْ لِی عَنّی اُقَاتِلُ اَعْدَاءَ اللّٰہِ وَاَعْدَائَکَ بَیْنَ یَدَیْکَ

چچا جان مجھے اجازت دیجئے تا کہ میں آپ کے سامنے اللہ تعالیٰ اور آپ کے دشمنوں کو قتل کر کے سرخرو ہو سکوں۔ امام حسینؑ نے انتہائی شفقت سے بھتیجے کی طرف دیکھا اور فرمایا بیٹے! ابھی صبر کرو۔

ابھی یہ مکالمہ ہو ہی رہا تھا کہ لشکر اعداء کی طرف سے آواز آئی کہ اے

www.ShianeAli.com

جانثاران حسینؑ تم میں سے کوئی ایسا شجاع ہے کہ جو میدان کارزار میں ہمارا مقابلہ کرے۔ یہ سننا تھا کہ حضرت عبداللہ بن حسنؑ جو شجاعت میں بہت مشہور تھے فوراً مولاؑ سے اجازت لے کر میدان جنگ میں آئے اور آتے ہی فرمایا:

اَيُّهَا الْمُشْرِكُوْنَ جَاءَ كُمُ الْمُجِيْبُ هَا اَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْحُسَنِؑ بْنِ عَلِيٍّؑ

اے گروہ مشرکین! تم میں سے جو مدعی شجاعت ہے آئے اور میرا مقابلہ کرے۔ میں حسن بن علیؑ کا بیٹا عبداللہ ہوں"

جب جناب عبداللہ کافی دیر تک انہیں للکارتے رہے اور ان میں سے کوئی بھی آپ کے رعب و دبدبہ کی بناء پر مقابلہ کے لیے نہ نکلا تو آپ بپھرے ہوئے شیر کی مانند لشکر کفار پر حملہ آور ہوئے اور لشکر کے پچیس نامور افراد کو قتل کرنے کے بعد اپنے چچا کی خدمت میں پہنچے تو قدموں پر گر کر عرض کیا:

"يَا عَمِيَّ الْكَرِيْمَ الْعَطَشُ قَدْ قَتَلَنِي لَوْكَانَ شَرْبَةُ مَاءٍ لاَ فُنَبتُ جَمِيْعَ بِهِ اَعْدَالِكَ"

چچا مجھے پیاس ہلکان کر رہی ہے۔ اگر ایک گھونٹ پانی مل جاتا تو آپ دیکھتے کہ میں آپ کے دشمنوں میں سے کسی ایک کو بھی نہ چھوڑتا۔ مولا نے یہ سنا اور بہت روئے اور کہا بیٹا تھوڑی دیر صبر کرو ابھی نانا مصطفیٰؐ تجھے کوثر سے سیراب کریں گے مولاؑ کے منہ سے صبر کا لفظ سن کر آپ دوبارہ میدان میں آئے اور کشتوں کے پشتے لگا دیئے۔ فوج اشقیاء نے آپ کو ہر طرف سے گھیر لیا آپ پر تلواروں اور نیزوں کی بارش کر دی گئی۔ آپ نڈھال ہو کر گھوڑے سے گرے اور چچا کو مدد کے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

لیئے آواز دی۔ جب مولا نے اپنے یتیم بھتیجے کو گرتے دیکھا تو بے تاب ہو کر آپ کے پاس پہنچے آپ کے زخمی بدن سے کفار کو دور کیا اور ان میں سے بارہ کو واصل جہنم کرنے کے بعد آپ کو اٹھا کر لائے جب بیبیوں نے آپ کو خون میں لت پت دیکھا تو گریہ کا ایک کہرام بپا ہو گیا۔

اَلَا لَعۡنَةُ اللّٰهُ عَلٰى الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ

☆☆☆☆☆

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

انیسویں مجلس

جناب حضرت عباس علمدارؑ کی شہادت

فِی کُتُبِ الْاَخْبَارِ کَالْاَ مَالِی وَالْخِصَالِ وَالْبِحَارِ اَنَّ عَلِیَّ ابْنَ الْحُسَیْنَ سَیِّدُ السَّاجِدِیْنَ نَظَرَ اِلٰی عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ اَبِی طَالِبٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاسْتَعْبَرَ

امالی، خصال اور بحارالانوار جیسی معتبر کتب میں معتبر راویوں سے منقول ہے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

کہ ایک مرتبہ جناب امام زین العابدینؑ نے اپنے چچا جناب عباس ابن علیؑ کی طرف دیکھا اور آنکھوں میں آنسو امڈ آئے۔ آپ نے فرمایا جنگ احد کے دن سے سخت ترین دن جناب رسالتمآبؐ کی زندگی میں نہ تھا کیونکہ اس دن آپ کے چچا حضرت حمزہؓ شہید ہوئے۔ اس کے بعد جناب جعفر بن ابی طالبؑ علم دار کی شہادت کا دن آپ کے لیے سخت ترین دن تھا۔ اس کے بعد آپؑ نے فرمایا کہ پھر آپؐ پر وہ دن سب سے سخت تھا جس دن تیس ہزار دشمنوں نے امام حسینؑ کو اپنے گھیرے میں لے رکھا تھا اور ان میں سے ہر بدبخت آپ کے قتل کو تقرب خدا کا باعث سمجھتا تھا۔ جبکہ ہر ملعون اپنے آپ کو امت محمدیہ بھی کہلاتے تھے۔ جبکہ مظلومؑ کربلا نے ایک ایک بے حیا کو وعظ و نصیحت فرمائی اور اللہ کے عذاب سے ڈرایا لیکن انہوں نے آپ کو انتہائی مظلومیت کی حالت میں شہید کر دیا۔ اس کے بعد امام زین العابدینؑ نے فرمایا:

www.ShianeAli.com

"رَحِمُ اللّٰہُ عَبَّاسَ بْنَ عَلِیٍّ فَلَقَدْ اٰثَرَ وَفَدٰی بِنَفْسِہٖ اَخَاہُ حَتّٰی قُطِعَتْ یَدَاہُ"

"خدا میرے چچا عباس ابن علیؑ کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے ساری زندگی اپنے بھائی کی نصرت میں گزاردی اور دونوں بازو کٹوانے کے بعد اپنی جان بھی بھائی پر نچھاور کردی۔

پس اللہ تعالیٰ نے انہیں دونوں ہاتھوں کے عوض حضرت جعفر طیار کی طرح دو پر عطا فرمائے ہیں جن سے آپ جنت میں پرواز کرتے ہیں۔ اللہ کے ہاں میرے چچا کو وہ منزلت اور تقرب حاصل ہے کہ روز قیامت اس عزت و منزلت کو دیکھ کر تمام شہداء آپ پر رشک کریں گے اور یہ صلہ ہے روز عاشورا اپنے بھائی پر جان قربان کرنے کا"۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

بحار میں روایت ہے کہ جب جناب قاسمؑ بن حسنؑ درجہ شہادت پر فائز ہو چکے اور ان کا جسم نازنین گھوڑوں کے سموں کے نیچے پامال ہو چکا تھا تو جناب عباسؑ بہت زیادہ روئے اور ایک سرد آہ بھر کر شہادت کے لیے بے چین ہو گئے۔ آپ علم لشکر ہاتھوں میں لیے مولاؑ کی خدمت میں اجازت کے لیے حاضر ہوئے اور آکر عرض کیا: "یا بن رسول اللہ اب اس سے زیادہ ظلم دیکھنے کی غلام میں طاقت نہیں لہٰذا مجھے بھی اجازت مرحمت فرمائیں آپ کے یہ الفاظ سن کر مظلوم کربلاؑ بہت روئے اور فرمایا:

"یَا اَخِی کَیْفَ اٰذَنُ لَکَ وَاَنْتَ حَامِلُ لِوَائِی وَعَلَامَۃُ مِنْ عَسْکَرِی"

"بھیا عباسؑ! تجھے کیسے اجازت دے دوں تم تو علمدار لشکر ہو اور میری فوج کی آخری نشانی ہو"

www.ShianeAli.com

اگر تم بھی چلے گئے تو حسینؑ تنہا رہ جائے گا''

یہ سن کر جناب عباسؑ نے عرض کیا:

مولا! میں نے اتنے ظلم دیکھے ہیں کہ میرا کلیجہ پھٹ گیا ہے اور زندگی سے میرا دل تنگ ہو گیا ہے۔ مولاؑ مجھ سے یہ کیسے برداشت ہو سکتا ہے کہ عبداللہؑ و قاسمؑ جیسے معصوم شہید ہو جائیں، حسینؑ سا آقا دشمنوں کے گھیرے میں ہو اور عباسؑ زندہ ہو''

روایت کے الفاظ ہیں کہ جناب عباسؑ بار بار اذن طلب کرتے رہے لیکن مظلوم کربلاؑ نے انہیں اجازت نہ دی۔ مقتل ابو مخنف میں ہے کہ اپنے بھائی عباسؑ کو اجازت دینے کی بجائے مظلوم کربلاؑ خود آمادۂ شہادت ہوئے اور اسی خیال سے خیام میں تشریف لائے تاکہ مخدرات عصمت و طہارت سے وداع کریں۔ خیام میں پہنچ کر آپ نے اپنی بہن زینبؑ سے فرمایا:

Presented by: https://jafrilibrary.com/

''بہن میرے سارے اعوان و انصار حسینؑ کی حمایت اور میری نصرت میں راہی جنت ہو چکے ہیں اب میں خود کلمہ حق کی سربلندی کے لیے جانا چاہتا ہوں۔ اور تم سب کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں چونکہ آپ تمام اہل بیتؑ سے بڑی ہیں۔ میری آپ سے وصیت ہے کہ میرے بعد ان مخدرات عصمت کی نگہبانی کرنا اور ان کی حفاظت اپنے اوپر فرض سمجھنا اور میرے شیر خوار بیٹے عبداللہ کا خصوصی خیال رکھنا کیونکہ یہ نور نظر مجھے بہت پیارا ہے''

جب جناب زینبؑ نے بھائی کی یہ وصیت سنی تو تڑپ گئیں اور بہت روئیں اور عرض کیا:

''اے ماں جائے! مجھے کس کے بارے میں وصیت کر رہے ہو۔ یہ عبداللہ شدت پیاس سے جان بلب ہے اور بعید نہیں کہ شدت تشنگی سے عنقریب انتقال کر

www.ShianeAli.com

جائے۔ بھائی کیا کریں پانی تو ہمیں میسر ہی نہیں کہ اس شیر خوار کو پلاسکیں شدت پیاس اور پانی کی عدم دستیابی کی وجہ سے اس کی ماں کا دودھ بھی خشک ہوگیا ہے۔ یہ سن کر مظلوم کربلاؑ انتہائی بے کسی اور بے قراری سے خیام سے باہر آئے اور جناب عباسؑ سے کہا:

''بھائی عباس! جنگ کے لیے نہیں بلکہ میں آپ کو پانی لانے کی اجازت دے رہا ہوں کیونکہ عبداللہ قریب المرگ ہے۔ جب جناب عباسؑ نے یہ الفاظ سنے تو انتہائی عاجزی سے عرض کیا:

یَاسَیِّدِی سَمْعًا وَطَاعَةً۔ ''میرے سردار! عباسؑ حاضر ہے''

یہ کہہ کر آپ فرات کی طرف چلنے لگے۔ اچانک مولا حسینؑ نے کہا بھائی جانے سے پہلے اہل خیام سے وداع کرلو۔ جناب عباسؑ مولا کے حکم سے خیام میں گئے، اور کہا تم اہل بیتؑ اطہار پر مجھ عباسؑ کا آخری سلام ہو۔ یہ سننا تھا کہ خیام کے اندر ایک کہرام مچ گیا۔ تمام بیبیوں نے عباسؑ کو چاروں طرف سے گھیرے میں لے کر سر برہنہ رونا پیٹنا شروع کیا کوئی بی بی ہائے عباس کہہ کر رو رہی تھی تو کوئی ہائے بھائی کہہ کر کوئی ہائے مولا کہہ کر تو کوئی ہائے چچا کہہ کر جناب عباسؑ سے لپٹ رہی تھی۔ اہل حرم کی یہ گریہ وزاری قیامت کا منظر پیش کر رہی تھی۔ جناب عباسؑ رخصت ہونا چاہتے تھے لیکن ساری بیبیاں بے تابی سے آپ سے لپٹ گئیں۔ اتنے میں جناب عباس کے کانوں میں مظلوم کربلاؑ کی آواز آئی:

''یَا عَبَّاسُ اَدْرِکْ اَخَاکَ''

''بھیا عباس! جلدی مجھ تک پہنچو'' ظالموں نے مجھے گھیر لیا ہے یہ سننا تھا کہ جناب عباسؑ بیبیوں کو روتا پیٹتا چھوڑ کر انتہائی تیزی سے اپنے آقا کے پاس پہنچے۔ دیکھا

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

کہ قوم اشرار نے مظلومؑ کو گھیرا ہوا ہے آپ نے ایک بپھرے ہوئے شیر کی مانند ان پر حملہ کیا۔ اتنے بدبختوں کو واصل جہنم کیا کہ ان کی تعداد شمار سے باہر تھی۔ جب تمام لعین دور ہٹ گئے تو آپ مولاؑ سے اجازت لے کر فرات کی جانب چلے۔ دریائے فرات میں گھوڑا کو ڈالا مشک بھری۔

"وَ اَرَادَ اَنْ یَّشْرَبَ مِنَ الْمَاءِ جُرْعَةً لِشِدَّةِ عَطْشِهِ"

اور شدت پیاس سے مغلوب ہو کر چلو میں پانی لے کر پینے کا ارادہ کیا کہ اچانک

فَذَكَرَ عَطَشَ اَخِيْهِ الْحُسَيْنِؑ وَ عَطَشَ اَطْفَالِهِ وَ رَمَى الْمَاءَ مِنْ يَدِهِ

وَقَالَ لِنَفْسِهِ يَا عَبَّاسُ اَتَشْرَبُ الْمَاءَ وَسَيِّدِى الْحُسَيْنُ ظَمَانٌ "

اپنے بھائی حسینؑ اور ان کے بچوں کی پیاس یاد آ گئی اور اپنے آپ سے کہا عباسؑ یہ وفا اور محبت کے خلاف ہے کہ تو پانی پی لے جبکہ فرزند رسول پیاسا ہو۔ اصغرؑ اور سکینہؑ شدت پیاس سے جان بلب ہوں۔ یہ کہا اور پانی دریا میں گرا دیا۔ مشک کاندھے پر رکھی، باہر نکلے اور خیام کی طرف چل دیئے۔ جب عمر بن سعد نے یہ دیکھا تو اپنی فوج کو پکار کر کہا لعنت ہو تم پر عباسؑ پانی لے کر خیام میں جا رہا ہے اور تم میں اسے روکنے کی طاقت نہیں۔ یاد رکھو اگر یہ پانی حسینؑ تک پہنچ گیا تو تم میں سے کوئی ایک بھی نہیں بچ سکے گا۔ کیونکہ مسلسل پیاس ہی نے تو حسینؑ کو نڈھال کر رکھا ہے اگر اس نے ایک گھونٹ پانی پی لیا تو قیامت تک تم اس کا مقابلہ نہ کر سکو گے اور اگر تمام دنیا مل کر بھی اس شیر کا مقابلہ کرنا چاہے گی تو اس پر فتح حاصل نہ کر سکے گی۔ لہٰذا۔

"فَاحْمِلُوْا عَلَيْهِ حَمْلَةً وَاحِدَةً مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَالسِّهَامِ وَالسِّنَانِ"

عباسؑ پر ہر طرف سے تلواروں، تیروں اور نیزوں سے حملہ کر دو اس کے قتل کی اس سے بہتر اور کوئی تدبیر نہیں ہو سکتی۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

راوی کہتا ہے کہ عمر بن سعد کے یہ الفاظ سن کر ان لعینوں نے آپ پر تیروں، تلواروں اور نیزوں کی بارش کر دی لیکن حیدر کرارؑ کا فرزند زخموں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے خیام کی طرف چلے جا رہے تھے کہ اچانک ایک نامراد نے گھات میں بیٹھ کر آپ کے دائیں بازو پر تلوار کا ایسا وار کیا کہ آپ کا دایاں بازوں کٹ کر زمین پر گر پڑا۔

"فَحَمَلَ الْعَبَّاسُ الرَّكْوَةَ عَلٰى عَاتِقِهِ الْاَيْسَرَ"

عباسؑ نے مشک بائیں کاندھے پر رکھی۔ اس ملعون نے بائیں بازو پر وار کیا بازو کٹ گیا لیکن آپ نے مشک گرنے نہ دی بلکہ "حَمَلَ الرَّكْوَةَ بِاَسْنَانِهٖ" آپ نے مشک اپنے دانتوں سے پکڑ لی۔ اور خیام کی جانب چلتے رہے۔ آپ نے پوری کوشش کی کہ کس طرح یہ پانی حسینؑ کی خدمت تک پہنچ جائے لیکن ایک حرامی نے تیر مشک میں مارا پانی بہنے لگا لیکن آپ چلتے رہے کہ اچانک ایک ملعون نے آپ کے سر اقدس پر ایک آہنی گرز اتنی شدت سے مارا کہ آپ کا سر اقدس شق ہو گیا اور آپ نڈھال ہو کر گھوڑے سے گرے اور آواز دی۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ رُوْحِي لَكَ الْفِدَاءَ"

اے رسول اللہ کے بیٹے میرا آخری سلام ہو میری روح آپ پر فدا ہو میرا آخری سلام قبول کیجئے۔

یہ آواز جب مظلوم کربلاؑ نے سنی تو تڑپ کر آپ کی طرف دوڑے اور فرمایا "وَا اَخَاهُ وَ عَبَّاسَاهُ وَاقِلَّةَ نَاصِرَاهُ" ہائے میرے بھائی، ہائے عباسؑ اب میں تنہا رہ گیا۔ میرا کوئی مددگار باقی نہ رہا۔ اَلْاٰنَ اِنْكَسَرَ ظَهْرِي وَقَلَّتْ حِيْلَتِي۔ عباسؑ میری کمر ٹوٹ گئی۔ تمہارا حسینؑ غریب ہو گیا۔

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ

www.ShianeAli.com

www.ShianeAli.com

بیسویں مجلس

جناب حضرت عباس علمدارؑ کی شہادت

قَالَ الصَّادِقُ مَامِنْ عَبْدِ یُحْشَرُ اِلَّا وَعَیْنَاہُ بَاکِیَۃً اِلَّا الْبَاکِیْنَ عَلٰی جَدِّیَ الْحُسَیْنِ فَاِنَّہُ یُحْشَرُ وَعَیْنَاہُ قَدِیْرَۃٌ وَالسُّرُوْرُ عَلٰی وَجْھِہٖ

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ ہر شخص روز قیامت اشک بار محشور ہوگا لیکن میرے جد بزرگوار حسین علیہ السلام کے غم میں رونے والا شاداں ومسرور محشور ہوگا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

میدان حشر میں ہر کوئی بید کی جھڑی کی طرح خوب قیامت سے لرزاں ہوگا لیکن میرے جد کے ماتم دار جناب سیدہ فاطمۃ الزہراء کی خدمت میں خوش خوش بیٹھے ہوں گے اور امام حسینؑ کے فیوض و برکات سے بہرہ ور ہو رہے ہوں گے اتنے میں ملائکہ آ کر کہیں گے کہ اے عزاداران حسین اٹھو جنت میں چلو اللہ تعالیٰ نے تمہارے اجر کے بدلے میں تمہیں داخل جنت کرنے کا حکم دیا ہے۔ دوسری طرف سے حوران بہشتی کی طرف سے ان کو پیغام ملے گا کہ جلدی جنت میں آؤ کہ حور و غلمان کتنی دیر سے تمہاری زیارت کے مشتاق انتظار کر رہے ہیں۔ لیکن عزاداران حسینی اپنے مولا کی زیارت سے اتنے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے کہ ان کو مولا کی خدمت سے اٹھ کر جنت میں جانا گوارا نہ ہوگا۔ پس وہ اپنے مولا کے ہمراہ جنت میں داخل ہوں گے۔

www.ShianeAli.com

پس اے موالیان حیدر کرارؑ !اللہ تعالیٰ روز قیامت ہمیں امام مظلوم کے ماتم داروں میں شمار فرمائے اور ہمیں زیادہ سے زیادہ مظلوم کا غم منانے کی توفیق عطا فرمائے۔

شیخ مفید کتاب ارشاد میں نقل کرتے ہیں کہ جناب عباس علمدارؑ اتنے خوبصورت او سیمیں بدن تھے کہ "یُقَالُ لَهُ قَمَرُ بَنِي هَاشِمٍ لِحُسْنِهِ "اہل مدینہ آپ کو ''بنی ہاشم کا چاند کہہ کر پکارتے تھے اور آپ نیزہ بازی شمشیر زنی اور تیر اندازی میں عدیم المثال تھے۔ آپ اتنے شجاع اور بہادر تھے کہ پورے عرب میں آپ کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ میدان جنگ میں کوئی آپ کے مقابلہ کے لیے نہیں نکلتا تھا۔ مظلوم کربلا کو اپنے اس وفا شعار بھائی سے اتنی محبت تھی کہ تمام اعوان وانصار کو قربان کرنے کے بعد بھی آپ نے بار بار اذن جہاد طلب کرنے پر اجازت مرحمت نہ فرمائی۔ کیونکہ مظلوم کو اپنے اس بھائی کی مفارقت گوارا نہ تھی۔ آخر کار جب اذن جہاد نہ ملا اور صرف پانی پلانے کا حکم ملا

Presented by: https://jafrilibrary.com/

تو آپ دریائے فرات کی طرف چل دیئے۔ مشک کو پانی سے بھرا۔ واپس لوٹے جب عمر سعد نے دیکھا تو اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ کسی بھی صورت پانی خیام تک نہیں پہنچنا چاہیے کیونکہ اگر پانی پہنچ گیا تو قیامت تک تم حسینؑ پر فتح حاصل نہ کرسکو گے۔

بس عباسؑ پر حملہ کر دو۔ یہ سننا تھا کہ لشکر یزید نے آپ کو ہر طرف سے گھیر لیا جناب عباسؑ مشک کو بچاتے رہے یہاں تک کہ آپ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے زین سے زمین پر گرے اور اپنے مولا کو پکار کر کہا۔

"عَلَيْكَ سَلَامٌ يَا بنَ مُحَمَّدٍ عَلَى الرَّغمِ مِنِّي يَا اَخِي نَزَلَ البَلَاءُ"

اے فرزند رسول !میرا آخری سلام قبول فرمایئے۔ مولا میرتے ہوئے آپؑ پر اتنے ظلم ہوئے جن کو دیکھنے کی عباس میں طاقت نہ تھی۔ ہائے افسوس !عباسؑ حق وفا ادا

www.ShianeAli.com

نہ کرسکا۔ یہ سننا تھا کہ مظلوم کربلا گرتے پڑتے جناب عباس کے پاس پہنچے بھائی کا سر گود میں لیا اور کہا اے بھیا عباسؑ خدا تم پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔ تم نے ہر مشکل وقت میں مجھ حسینؑ کا ساتھ دیا ہے۔ عباس تیرے جانے سے میری کمر ٹوٹ گئی۔ بھیا کتنے افسوس کی بات ہے کہ تم جیسے حسینؑ بھائی کی لاش کو ریت اور خون میں لت پت دیکھوں۔

اَلَا لَعنَةُ اللّٰهِ عَلٰی القَومِ الظّٰالِمِینَ

وَسَیَعلَمُ الَّذِینَ ظَلَمُوا اَیَّ مُنقَلَبٍ یَنقَلِبُونَ

☆☆☆☆

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

www.ShianeAli.com

اکیسویں مجلس

شہزادہ علی اکبر کی شہادت

قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ ''كُلُّ الْجَزَعِ وَالْبُكَاءِ مَكْرُوْهٌ سِوَى الْجَزَعِ وَالْبُكَاءِ عَلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ.

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: ''کسی بھی رنج و بلا میں مبتلا ہو کر بے تاب ہونا اور گریہ و زاری کرنا مکروہ ہے سوائے غم حسینؑ میں رونے کے، جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث اور گناہان کبیرہ سے بخشش اور مغفرت کا موجب ہے''

Presented by: https://jafrilibrary.com/

عزاداران مظلوم کربلا! کتنے افسوس و حسرت کا مقام ہے کہ جس طرح اہل بیتؑ کا گھرانہ اجڑا ہے کائنات میں کوئی گھر اس طرح نہیں اجڑا۔ وہ گھر جو جبرائیلؑ ،میکائیلؑ کی سجدہ گاہ تھا۔ جو توحید کا مرکز تھا۔ جس گھر سے ہر وقت تکبیر و تحلیل کی آواز بلند ہوا کرتی تھیں۔ وہ گھر جس سے ہر وقت قرآن پاک کی صدائے تلاوت سنائی دیتی تھی۔ وہ گھر جس میں اولاد نبی مختارؐ قیام پذیر تھی لوگوں نے اس گھر کو اس طرح لوٹا ہے کہ اس کے رہنے والوں میں سے کسی کو شمشیر جفا کے ساتھ، کسی کو سم جفا کے ساتھ راہی دار بقا کیا ہے۔ کسی کی قبر طوس میں ہے تو کسی کا مدفن بغداد ہے۔ کوئی مدینہ میں ہے تو کوئی نجف اشرف میں ہے۔ اور ان میں سے سب سے بڑھ کر مظلوم حسینؑ ہیں جن کو سترہ اعزا کے ساتھ تین دن کے بھوکے پیاسے شہید کر دیا گیا۔ جن کے مقدس لاشے

www.ShianeAli.com

تین دن تک بے گور و کفن تپتی ہوئی ریت پر پڑے رہے۔ جن میں امام حسینؑ ، جناب عباسؑ اور جناب علی اکبرؑ کے علاوہ کسی کے مزار کا پتہ نہیں کیونکہ بنی اسد نے صرف ان تین حضرات کو الگ الگ جگہ پر دفن کیا تھا۔ پتہ نہیں ظالموں نے کس بے دردی کے ساتھ اس گھر کو لوٹا تھا کہ صرف چند گھنٹوں میں اس گھر کے سترہ چاند خاک کربلا کے نیچے پنہاں ہو گئے۔ پس اس مظلوم امامؑ کے غم میں آنسو بہاؤ جنہوں نے انواع و اقسام کے مصائب برداشت کرنے کے بعد اس دار فانی سے کوچ کیا۔ اس مظلومؑ کی مظلومیت پر گریہ کرو جس نے انصار و اعوان کے پے در پے مظالم کے داغ سینہ پر لے کر آخری سجدہ کیا۔ یقیناً مظلوم کربلا پر اپنے ہر ساتھی اور عزیز کی شہادت کا داغ صبر آزما تھا اور آپ ہر ساتھی کی شہادت پر روتے تڑپتے اور آنسو بہاتے رہے لیکن دو شہادتیں آپ کے لیے بہت دشوار اور سخت تھیں۔ ایک شہادت آپ کے بھائی عباسؑ وفادار کی تھی اور دوسری شہادت جوان بیٹے علیؑ اکبرؑ کی تھی کیونکہ جناب عباسؑ کی شہادت سے آپ کی کمر ٹوٹ گئی اور علی اکبرؑ کی شہادت پر آنکھوں کی بینائی ختم ہو گئی۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

ارشاد مفید اور مقتل ابو مخنف میں ہے کہ جب جناب عباس علمدارؑ کی شہادت ہو چکی تو فوج اشقیاء نے کہا اصحاب حسینؑ میں سے کوئی ہے تو میدان میں آئے؟ جب یہ آواز خیام میں جناب علی اکبرؑ نے سنی تو فوراً بے تاب ہو کر خیام سے باہر آئے۔ راوی کہتا ہے کہ جب حضرت علی اکبرؑ باہر نکلنے لگے تو بیبیوں نے بے تاب ہو کر آپ کے دامن کو پکڑ لیا اور بلند آواز سے رونے لگیں جناب علی اکبرؑ نے بڑی مشکل سے اپنا دامن چھڑایا اور اپنے مظلوم والد کی خدمت میں پہنچے۔ اذن جہاد طلب کیا۔

"فَنظَرَ اِلَیهِ الْحُسَینُؑ وَبَکٰی وَرَفَعَ رَاسَهُ اِلَی السَّمَاءِ"

"پس حسینؑ نے بیٹے کی طرف دیکھا اور روتے ہوئے آسمان کی طرف

www.ShianeAli.com

دیکھا"

"وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَشْهَدْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ فَاِنَّهُمْ قَتَلُوْا اَصْحَابِى وَاَوْلَادِى وَقَدْ بَرَزَ اِلَيْهِمْ غُلَامٌ اَشْبَهُهُ النَّاسِ خَلْقًا وَخُلْقًا وَ مَنْطِقًا بِرَسُوْلِكَ"

"خدایا! گواہ رہنا اس ظالم قوم نے میرے سارے اعوان وانصار کو ناحق شہید کر دیا اب میں ان کے مقابلے میں اس جوان کو بھیج رہا ہوں جو صورت وسیرت گفتار و رفتار میں تیرے نبیؐ کے مشابہ ہے۔ جس وقت اپنے نانے کی زیارت کا مشتاق ہوتا اس کو دیکھ لیا کرتا تھا۔ خدایا! حسینؑ اب اس زیارت سے محروم ہونے والا ہے۔ خدایا! حسینؑ غریب ہوگیا۔ اے قہار اس ظالم قوم کو اپنی رحمت سے دور رکھ۔ اس پر سے زمین کی برکات اٹھالے۔ خدایا انہوں نے مجھے دھوکے سے بلایا اور میرے سارے جانثاروں کو قربانی کے جانوروں کی طرح انتہائی مظلومیت کے عالم میں ذبح کر دیا"۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

پھر آپؑ نے ابن سعد کو مخاطب کر کے کہا:

"اے ابن سعد! جس طرح تو نے میرے اقرباء کو قتل کیا ہے خدا تیرے اقرباء کو بھی ایسے ہی قتل کرے، تیرے کسی کام میں برکت نہ دے۔ اور خدا تیرے اوپر ایسے شخص کو مسلط کرے جو تجھے تیرے بستر پر قتل کرے"

سید ابن طاؤس فرماتے ہیں کہ جب مظلوم امام نے بیٹے کو اذن جہاد کے لیے مصر پایا تو نگاہ حسرت سے جوان بیٹے کو سرتاپا دیکھا اور فرمایا:

"بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ"

اللہ تجھے برکت عطا فرمائے۔

www.ShianeAli.com

پس جناب علی اکبر میدان کارزار میں آئے اور درج ذیل رجز پڑھا ہے۔

أَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنُ بْنِ عَلِيٍّ

نَحْنُ وَبَيْتُ اللّٰهِ اَوْلٰى بِالنَّبِيِّ

تَاللّٰهِ لَايَحْكُمُ فِيْنَا ابْنُ الدَّعِي

وَاَطْعَنُكُمْ بِالرُّمْحِ حَتّٰى يَنْشَنِي

اے کوفہ وشام کے رہنے والو! آگاہ رہو میں حسینؑ بن علیؑ کا بیٹا علی اکبرؑ ہوں۔ رب کعبہ کی قسم ہم وہ اہل بیت رسولؐ ہیں جن کی محبت سب پر فرض کی گئی ہے۔ ہم سے زیادہ اور کوئی رسول معظمؐ کا قریبی نہیں۔ میں کسی ولد الزنا کے تابع ہونے سے مرنے کو ترجیح دیتا ہوں اور باوجود کم سنی کے تمہارے سینوں پر اتنے نیزے ماروں گا کہ میرا نیزہ تمہارے سینوں کو توڑ کر پار نکل جائے۔ اے غدار لوگو! میں اپنے والد ماجد کی حمایت ونصرت میں ایسی تلوار چلاؤں گا کہ رہتی دنیا تک یہ پتہ چل جائے کہ ایک ہاشمی، علوی جوان نے شدت تشنگی کے باوجود کیسی دلیرانہ ہمت وجرأت سے جنگ کی تھی۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

مقتل ابی مخنف میں ہے کہ مندرجہ بالا رجز پڑھنے کے بعد جناب علی اکبر نے کئی مرتبہ ھل من مبارز یعنی کوئی ہے میرا مقابلہ کرنیوالا کہا۔ لیکن آپ کی پرشجاعت آواز سن کر کسی ٹیں مقابلہ کی ہمت نہ ہوئی۔ بالآخر آپ نے خود ہی گھوڑے کو آگے بڑھایا اور تلوار لہراتے ہوئے لشکر یزید پر حملہ آور ہوئے اور اس حملے میں تقریباً تین سو پچاس اشقیا کو فی النار کیا۔ آپ کے اس حملے سے لشکر کفار میں بھگدڑ مچ گئی کوئی آپ کا سامنا کرنے کے لیے آمادہ نہ ہوتا تھا۔ جب سب اشقیا بھاگ کھڑے ہوئے تو شدت پیاس سے جان بلب ہو کر آپ واپس اپنے والد گرامی کے پاس آئے۔ خدمت اقدس میں پہنچ کر عرض کیا "یا ابتاہ العطش قد قتلنی "

www.ShianeAli.com

''بابا شدت پیاس سے میرا جگر کباب ہوا جاتا ہے' یہ پیاس مجھے مارے ڈالتی ہے۔ بابا اگر تھوڑا سا پانی مل جائے تو دیکھنا آپ کا بیٹا کس طرح جہاد کرتا ہے۔ جب مظلومؑ باپ نے جوان بیٹے کے یہ الفاظ سنے تو مولا رونے لگے اور فرمایا: ''اے میرے نور نظر! اس سے بڑھ کر تیرے باپ پر کیا مصیبت ہوگی کہ تجھ جیسا جوان بیٹا پانی مانگے اور میں پانی نہ دے سکوں۔ بیٹا پانی کہاں؟ بیٹا ایسے کرو کہ اپنی خشک زبان میرے منہ میں رکھو شائد کچھ تسکین ہو جائے۔ علی اکبرؑ آگے بڑھے اپنی زبان بابا کے منہ میں رکھی لیکن فوراً نکال لی۔ وبکی وقال یا ابتاه لسانک ایبس من لسانی اور روتے ہوئے عرض کیا:

''بابا قربان جاؤں آپ کی زبان تو میری زبان سے بھی زیادہ خشک ہے۔''

''پس مظلوم کربلاؑ نے اپنے نانا حضرت محمدؐ کی انگوٹھی اتار کر علی اکبرؑ کو دی اور کہا ''بیٹا اس کو منہ میں رکھو اور جہاد کرو۔ عنقریب اپنے جد بزرگوار کے ہاتھوں جام کوثر سے سیراب ہو گے'' جناب علی اکبرؑ دوبارہ میدان کارزار میں آئے اور ایک بھرپور حملہ کیا اور کفار کے کشتوں کے پشتے لگا دیئے۔ بالآخر ایک سفاک نے جس کا نام مرہ بن منقذ بن نعمان عبدی تھا بڑھ کر آپ کے سر اقدس پر وار کیا آپ زین سے زمین پر تشریف لائے۔ ایک بد خصلت نے بڑھ کر آپ کے سینہ میں برچھی ماری۔ ادھر علی اکبرؑ نے اپنے بابا کو آواز دی: ''اے پدر بزرگوار! آپؑ کا علی اکبرؑ گر گیا۔ جب مظلوم کربلاؑ نے یہ آواز سنی تو آپؑ کی آنکھوں کی روشنی گل ہوگئی۔ گرتے پڑتے علی اکبرؑ کے پاس پہنچے سر اقدس گود میں لیا۔ چہرے سے خون صاف کیا اور فرمایا: ''علی اکبرؑ اپنے مظلومؑ باپ کو تنہا چھوڑ کر جا رہے ہو بیٹے تمہارے بعد اس دنیا میں کوئی رونق نہیں رہی۔ خاک ہو ایسی زندگی پر۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

علی اکبرؑ تیرا قاتل کتنا بے حیا تھا کہ تیری جوانی پر اس کو رحم نہ آیا۔ خدا تیرے قاتلوں کو قتل کرے"

حمید بن مسلم روایت کرتا ہے کہ جب علی اکبرؑ کی شہادت کی خبر خیام میں پہنچی تو میں نے دیکھا کہ ایک باعفت و عصمت مریم سیرت، بی بی روتی پیٹتی خیام سے باہر آئی اور گرتے پڑتے لاش علی اکبرؑ پر پہنچی جب اس ہاشمی چاند کو دیکھا تو شدت کرب کی وجہ سے بے ہوش ہوگئی مظلوم کربلاؑ نے اس کو سنبھالا جب ہوش آیا تو امام نے رو کر کہا:

"اے بہن! رضائے خدا پر راضی رہو اس عظیم مصیبت پر صبر کرو کیونکہ اللہ صبر کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے" پس بڑی مشکل سے آپ نے بی بی کو لاش علی اکبر سے جدا کیا اور خیمہ گاہ میں لائے۔

حمید کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ بی بی کون ہے میں نے لشکر میں سے ایک سے پوچھا تو اس نے کہا تجھے پتہ نہیں یہ حسینؑ کی بہن زینب ہے جس نے اس نوجوان کو پالا ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اَلَا لَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ

☆☆☆☆☆

www.ShianeAli.com

www.ShianeAli.com
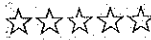
بائیسویں مجلس

شہزادہ علی اصغر کی شہادت

قَالَ الصَّادِقُ بَکَتِ الْجِنُّ وَالْاِنْسُ وَالْوُحُوْشُ وَالطُّیُوْرُ عَلَی الْحُسَیْنَؑ حَتّٰی زَرَفَتْ بِدُمُوْعِهَا.

چھٹے لال ولایت امام جعفر صادقؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے جد بزرگوار امام حسینؑ کی مصیبت پر جن وانس اور چرند پرند تمام نے آنسو بہائے اور گریہ کیا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اے عزاداران حسینؑ! جس مظلوم کی مظلومیت اور مصائب پر چرند پرند سب گریہ کناں ہوں بھلا ہم اس مظلومؑ پر گریہ کیسے نہ کریں۔

کتاب منتخب اور مقتل ابی مخنف میں ہے کہ جب مظلوم کربلاؑ اپنے سارے جانثاروں کو راہ خدا میں قربان کر چکے اور سوائے چند خورد سال بچوں اور خواتین عصمت و طہارت کے اور کوئی نہ رہا اس عالم تنہائی میں مولاؑ نے اپنے بھائیوں بیٹوں، بھتیجوں، بھانجوں اور دوسرے جانثاروں کی لاشوں کو گرم ریت پر پڑے دیکھا تو بہت روئے اور فرمایا

''وَاغُربَتَاهُ وَقِلَّةَ نَاصِرَاهُ''

''ہائے غریبی میرا کوئی مددگار باقی نہ رہا''

پس آپ خود اہل حرم سے وداع کے لیے آئے۔ در خیمہ پر پہنچ کر آپؑ نے

www.ShianeAli.com

فرمایا:

"یَا اُخْتِی زَیْنَبُ وَ یَا اُخْتِی اُمُّ کُلْثُوْمٍ وَ یَاسُکَیْنَۃُ وَیَارُبَابُ عَلَیْکُنَّ مِنِّی السَّلَامُ"

"اے میری بہن زینبؑ وام کلثومؑ! اے سکینہؑ! اور اے ربابؑ! میرا آخری سلام قبول کیجئے میں جہاد کے لیے رخصت ہو رہا ہوں اور تم سب کو خدا کے سپرد کرتا ہوں"

جب بیبیوں نے یہ آواز سنی تو روتی پیٹتیں آپ کے پاس پہنچیں۔ کسی بی بی نے مولا کے دامن کو پکڑ لیا، کوئی بی بی گھوڑے کے سموں پر گر پڑی۔ ہر طرف سے رونے پیٹنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ مظلوم کربلاؑ اپنی بہن زینب کے قریب آئے اور کہا: اے بہن!

Presented by: https://jafrilibrary.com/

"اِنِّی بَارِزٌ اِلٰی ھٰؤلَاءِ الْکُفَّارِ وَعَلٰی بِھٰذَا الطِّفْلِ الرَّضِیعِ فَاِنِّی اَرَاہُ عَطْشَانًا"

میں اپنی قربانی پیش کرنے کے لیے جا رہا ہوں لیکن اس شیر خوار علی اصغرؑ کا رنگ شدت پیاس سے متغیر ہو رہا ہے میں اس کے لیے پانی کی کوشش کرتا ہوں"

جب زینبؑ نے رو کر کہا: اے ماں جائے! میری جان آپؑ پر قربان ہو علی اصغرؑ کی حالت غیر کیوں نہ ہو وَھُوَ مُنْذُ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ لَمْ یَذُقْ قَطْرَۃً مِنَ الْمَاءِ اس نے تین دن سے ایک قطرہ پانی بھی نہیں پیا اور شدت پیاس سے اس کی ماں کا دودھ بھی خشک ہو چکا ہے۔"

پس مظلوم کربلاؑ نے علی اصغرؑ کو ہاتھوں پر اٹھایا اس کے نازک خشک ہونٹوں

www.ShianeAli.com

کو دیکھ کر گریہ فرمایا: اسے پیار کیا اور لشکر اشقیاء کے سامنے لائے۔ آپ نے علی اصغرؑ کو ہاتھوں پر اتنا بلند کیا کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی۔ پس آپ نے اتمام حجت کی خاطر لشکر کفار کو مخاطب کر کے فرمایا:

''اے اہل کوفہ و شام کیا نبی آخر الزمان نے تمہیں وصیت کی تھی کہ میری اولاد کے ساتھ دشمنی کرنا اور انہیں ظلم و ستم سے شہید کرنا؟ مقام حیرت ہے کہ تمہارے گھوڑے بھی پانی سے سیراب ہوں، کتے اور خنزیر بھی پانی پیئیں لیکن اولاد مصطفیٰؐ پیاسی رہے اور وضو کی بجائے تیمّم سے نماز پڑھے۔ اے ظالم قوم اگرچہ ہم سب شدت پیاس سے جان بلب ہیں اور تین دن سے تم نے ہم پر پانی بند کیا ہوا ہے لیکن اس معصومؑ بچے نے تمہارا کیا نقصان کیا ہے؟ اس کو تین دن سے ایک قطرہ پانی نہیں ملا؟ اے بدکردارو! اگر تمہارے باطل خیال میں میں واجب القتل اور گناہ گار ہوں تو مجھے مارو لیکن یہ شیر خوار بچہ تو بے گناہ ہے۔ اس پر رحم کرو اور ایک گھونٹ پانی اسے پلا دو۔'' مقتل ابو مخنف میں ہے کہ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

ابھی مولاؑ اتمام حجت ہی کر رہے تھے کہ ایک ظالم نے ایسا زہر آلود تیر مارا کہ وہ علی اصغر کو ایک کان سے دوسرے کان تک ذبح کرتا ہوا گزر گیا۔ علی اصغر باپ کے ہاتھوں پر تڑپے، باپ کی طرف دیکھا تبسم کیا اور خالق حقیقی کی بارگاہ میں جا پہنچے۔

امامؑ لاش علی اصغرؑ کو لے کر خیام میں آئے۔ جناب ربابؑ کے ہاتھوں پر علی اصغرؑ کو رکھا اور کہا:

''رباب اس عظیم مصیبت پر صبر کرو'' جناب رباب اپنے ننھے بیٹے کے گلے سے خون صاف کرتی جاتیں اور اس کے خشک لبوں پر بوسے دیتیں اور کہتیں: ''علی اصغرؑ تیری کم سنی پر کسی ظالم کو رحم نہ آیا'' راوی کہتا ہے کہ جب مظلوم کربلاؑ نے جناب رباب کا یہ حال دیکھا تو علی اصغرؑ کو اپنے ہاتھوں پر اٹھایا، گنج شہدا میں آئے پہلو سے تلوار نکالی

www.ShianeAli.com

ایک چھوٹی سے قبر کھودی علی اصغر کو اس قبر میں لٹایا۔ اس چاند سی صورت کو خاک میں چھپانے کے بعد روتے ہوئے فرمایا

"اے نور نظر! اے علی اصغرؑ جب تک زندہ رہوں گا تیری مظلومیت پر رویا کروں گا یہاں تک کہ تیرے پاس پہنچ جاؤں"

اَلا لَعنَۃُ اللّٰہِ عَلَی القَومِ الظّٰالِمِینَ

☆☆☆☆☆

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

www.ShianeAli.com
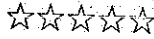
تیئسویں مجلس

شہزادہ علی اصغرؑ کی شہادت

(بروایت دیگر)

کتب احادیث میں ثقہ راوی سے منقول ہے کہ جب حضرت آدمؑ نے ساق عرش پر محمدؐ و آل محمدؐ کے اسماگرامی لکھے ہوئے دیکھے تو بڑی چاہت سے ان کو پڑھنا شروع کیا اور بہت خوش ہوئے جونہی آپؑ نے حضرت امام حسینؑ کا اسم گرامی پڑھا آپ رونے لگے اور جبرئیلؑ امین سے پوچھا:

Presented by: https://jafrilibrary.com/

"اے جبرئیلؑ! کیا وجہ ہے کہ جب میں نے جناب محمد مصطفیٰؐ، جناب علی مرتضیٰؑ، جناب فاطمہ زہراؑ اور جناب امام حسنؑ کے اسمائے مقدسہ پڑھے تو میرے دل کو ایک سرور اور انتہا درجے کی خوشی محسوس ہوئی لیکن جب سے میں نے امام حسینؑ کا نام پڑھا ہے میرا دل غم سے پھٹا جارہا ہے اور بے ساختہ میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے ہیں۔

جناب جبرئیلؑ نے عرض کیا:

"اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت محمدؐ کے دلبند اور آپ کے اس عظیم فرزند پر وہ مصائب و آلام وارد ہوں گی کہ جن کے سامنے دنیا کی ساری مصیبتیں کم تر ہوں گی یہ سن کر جناب آدمؑ نے کہا جبرائیلؑ! ان مصائب سے مجھے آگاہ کرو۔"

جناب جبرئیل نے کہا

www.ShianeAli.com

''اے اللہ کے نبی! آپ کا یہ بیٹا بے وطن کر کے تین دن کا بھوکا پیاسا بے جرم وخطا قتل کر دیا جائے گا۔ اس وقت آپ کا یہ فرزند اپنے نانا کی امت کے ایک ایک فرد کو اپنی نصرت کے لیے پکارے گا لیکن کوئی اس کا حامی و ناصر نہ ہوگا۔ اس مظلومؑ پر ہر طرف سے تیر اور نیزے برسائے جائیں گے۔ ہر طرف سے تلواروں کی بوچھاڑ ہوگی۔

اسے پس گردن شہید کیا جائے گا۔ اس کے سر اقدس کو تن سے جدا کر کے نوک نیزہ پر سوار کیا جائے گا اور جسم اطہر کو بے گور و کفن خاک و خون میں غلطان گرم ریت پر چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ آپؑ کی شہادت کے بعد آپ کے اہل حرم کے خیام کو آگ لگا دی جائے گی۔ اہل حرم کو سر برہنہ قید کر کے شہر بہ شہر پھرایا جائے گا۔''

یہ سن کر جناب آدمؑ اس طرح بے تاب ہو کر روئے جیسے کوئی ماں جوان بیٹے کے غم میں روتی ہے۔ کتاب ''منتخب'' میں ہے کہ جب مظلوم کربلا کے سارے جانثار جام شہادت نوش کر چکے اور آپ کا کوئی مونس و غم خوار نہ بچا تو آپ خود آمادۂ شہادت ہوئے۔ اچانک آپ کے کانوں میں اہل حرم کے رونے کی آواز آئی۔ آپ خیام گاہ میں تشریف لائے آپ نے دیکھا کہ شیر خوار علی اصغرؑ جاں بلب ہے اور اس کی یہ حالت دیکھ کر اہل حرم اس کے گرد جمع ہو کر گریہ وزاری کر رہے ہیں۔ مظلوم کربلاؑ یہ دیکھ کر سخت مضطرب ہوئے۔ آپ نے اپنی بہن زینبؑ سے کہا: ''بہن! یہ بچہ مجھے دو میں اس کو پانی پلانے کی کوئی تدبیر کرتا ہوں''

Presented by: https://jafrilibrary.com/

آپؑ علی اصغر کو گود میں لے کر میدان کی طرف چلے اور قوم اشقیاء کے سامنے آ کر فرمایا:

''یَا قَوْمُ اَمَا مِنْ مُجِیْرٍ یُجِیْرُنَا اَمَا مِنْ اَحَدٍ یَاتِیْنَا بِشَرْبَةٍ مِنَ الْمَاءِ لِهٰذَا الطِّفْلِ فَاِنَّهُ لَا یُطِیْقُ الظَّمَاءَ''

www.ShianeAli.com

''اے قوم اشقیا! تم میں سے کوئی رحم کرنے والا ہے جو میرے اس پیاسے بیٹے پر رحم کرے، تم میں سے کوئی ایسا دین دار ہے جو اس مظلومیت میں رسولؐ خدا کے بیٹے کی مدد کرے، تم میں سے کوئی ایسا نرم دل ہے جو اس شیرخوار کی پیاس بجھانے کے لیے ایک گھونٹ پانی دے دے کیونکہ یہ ننھا سا بچہ شدت تشنگی سے جاں بلب ہے۔''

آلَا لَعنَةُ اللّٰهِ عَلٰی القَومِ الظّٰالِمِیْنَ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com
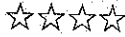
چوبیسویں مجلس

مظلوم کربلا کا آخری الوداع

قَالَ الصَّادِقُ اَلْبُکَّاؤُنَ خَمْسَةٌ اٰدَمُ وَ یَعْقُوْبُ وَیُوْسُفُ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَ عَلِیُّ ابْنُ حُسَیْنٌ۔

کتب احادیث میں حضرت امام جعفر صادقؑ کا یہ قول نقل ہے کہ پوری دنیا میں زیادہ رونے والی پانچ ہستیاں ہیں جن میں سے پہلے حضرت آدمؑ، دوسرے حضرت یعقوبؑ، تیسرے حضرت یوسفؑ، چوتھی حضرت فاطمہؑ بنت محمدؐ، اور پانچویں علیؑ بن الحسینؑ ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

حضرت آدمؑ جنت سے جدائی میں اس قدر روئے کہ آپ کے رخساروں پر گڑھے پڑھ گئے۔ حضرت یعقوبؑ اپنے بیٹے حضرت یوسفؑ کی جدائی پر اتنا روئے کہ بصارت زائل ہوگئی۔ کمر خمیدہ اور بال سفید ہوگئے۔ حضرت یوسفؑ اپنے والد گرامی کی جدائی میں اس قدر روئے کہ آپکے ساتھ قید میں رہنے والوں نے کھانا پینا ترک کر دیا۔ سیدہ فاطمۃ الزہراءؑ اپنے والد ماجد کی جدائی پر اس قدر روئیں کہ آپ کی شدت گریہ کی وجہ سے اہل مدینہ اذیت محسوس کرتے تھے اور آپ کے پاس آ کر کہا:

"یَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَلَقَدْ اٰذَیْتَنَا بِکَثْرَةِ بُکَائِکَ فَنَحْنُ نَرْجُوا مِنْکَ اَنْ تَبْکِیَ لَیْلاً اَوْ نَهَارًا"

"اے رسول اللہ کی بیٹی! تمہارے رونے سے ہمیں اذیت ہوتی ہے۔ پس

www.ShianeAli.com

آپ رات کو رویا کریں یا دن کو"

اور حضرت سید الساجدین علی بن الحسینؑ اپنے باپ مظلوم کربلا کے غم میں چالیس سال مسلسل اتنا روئے کہ افطار کے وقت جب آپ کے سامنے کھانا پانی لایا جاتا تو آپ اس قدرت شدت سے روتے کہ وہ پانی اور کھانا اشک زدہ ہو جاتا۔ یہ آپ کے خادم نے عرض کیا: "مولا ! آپ کی یہ حالت دیکھ کر مجھے آپ کی جان جانے کا خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔ میرے آقا کہیں آپ روتے روتے ہی اپنے مالک حقیقی کے پاس نہ جا پہنچیں۔ آپؑ نے خادم کے یہ الفاظ سن کر فرمایا:

"میں اپنے رنج وغم کی شکایت اپنے خدا سے کرتا ہوں اور نواسہ رسولؐ کے غم میں رونے کے اجر وثواب سے بخوبی آگاہ ہوں (پس مجھے رونے سے نہ روکو)"

مظلوم کربلا کے مصائب و آلام اتنے زیادہ ہیں کہ ان کا شمار ناممکن ہے لیکن

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اہل حرم سے آپؑ کی رخصت شدید ترین مصیبت ہے۔

پس جب مظلوم کربلا کے تمام یار وانصار اور جانثار جام شہادت نوش فرما چکے تو آپ خود جہاد کے لیے تیار ہوئے۔ اسی نیت سے آپ خیام گاہ میں تشریف لائے اور اپنی بہن حضرت زینبؑ سے کہا:

"بہن ! اپنے رشتہ داروں، عزیزوں اور اصحاب کی قربانی پیش کرنے کے بعد اب میں بھی میدان کارزار میں جانا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے پرانا لباس لادیں تا کہ میں اسے پہن لوں جناب زینب نے گریہ کرتے ہوئے پوچھا:

"یَا اَخِی لِمَ تَلْبِسُ الثَّوْبَ الْعَتِیقَ"

"بھائی! آپ پھٹا پرانا لباس کیوں مانگ رہے ہیں؟

امام نے فرمایا: بہن ! میری شہادت کے بعد جب میرے قاتل میری لاش کو

www.ShianeAli.com

لوٹنا چاہیں تو میرا پرانا لباس سمجھ کر چھوڑ دیں "وَلاَ اَبقٰی عُرْیَا نًا" اور میں قتل کے بعد برہنہ ہونے سے بچ جاؤں۔قربان جاؤں مولا آپ کی مظلومیت پر کہ اتنی تگ ودو کے باوجود آپ کی یہ خواہش بار آور نہ ہوئی اور قتل کے بعد تین دن تک آپ کا جسم اطہر بے گور و کفن ریت کے گرم ذروں پر برہنہ پڑا رہا۔ پس آپ کی خواہش کے مطابق جناب زینبؑ نے ایک انتہائی بوسیدہ لباس لاکر دیا۔ یہ منظر دیکھ کر سب بیبیاں رونے پیٹنے لگیں۔اس کے باوجود کہ وہ لباس پہلے ہی کافی بوسیدہ تھا۔مظلوم کربلاؑ نے اس لباس کو کئی جگہ سے پھاڑ دیا تاکہ وہ اور زیادہ بے قیمت ہوجائے۔ وہ لباس پہننے کے بعد آپ نے اپنے نانا کی ردا کو کفن کی طرح جسم پر لپیٹا۔ ان کا عمامہ سر اقدس پر سجایا۔ اپنے بابا کی تلوار اور نیزہ لیا اور اہل حرم کی طرف دیکھ کر فرمایا:

"اے اہل بیتؑ رسولؐ! اے معدن نبوت! آپ سب پر میرا سلام ہو۔ میں تم سب کو خدا کی حفظ وامان میں دیتا ہوں۔ کیونکہ وہ سب سے اچھا حفاظت کرنے والا ہے۔اب ہماری ملاقات روز قیامت خدا کی بارگاہ میں ہوگی"

Presented by: https://jafrilibrary.com/

راوی کہتا ہے کہ آپ کے یہ الوداعی الفاظ سن کر جناب زینبؑ کو غش آ گیا۔ مظلوم کربلا بہن کے پاس بیٹھ گئے۔بہن کا سر اپنے سینے سے لگایا۔ جب انہیں غش سے افاقہ ہوا تو آپؑ نے کئی جملات تسکین ارشاد فرمائے اور انہیں صبر کی تلقین کی۔ جناب زینبؑ رو کر کہنے لگیں۔ "بھیا حسینؑ! مجھے بھلا کس طرح صبر آ سکتا ہے جب کہ آپ جیسا بھائی آخری وداع کر رہا ہو۔

میں جانتی ہوں کہ اپنے بابا اور اپنی ماں کی یہ آخری یادگار ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مجھ سے جدا ہو رہی ہے۔ بھیا! میں کیسے نہ روؤں جبکہ میں جانتی ہوں کہ یہ چاند سی صورت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مجھ سے جدا ہو رہی ہے۔آپ کے بعد ہمارے پردے

www.ShianeAli.com

بچانے والا کوئی نہیں۔ آپ بھی ہمیں چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ آپ کی اس جدائی سے تو بہتر تھا کہ مجھ دکھیا کو موت آ جاتی۔"

مظلوم کربلاؑ بھی بیبیوں کی یہ حالت دیکھ کر رونے لگے اور پھر فرمایا:

"اے بہن زینبؑ اے بہن ام کلثومؑ! میرے بعد بچوں کا خیال رکھنا یہ سب یتیم ہیں اور یتیموں کا دل بڑا نازک ہوتا ہے ان سب کو آپؑ کے سپرد کرتا ہوں"

جب جناب سکینہؑ نے دیکھا کہ بابا آخری وداع کر رہے ہیں اور میں یتیم ہونے والی ہوں تو اپنے بابا سے لپٹ گئیں اور کہا:

"بابا! کیا آپ بھی چچا عباسؑ اور بھیا علی اکبرؑ و قاسمؑ کی مانند ہمیں اس دشت صحرا میں تنہا چھوڑ کر مرنے کے لیے جا رہے ہیں۔ آپکے بعد ہمارا مددگار کون ہوگا"؟

فَبَکَتِ الْحُسَیْنُ ؑ وَقَالَ لَھَا یَا قُرَّۃَ عَیْنِیؑ کَیْفَ لاَ یَسْتَلِمُ لِلْمَوْتِ مَنْ لاَ نَاصِرَ لَہٗ وَلاَ مُعِیْنٌ.

Presented by: https://jafrilibrary.com/

مظلوم کربلا اپنی ننھی سے بیٹی کے یہ الفاظ سن کر بے قرار ہو کر رونے لگے اور فرمایا: "بیٹی! جس کا کوئی غم گسار اور مددگار باقی نہ رہے بھلا وہ موت کی طرف کیوں نہ جائے"؟

یہ سن کر جناب سکینہؑ اور شدت سے رونے لگیں۔ مظلوم کربلا نے بیٹی کو سینے سے لگایا رخساروں سے اشک صاف کئے پیار کیا اور فرمایا: "بیٹا! تمہارا بابا اب زیادہ دیر تمہارے پاس نہیں رہ سکتا۔ وہ وقت قریب آ رہا ہے کہ میں بے کسی کے عالم میں شہید کر دیا جاؤں اور تو میری مظلومیت پر آنسو بہاتی پھرے گی بیٹا جتنی دیر میں تمہارے پاس ہوں مت روؤ" پھر جناب رباب کو مخاطب کر کے فرمایا:

"اے ربابؑ! تیری مظلومیت نے حسینؑ کے دل کو کباب کر دیا ہے لیکن میں

www.ShianeAli.com

تمہیں خدا پر توکل کی تلقین کرتا ہوں۔

اس مصیبت کے وقت صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا''

جوں جوں مظلوم کربلا مخدرات عصمت کو وداعیہ کلمات کہہ رہے تھے وہ اسی قدر گریہ کر رہی تھیں۔ پس مظلوم کربلاؑ مخدرات عصمت و طہارت کو روتا پیٹتا چھوڑ کر خیمہ گاہ سے نکلے۔ روایت میں ہے کہ امام حسینؑ کی شہادت کے بعد جب ان عصمت مآب بیبیوں کو خیام جلانے کے بعد قید کر کے کوفہ وشام کے بازاروں میں پھرانے کے بعد زندان میں ڈال دیا گیا تو جناب رباب ہر وقت دھوپ میں بیٹھ کر گریہ و بکا کرتی رہتی تھیں۔اور جب قید سے رہائی کے بعد مدینہ پہنچیں تو کچھ عرصہ بعد اشراف قریش کی طرف سے آپ کے ساتھ عقد کے پیغام آئے تو آپ نے ان کے جواب میں کہلا بھیجا کہ وائے ہو تمہاری عقل پر۔ بھلا رسول اللہ جیسا خسر کہاں اور حسینؑ جیسا شوہر کہاں اور تم جیسے کم فہم کہاں؟ میں تمہارے ساتھ عقد سے مظلوم کربلا پر رونے کو ترجیح دیتی ہوں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

''اور پھر ایسے ہی ہوا یہ بی بی جب تک زندہ رہی روتی رہی اور روتے روتے ہی اس دار فانی سے کوچ فرمایا:

اَلا لَعنَۃُ اللّٰہِ عَلَی القَومِ الظّٰالِمِینَ

☆☆☆☆

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com
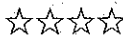
پچیسویں مجلس

مظلوم کربلا کا وداع آخر

(بروایت محرق القلوب)

عیون اخبار الرضا میں جناب امیر المومنینؑ سے مروی ہے (قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِؐ یَا عَلِیُّ مَا خَلَقَ اللّٰہُ خَلقًا اَفْضَلَ مِنِّیْ" کہ رسول خدا نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے بہتر اور افضل کوئی مخلوق خلق نہیں فرمائی۔

جناب امیرؑ نے سب کچھ سمجھتے ہوئے صرف عوام الناس کو آپ کی فضیلت

Presented by: https://jafrilibrary.com/

سے بہتر طور پر آگاہ کرنے کے لیے سوال کیا: "یا رسول اللہ! انت افضل ام جبرائیل" آیا آپؐ افضل ہیں یا جبرائیلؑ؟

آپ نے ارشاد فرمایا:

"اے علیؑ! اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کو ملائکہ سے افضل خلق فرمایا ہے اور میں تمام انبیاء سے افضل ہوں۔ اور اے علیؑ! میرے بعد آپ تمام مخلوقات سے افضل ہیں اسی طرح آپ کی ذریت سے گیارہ امام بھی تمام مخلوقات سے افضل و برتر ہیں۔ ملائکہ تو ہمارے دوستوں کے بھی خادم ہیں۔

اے علیؑ! وہ فرشتے تو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور خدا کی تسبیح و تقدیس کر رہے ہیں وہ سب ہمارے شیعوں اور ہماری محبت کا اقرار کرنے والے ہیں اور ان کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں۔

www.ShianeAli.com

يَا عَلِيُّ لَوْلَا نَحْنُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ وَلَا حَوَّا وَلَا الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ وَلَا السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ"

اے علیؑ! اگر اللہ تعالیٰ ہمیں خلق نہ کرتا تو جناب آدمؑ وحواؑ بہشت ودوزخ اور زمین وآسمان کسی شے کو بھی خلق نہ فرماتا۔ پس یا علیؑ! ہم خدا کی معرفت میں ملائکہ سے افضل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے ہمیں خلق فرمایا۔ ہمارے بعد ملائکہ کی خلقت ہوئی۔ ملائکہ نے جب ہمارا نور مشاہدہ کیا تو ہمیں اپنے آپ سے برتر مشاہدہ کیا اور ہم سے رب اکبر کی تسبیح وتہلیل سیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا۔

فَسَبَّحْنَا لِتَعْلِيْمِ الْمَلَائِكَةِ . پس ہم نے ملائکہ کو تسبیح وتہلیل کی تعلیم دی "فَسَبَّحَتِ الْمَلَائِكَتُه سَبِيْحنَا" پس ہمیں تسبیح کرتے دیکھ کر ملائکہ نے تسبیح خدا کی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو خلق فرمایا، ان کے صلب میں ہمارے نور کو بطور امانت رکھا اور پھر اس نور کی تعظیم کی خاطر ملائکہ کو حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے کا حکم دیا پس یا علیؑ! ہم ملائکہ سے بدرجہا بہتر اور افضل ہیں"

Presented by: https://jafrilibrary.com/

لیکن افسوس کہ امت نے ان انوار مقدسہ سے فیض یاب ہونے کی بجائے ان انوار کو بجھانے کی پوری کوشش کی۔

محرق القلوب میں روایت ہے کہ لَمَّا بَقِيَ الْحُسَيْنُ وَحِيْدًا فَرِيْدًا بَكٰى بُكَاءً شَدِيْدًا۔ کہ جب اپنے تمام یار وانصار شہید کروانے کے بعد مظلوم کربلاؑ یک وتنہا رہ گئے تو آپ نے بہت گریہ وبکا فرمایا:

پھر خیام میں تشریف لائے اور کہا

"يَا اَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَمَعْدِنَ الرِّسَالَةِ عَلَيْكُنَّ مِنِّي السَّلَامُ"

اے اہل بیت نبوت! آپ پر حسینؑ مظلوم کا سلام ہو۔

www.ShianeAli.com

میں تم بے آسرا مخدرات کو خدا کے سپرد کرتا ہوں۔ پس آپ نے انہیں خدا پر توکل اور صبر کی تلقین فرمائی۔ اور اپنی بہن جناب ام کلثومؑ سے کہا:

''اے بہن! اگر میرے بیمار بیٹے کو غشی سے افاقہ ہوا ہو تو میں اس سے بھی وداع کرنا چاہتا ہوں کیونکہ آج کے بعد دوبارہ ملاقات نہیں ہوگی۔'' پس آپ کے حکم کے مطابق جناب ام کلثوم بیمار بھتیجے کے پاس گئیں اور کہا: اے بیٹے! ہمارا سب کچھ لٹ گیا' بیٹے اب آپ کے والد بزرگوار خود میدان جنگ میں جانے کے لیے تیار ہیں اور ہم سب اہل بیت اطہار سے رخصت ہو رہے ہیں'' سید سجادؑ جو شدت تپ کی وجہ سے نڈھال اور ناتواں تھے یہ خبر سنتے ہی گرتے پڑتے اپنے والد کی خدمت میں پہنچے۔ مظلوم کربلا نے بڑھ کر بیٹے کو سینے سے لگالیا۔ کافی دیر تک باپ بیٹا روتے رہے پھر مظلوم باپ نے بیمار بیٹے سے کہا ''بیٹا میں راہ خدا میں لڑنے کے لیے جارہا ہوں میرے بعد صبر کرنا۔ ہر مصیبت کو تحمل سے برداشت کرنا۔ اللہ کی رضا پر راضی رہنا کیونکہ ہم اہل بیت کا یہی شیوہ ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

بیٹا! میری شہادت کے بعد تم قید کیے جاؤ گے' شہر شہر پھیرائے جاؤ گے۔ بیٹا! جب یزید لعین کی قید سے نجات پاؤ اور مدینۃ الرسول واپس پہنچو تو میرے حب داروں کو یہ پیغام پہنچا دینا کہ تمہارا امام رسول اللہ کا فرزند مع اپنے اصحاب و یار و انصار اور طفل شیر خوار کے تین دن کا بھوکا پیاسا بڑی بے دردی سے قتل کر دیا گیا۔

فَعَلَيْكُمُ التَذَكُّرُ بِعَطْشِهِ وَعَطْشِ اَطْفَالِهِ عِنْدَ اشُرْبِ الْمَاءِ الْبَارِدِ.

پس جب ٹھنڈا پانی پیو تو میرے اور میرے بچوں کی پیاس کو یاد کر لینا''

پس آپؑ نے بیمار بیٹے کو اسرار علوم ربانی اور اسرار علم امامت و ولایت بتائے اور دیگر امانتیں ان کے سپرد کیں اور میدان کارزار میں تشریف لائے۔

www.ShianeAli.com

www.ShianeAli.com

چھبیسویں مجلس

مظلوم کربلاؑ کی دریائے فرات کی جانب روانگی

فِی الْکَافِی عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَؑ اَوَّلُ مَا یُبْدَاءُ بِہٖ فِی الْاٰخِرَۃِ صَدَقَۃُ الْمَاءِ ۔

کتاب کافی میں جناب صادق آل محمدؑ سے مروی ہے کہ حضرت علیؑ نے ارشاد فرمایا:

روز قیامت جب نیک اور پرہیزگار لوگوں کو ان کے نیک اعمال کا اجر و ثواب عطا ہوگا تو اس کی ابتداء ان لوگوں سے کی جائے گی جنہوں نے دنیا میں کسی پیاسے کو سیراب کیا ہوگا۔ کافی میں ایک اور حدیث امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ کسی پیاسے کو پانی پلانا بہترین صدقہ ہے۔ ایک اور حدیث میں امام صادقؑ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی پیاسے کو ایسی جگہ پر پانی پلائے جہاں پانی میسر نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو راہ خدا میں ایک غلام آزاد کرانے کا ثواب عطا فرمائے گا۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com/

کتاب کافی میں مصارف سے منقول ہے کہ میں ایک دفعہ حضرت امام جعفر صادقؑ کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان سفر کر رہا تھا کہ ہم نے ایک درخت کے نیچے ایک ایسے شخص کو پڑے ہوئے پایا جس کا رنگ متغیر ہو چکا تھا۔ مولاؑ نے مجھے حکم دیا کہ اس کے پاس چلیں۔ جب ہم اس کے نزدیک پہنچے تو مولاؑ نے اس کے قریب جا کر پوچھا کہ تمہارا رنگ متغیر کیوں ہے؟ کہیں تم پیاسے تو نہیں ہو؟ اس نے عرض کیا آپ

www.ShianeAli.com

نے خوب پہچانا ہے میں شدت پیاس سے جان بلب ہوں۔ مولاؑ نے مجھے حکم دیا: ''مصارف اسے پانی پلاؤ'' میں نے اسے پانی پلایا پھر چل پڑے۔ اثنائے راہ میں میں نے عرض کیا: ''مولا جس شخص کو آپ نے پانی پلوایا ہے وہ نصرانی تھا۔ کیا ایسے کفار کو پانی پلانا آپ کے نزدیک جائز ہے''؟

مولا نے فرمایا: ''اے مصارف جب کوئی شدت تشنگی سے جان بلب ہو تو اس کو پانی پلانے میں کوئی حرج نہیں خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔''

عزادارو کتنے دکھ کی بات ہے کہ وہ ہستیاں جنہوں نے شدت پیاس میں کفار تک کو پانی پلایا' قوم اشقیا نے فرزند رسولؐ اور ان کے شیر خوار بچوں کو تین دن کا بھوکا پیاسا رکھ کر بے دردی سے قتل کر دیا۔ راوی کہتا ہے کہ میں روز عاشور فرزند رسولؐ کی وہ بے تابی اور اضطراب کبھی نہیں بھول سکتا جب انہوں نے اپنے بچوں اور مخدرات عصمت و طہارت کے لیے پانی لانے کے لیے فرات کی طرف جانے کی کوشش کی اور قوم اشقیاء سدراہ ہوئی۔ اس وقت مولا نے استغاثہ فرمایا: آپ کا استغاثہ سن کر قوم اشقیاء نے سمجھا کہ شاید حسینؑ شدت پیاس اور اپنے جانثاروں کا انجام دیکھ کر گھبرا گئے ہیں اور خوف زدہ ہو کر بیعت کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ یہ سوچ کر قوم اشقیاء نے کہا:

Presented by: https://jafrilibrary.com/

''اے حسین! اگر پانی پینا چاہتے ہو اور موت سے بچنا چاہتے ہو تو امیر شام یزید کی بیعت کر لو''

یہ الفاظ سن کر مولا کے چہرے کا رنگ بدلا اور آپؑ نے فرمایا:

''اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم''

پھر قوم اشقیاء کی طرف رخ کر کے فرمایا: اے گروہ شیاطین کیا تم نے اپنے زعم باطل میں حسینؑ کے استغاثے کو اس کی کمزوری پر محمول کیا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے

www.ShianeAli.com

کہ حسینؑ اپنے عزیزوں کی موت سے ڈر کر اور شدت پیاس سے مغلوب ہو کر یزید کی بیعت کر لے گا۔ آپ نے یہ کہا اور ذوالفقار حیدری نکالی اور لشکر کفار ستم شعار پر حملہ آور ہوئے۔

راوی کہتا ہے کہ اس حملہ میں آپ نے چار ہزار سواروں اور پانچ سو پیادوں کو فی النار کیا۔

اور باقی اشقیاء تتر بتر ہو گئے۔ مولاؑ نے گھوڑے کا رخ دریائے فرات کی طرف پھیرا۔ گھوڑے کو پانی میں ڈالا شدت تشنگی سے مضطرب ہو کر گھوڑے نے اپنا منہ پانی میں ڈال دیا لیکن فرزند رسولؐ کی پیاس کا خیال آتے ہی فوراً منہ باہر نکالا اور سر کو جھٹکا، تا کہ مولا کو پتہ چل جائے اور کہا اے فرزند رسول! میں نے پانی نہیں پیا۔ مولا نے چلو میں پانی لیا ابھی ہاتھ تھوڑا سا بلند کیا ہی تھا کہ شور ہوا اے حسینؑ! تو پانی پی رہا ہے
Presented by: https://jafrilibrary.com/
جبکہ تیرے خیام کو لوٹا جا رہا ہے۔ مظلوم کربلاؑ نے یہ سنتے ہی خیام کی طرف رخ کیا اصل میں اشقیاء چاہتے تھے کہ کسی طرح حسینؑ پانی نہ پئیں اور نہ خیام تک پانی پہنچا سکیں۔ ادھر قوم ستم شعار نے جب یہ دیکھا کہ اس طرح علیؑ کے بیٹے کو زیر کرنا ممکن نہیں تو سب نے مل کر ہر طرف سے حملہ کر دیا اور مولا زخموں سے چور چور ہو کر زین سے زمین پر تشریف لائے۔

اَلا لَعنَۃُ اللّٰہِ عَلَی القَومِ الظّٰالِمِینَ

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com
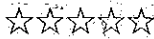
ستائیسویں مجلس

شہادت مظلوم کربلاؑ

عَنِ الرِّضَاؑ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَا عَلِیُّ بَشِّرْ شِیْعَتَکَ بِاَنَّا نَشْفَعُهُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

جناب امام رضاؑ سے منقول ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا: "یا علیؑ اپنے حب داروں کو خوشخبری دے دو کہ روز قیامت ہم ان کی شفاعت فرمائیں گے۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com/

نیز شیخ مفید اور شیخ طوسیؒ نے امام حسینؑ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا

"اَیُّهَا الْمُوْمِنُوْنَ عَلَیْکُمْ بِوَلَایَتِنَا اَهْلِبَیْتِ"

اے مومنین! تم پر ہماری ولایت فرض ہے۔ اور قیامت کے دن جو شخص بھی بہشت میں داخل ہوگا وہ ہماری محبت کی بدولت ہی داخل ہوگا۔ روز قیامت کسی نیک شخص کا کوئی عمل خیر ہماری محبت کے بغیر قبول نہیں ہوگا۔ پس سب اعمال سے افضل عمل ہماری محبت ہے۔

روایت میں ہے کہ جب مظلوم کربلا تمام یار و انصار کی قربانی بارگاہ الٰہی میں پیش کر چکے اور یکہ و تنہا رہ گئے تو آپ نے خود میدان کارزار میں جانے کا ارادہ فرمایا تو قوم نابکار کے سامنے جا کر آپ نے فرمایا: "اَمَا فِیْکُمْ اَیُّهَا النَّاسُ لِعِتْرَةِ اَوْلَادِ النَّبِیِّ

www.ShianeAli.com

" کہ اے لوگو! تم میں کوئی ایسا بھی ہے جو اس مصیبت کے وقت اولاد رسولؐ کے ساتھ رحم دلی سے پیش آئے اور ان کے ساتھ نیکی و احسان کا سلوک کرے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ میرے باپ علیؑ حیدر کرار ہیں۔ میرے نانا تمام انبیاء کے سردار احمد مختار ہیں۔ میری ماں سیدۃ نساء العالمین حضرت فاطمہ الزہراؑ ہیں"

مظلوم کربلاؑ کی یہ باتیں سن کر قوم اشقیاء نے کہا: "حسینؑ ہم یہ جانتے ہیں کہ حسب، نسب، علم، عمل، حلم، سخاوت اور شجاعت میں آپ افضل الناس ہیں لیکن ہمیں آپ کو اسی حال میں پیاسے ذبح کرنے کا حکم ہے"

ان کی یہ گستاخی سن کر مولاؑ آگے بڑھے اور لشکر کفار سے نبرد آزما ہوئے کئی ہزار لعینوں کو فی النار کیا۔ یہ صورت حال دیکھ کر شمر ملعون نے کہا اے بدبختو! کیا تم جانتے ہو کس سے مقابلہ کر رہے ہو؟ اگر تم اسی طرح لڑتے رہے تو کوئی ایک بھی نہیں بچ سکے گا۔ پس چاروں طرف سے حسینؑ کو گھیر لو اور انہیں نیزوں تلواروں اور تیروں سے اتنے زخم لگاؤ کہ وہ خود بخود گر پڑیں"

Presented by: https://jafrilibrary.com/

ابو مخنف کہتے ہیں شمر کی ترغیب سے انہوں نے چاروں طرف سے مظلوم کربلاؑ کو گھیر لیا اور ہر طرف سے آپ پر نیزوں، تیروں، تلواروں اور پتھروں کی بارش ہونے لگی اور روایت کے مطابق آپ کے جسم اطہر پر نو سو پچاس زخم آئے اور فوارے کی طرح خون آپ کے جسد نازنین سے بہنے لگا۔ اسی حال میں خولی بن زید اصبحی نے ایک وزنی تیر مولاؑ کے قلب اقدس پر مارا۔ تیر کا لگنا تھا کہ خون پرنالے کی طرح بہنے لگا۔ آپ نے وہ خون اقدس اپنے چہرے پر ملا۔ کسی نے پوچھا آپ یہ خون چہرے پر کیوں مل رہے ہیں؟ تو آپ نے جواب دیا: "تاکہ روز قیامت اسی خون آلود چہرے سے بارگاہ خداوندی میں حاضر ہو کر اپنی مظلومیت کا استغاثہ کروں" اسی اثناء میں سنان ابن انس نخعی

www.ShianeAli.com

ملعون نے ایک نیزہ مظلوم کربلا کے سینہ اقدس پر مارا کہ مولا گھوڑے سے زمین پر گرے۔ شمر آگے بڑھا تا کہ آپ کا سر تن سے جدا کرے وہ آپ کے جسم اطہر کو زمین پر گھسیٹ کر آپ کے سینہ اقدس پر سوار ہوا۔ مولا نے اس کی یہ گستاخی دیکھ کر فرمایا:

"اَمَا تعرِفُنِی مَن اَنَا"

کیا تو جانتا ہے کہ میں کون ہوں؟

شمر نے کہا: ہاں میں جانتا ہوں تو علیؑ کا بیٹا ہے تیرے نانا محمدؐ ہیں اور تیری ماں دختر رسول فاطمہ زہراء ہے۔

فَقَالَ فَلِمَ تَقتُلُنِی؟

اے بد بخت! تو مجھے جانتا ہے تو پھر مجھے قتل کیوں کرنا چاہتا ہے۔

شمر نے کہا: حسینؑ میں تیری تمام صفات وکمالات سے واقف ہوں، تمہیں قتل صرف اس لیے کرنا چاہتا ہوں کہ یزید سے انعام واکرام پاؤں۔ مولاؑ نے یہ سن کر کہا اپنے چہرے سے کپڑا ہٹا تا کہ میں دیکھ لوں کہ میرے قاتل کی نشانیاں تجھ میں ہیں یا نہیں۔ اس لعین نے چہرے سے کپڑا ہٹایا۔ مولاؑ نے دیکھا کہ مرض برص میں مبتلا ہے جسم پر سفید داغ ہیں اور اس ولد الزنا کی شکل کتے اور خنزیر سے مشابہ ہے یہ دیکھ کر مولا نے فرمایا: "صَدَقَ جَدِّی" "کہ میرے نانا نے سچ فرمایا تھا کہ اے علیؑ! تیرے اس بیٹے کو وہ شخص قتل کرے گا جس کا چہرہ کتے اور خنزیر کی مانند ہوگا"

جب شمر نے یہ سنا تو کہا کیونکہ تمہارے نانا نے مجھے کتے سے تشبیہ دی ہے لہٰذا میں تمہیں پس گردن قتل کروں گا پس اس بد بخت نے امامؑ بے کس کو منہ کے بل لٹایا خنجر ہاتھ میں لیا اور آپ کی گردن پر چلانا شروع کیا۔ ابو مخنف کہتا ہے کہ جب وہ بد بخت خنجر چلاتا تو مظلوم کی آہ بلند ہوتی اور آپ ایڑیاں رگڑتے اور کہتے گواہ رہنا اے نانا محمدؐ اے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

بابا علی! اے بھائی حسنؑ میں غریب الوطن بے گناہ تشنہ لب قتل کیا جا رہا ہوں"

اس بد بخت نے کئی ضربات لگا کر آپ کی گردن جسم اطہر سے جدا کی ہر طرف سے قد قتل الحسین حسین قتل ہو گئے کی آوازیں آنے لگیں۔ سیاہ آندھی چلی، سورج کو گہن لگ گیا، جبرائیل امین نے ہفت طبق آسمان میں آواز دی: اے آسمانی مخلوق آگاہ ہو جاؤ کہ حسینؑ مظلوم قتل کر دیے گئے۔

اَلَا لَعنَۃُ اللّٰہِ عَلَی القَومِ الظّٰلِمِینَ

☆☆☆☆

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com
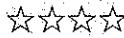
اٹھائیسویں مجلس

شہادت مظلوم کربلاؑ

(بروایت دیگر)

عَنِ الصَّادِقِؑ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ الْحُسَيْنُؑ اَمَّا قَتِيْلُ الْعَبْرَةِ مَاذُكِرْتُ عِنْدَ كُلِّ مُؤْمِنٍ اِلَّا بَكٰى.

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ مظلوم کربلا حضرت امام حسینؑ فرماتے ہیں "میں وہ شہید راہ خدا ہوں جس کو اتنے ظلم وستم سے مارا گیا کہ جس ایمان والے کے سامنے میری شہادت کا تذکرہ کیا جائے گا وہ میری غربت اور بے کسی پر ضرور آنسو بہائے گا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

"بحار الانوار وغیرہ کتب احادیث میں مروی ہے کہ جب روز عاشور مظلوم کربلا یک وتنہا رہ گئے، کوئی مددگار باقی نہ رہا اور آپ نے خود میدان میں جانے کی تیاری کی تو خیام میں ہر بی بی اور ہر بچے سے اس طرح وداع کیا جس طرح وقت مرگ متوفی اپنے اہل وعیال کو ملتا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ خیام میں سے رونے پیٹنے کی آوازیں آرہی تھیں۔ ہر طرف الوداع الوداع اور الفراق الفراق کا کہرام مچا ہوا تھا۔

گریہ اس قدر شدید تھا گویا شور قیامت بپا ہے۔ مظلوم کربلا وداع کے بعد میدان کارزار میں تشریف لائے اور لشکر یزید کو اپنے حسب ونسب سے آگاہ کیا تاکہ اتمام حجت ہو جائے ان بدبختوں کو عذاب الٰہی سے ڈرایا لیکن جب دیکھا کہ کوئی شخص بھی راہ

www.ShianeAli.com

راست پر آنے کے لیے آمادہ نہیں تو ذوالفقار حیدری کے قبضہ پر ہاتھ رکھا اور فرمایا:

''اے اہل کوفہ و شام! میں نے اتمام حجت کے لیے تمہیں ہر طرح سمجھانے کی کوشش کی ہے لیکن تم نے مطلقاً میری باتوں پر غور نہیں کیا۔ تم اپنے اس لشکر کثیر پر نازاں ہو۔ تمہیں حکومت کے انعام و اکرام نے غفلت میں ڈالا ہوا ہے۔

اگر تمہیں اپنے زور بازو پر اتنا ہی گھمنڈ ہے تو آؤ کوئی میرا مقابلہ کرے۔''

روایت میں منقول ہے کہ جب امام حسینؑ نے یہ فرمایا تو لشکر کفار پر ایک سکتہ سا چھا گیا۔ ہر ایک کے دل پر رعشہ طاری تھا۔ کسی کو آگے بڑھنے کی ہمت نہ ہوئی۔ جب مولاؑ نے دیکھا کہ کوئی آگے نہیں بڑھتا تو آپ نے آگے بڑھ کر حملہ کیا اور کئی کفار کو واصل جہنم کیا۔ مولاؑ ساتھ ساتھ یہ رجز پڑھتے جا رہے تھے: ''اے گروہ بے دین مجھے یقین ہے کہ عنقریب میں راہ خدا میں قتل کر دیا جاؤں گا، قتل ہونا بہادروں کے لیے باعث افتخار ہے اور خوشنودی پروردگار ہے۔ اے بدبختو! اگرچہ میں تین دن کا پیاسا ہوں لیکن راہ خدا میں میرا قدم پیچھے نہیں ہٹے گا اور نہ ہی میں تمہاری کثرت سے خائف ہوں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

حمید بن مسلم کہتا ہے کہ معرکہ کربلا سے پہلے میں نے کئی جنگوں میں عرب و عجم کے کئی بہادروں کو لڑتے دیکھا ہے لیکن امام حسینؑ کی اس لڑائی کی کوئی نظیر اور مثال نہیں ملتی۔ اس کے باوجود کہ مظلوم کربلاؑ اپنے عزیزوں کے جنازے اور لاشے اٹھا اٹھا کر زخموں سے چور چور تھے۔ امام حسینؑ نے اتنے شدید حملے کیے کہ کشتوں کے پشتے لگ گئے۔ اور مولا کی زبان پر **لَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ العَلِیِّ العَظِیمِ** کا ورد جاری تھا۔ جب عمر بن سعد نے اپنے لشکر کا یہ حال دیکھا تو خائف ہو کر اپنے بھاگنے والوں کو آواز دے کر کہا: ''اے بے حیاؤ! کیا تم جانتے ہو کہ کس کے مقابل ہو۔ یہ علی ابن ابی طالب کا بیٹا ہے جس نے بدر و حنین اور احد و صفین کی جنگوں میں عرب کے ہزاروں

www.ShianeAli.com

بہادروں کو قتل کیا تھا۔

اس طرح تم کبھی بھی حسینؑ پر فتح حاصل نہیں کر سکتے پس ہر طرف سے حسینؑ کو گھیرے میں لو اور جس کے پاس جو ہتھیار ہے اس سے حملہ آور ہو" ایک طرف سے چار ہزار تیر اندازوں کو حکم دیا کہ دور سے حسینؑ پر اس قدر تیر برساؤں کہ اس کا جسم چھلنی ہو جائے۔ عمر بن سعد کا یہ حکم سن کر تمام لشکر نے چاروں طرف سے مظلوم کو گھیرا جس کے ہاتھ میں جو کچھ تھا امام حسینؑ پر حملہ کیا۔ مختلف روایات میں مظلوم کے بدن پر آنے والے زخموں کی مقدار بہت زیادہ اور بے شمار بیان کی گئی ہے۔ اور مشہور یہ کہ چہرہ اقدس سے لے کر ناف مبارک تک نو سو پچاس زخم تھے۔ اور یہ سب زخم جسم کے اگلے حصے پر تھے۔ آپ کے جسم میں اتنے نیزے پیوست تھے کہ سوائے نیزوں کے اور کوئی چیز نظر نہ آتی تھی۔ ناگاہ ایک پتھر میرے مولاؑ کی پیشانی پر آ کر لگا۔ اور پیشانی سے خون کا فوارہ نکلا۔ آپ نے خون اپنی عبا کے دامن سے صاف کیا کہ اتنے میں ایک طرف سے ایک زہر آلود تیر آپ کے قلب نازنین میں ایسا پیوست ہوا کہ مولاؑ نے پڑھا بسم اللہ وعلی ملتہ رسول اللہؐ سر آسمان کی طرف اٹھایا اور عرض کیا:

Presented by: https://jafrilibrary.com/

"اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ اَنَّھُمْ یَقْتُلُوْنَ رَجُلاً لَیْسَ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ اِبْنُ نَبِیٍّ غَیْرُہُ

اے اللہ تو گواہ ہے کہ یہ اس شخص کو قتل کر رہے ہیں جس کے علاوہ روئے زمین پر اور کوئی فرزند رسول نہیں ہے۔

جب مظلوم کربلا پے در پے زخموں سے نڈھال ہو گئے تو شمر ملعون نے اپنی فوج کو آواز دی۔ "اے اہل کوفہ و شام! اب کیا دیکھتے ہو آگے بڑھو اور حسینؑ کا کام تمام کر دو اب اس میں لڑنے کی سکت بالکل نہیں رہی"

www.ShianeAli.com

پس اس بدنہاد کی آواز سن کر ہر طرف سے حملہ آور ہوئے اور یہ حملہ اتنا شدید تھا کہ مولا گھوڑے کی زین پر سنبھل نہ سکے اور کعبہ دین ودنیا داہنی کروٹ زمین پر گر پڑے ادھر شمر! آپؑ کی طرف بڑھا۔ مولا نے اس بے حیا کو دیکھ کر کہا اے بدبخت !اگر تو مجھے قتل ہی کرنا چاہتا ہے تو مجھے اتنی مہلت تو دے دو کہ میں نماز ادا کرلوں اور اپنے خالق حقیقی کے سامنے سجدہ شکر کرسکوں۔ پس مولا نے سر سجدے میں رکھا اور عرض کیا:

''پالنے والے حسینؑ تیری رضا پر راضی ہے ....''

مظلوم کربلا انہی راز و نیاز میں مصروف تھے کہ شمر لعین نے آگے بڑھ کر کند خنجر کے کئی وار کر کے کعبۂ دین کو گرا دیا۔

ارکان اسلام کو گرا دیا۔ قرآن کی آیات کو مٹا دیا۔ سر اقدس کو نوک نیزہ پر بلند کیا اور نعرہ بلند کیا اس کے نعرے کی آواز سن کر تمام لشکر یزید نے بھی نعرہ بلند کیا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

زمین وآسمان کانپ اٹھے۔ آسمان سے ملائکہ کے رونے کی آوازیں آنے لگیں۔ زمین وآسمان سے یا ھائے حسینؑ ہائے حسینؑ کی آوازیں آتی تھیں۔

خیام میں ماتم کا کہرام مچ گیا۔ بیبیاں واحسیناہ واجدہ وعلیا کی صدائیں دیتی تھیں۔ اور فریاد کرتے ہوئے جناب زینبؑ کہتی تھیں۔

''نانا تیری امت نے تیرے بیٹے کو شہید کر دیا۔ نانا ہم بے آسرا ہو گئے۔ نانا ہمارا کوئی والی وارث نہیں رہا۔ نانا ہم تہارہ گئے۔ نانا ہمارے تمام جوانوں اور بوڑھوں حتیٰ کہ شیر خوار بچوں کو شہید کر دیا گیا۔ نانا ہماری چادریں تک چھین لی گئیں۔ نانا ہم سر برہنہ ہیں''

اَلا لَعنَۃُ اللّٰہِ عَلَی القَومِ الظّٰالِمِینَ

☆☆☆☆☆

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

انتیسویں مجلس

قربانی اسماعیل اور شہادت حسینؑ کا تقابل

اِذَا بَتْلٰی اِبْرَاهِیْمَ الْخَلِیْلَ بِذِبْحِ وَالِدِهٖ اِسْمَاعِیْلَ

جب حضرت اسماعیلؑ کی قربانی کا حکم جناب ابراہیمؑ کو ملا تو وہ خواب میں دیکھتے ہیں کہ وہ رکن اور مقام کے درمیان میں کھڑے جس اور خداوند متعال کے حکم سے اپنے بیٹے اسماعیلؑ کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرر ہے ہیں۔ خواب میں یہ حکم خدا سن کر جناب ابراہیمؑ بیدار ہوئے اور اپنے بیٹے اسماعیلؑ کو بلایا اور کہا اے فرزند دلبند! مجھے حکم ہوا ہے کہ اپنے ہاتھ سے تجھے راہ خدا میں ذبح کروں اور تمہارا خون بہاؤں تمہارا کیا ارادہ ہے؟ تو جناب اسماعیلؑ نے عرض کیا: ''بابا جان آپ کو جو حکم ہوا ہے اسے پورا کیجئے انشاء اللہ آپ مجھے صابروں میں سے پائیں گے۔ لیکن بابا میری چند گزارشات ہیں امید ہے آپ ان کو پورا فرمائیں گے۔ بابا جب آپ میرے گلے پر چھری رکھیں گے اور میرے گلے سے خون جاری ہوگا تو یقیناً آپ کو میری یاد آئے گی پس آپ نے اس وقت یہ خیال کرنا ہے کہ یہ امر مجھ پر قرض تھا اور قرض کی ادائیگی ہر حال میں ضروری ہے۔ پس آپ یہ سوچ کر اپنے دل کو تسکین دیجئے گا۔ نیز یہ بھی خیال رہے کہ یہ امر خدا ہے امر خدا کے ہر حکم کی بجا آوری فرض اور ضروری ہے۔

بابا! میری یہ بھی خواہش ہے کہ جب آپ مجھے ذبح کرنے لگیں تو پہلے میرے ہاتھ پاؤں کسی مضبوط رسی سے باندھ دیجئے گا کہ چھری کی تکلیف سے میں زیادہ تڑپا نہ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

رہوں۔ بابا میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ آپ میرے ذبح کرنے سے پہلے اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ لیں تا کہ محبت پدری میرے ذبح کرنے میں حائل نہ ہو۔ اسی طرح مجھے ذبح کرتے وقت آپ اپنی عبا کو اچھی طرح لپیٹ لیں تا کہ میرے خون سے آلودنہ ہوں اور خون دیکھ کر میری پیاری ماں کا دل رنجیدہ نہ ہو۔ پس بابا جب مجھے قربان کرنے کے بعد واپس گھر جائیں تو میری ماں کو میرا اسلام کہنا اور میری قربانی کا واقعہ بالصراحت دفعتاً ان کے گوش گزار نہ کرنا بلکہ میری قربانی کی خبر ان کو ایسے عنوان سے دینا کہ آپ کا بیٹا ایسی جگہ منتقل ہو گیا ہے جہاں آرام وسکون اور نعمات ہی نعمات ہیں اور وہ نعمات ہمیشہ رہنے والی ہیں۔

پس جب باپ بیٹے کی باتیں ختم ہوئیں اور جناب ابراہیمؑ نے جناب اسماعیلؑ کو ذبح کرنے کا ارادہ کیا تو پہلے جناب اسماعیلؑ کے ہاتھ پاؤں رسی سے باندھ دیئے۔ Presented by: https://jafrilibrary.com/ انہیں زمین پر لٹایا اور اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ کر ان کے گلے پر چھری رکھی تو ارشاد خداوندی ہوا: جبرائیلؑ جلدی جلدی جناب اسماعیلؑ کی جگہ جنت کا دنبہ لے جاؤ تا کہ اس کی قربانی ہو جائے اور اسماعیلؑ بچ جائے۔ ابراہیمؑ کو میرا سلام کہنا اور کہنا کہ اے ابراہیم تو نے اپنا خواب سچ کر دیا۔ ہم نے اس قربانی کو ایک اور قربانی سے بدل دیا ہے جو ذبح عظیم ہے ابراہیمؑ وہ مظلوم بھی تیری اولاد ہی سے ہوگا اور اتنی مظلومیت سے مارا جائے گا کہ تمام انبیاء واوصیاء کی مصیبتیں اس مظلومیت کے سامنے ہیچ ہوں گے۔ یہ سن کر جناب ابراہیمؑ نے پوچھا خدایا وہ عظیم شخص کون ہوگا۔ آواز آئی ابراہیمؑ! وہ محمدؐ کا بیٹا حسینؑ ہے جو انتہائی بے کسی کے عالم میں مارا جائے گا پس یہ سن کر جناب ابراہیمؑ رونے لگے اور عرض کیا

''مالک تو بہتر جانتا ہے لیکن میں تو اسماعیلؑ کی قربانی کے ثواب سے محروم

www.ShianeAli.com

ہو گیا ہوں آواز آئی ابراہیمؑ چونکہ تو نے حسینؑ کی مظلومیت پر آنسو بہائے ہیں لہٰذا ان آنسوؤں کے عوض میں تجھے اتنا ثواب عطا کروں گا جو اسماعیلؑ کی قربانی کے ثواب کے برابر ہوگا۔ پس مومنین ذرا غور کیجیے کہ جس وقت جناب اسماعیلؑ ذبح ہونے لگے تھے وہ پیاسے نہیں تھے۔ وہ بے یار و مددگار نہ تھے۔ وہ غریب الوطن نہیں تھے۔

جبکہ فرزند رسول الثقلینؐ بے یار و مددگار، غریب الوطن اور تین دن کے پیاسے انتہائی مظلومیت کی حالت میں شہید کئے گئے۔ جب جناب اسماعیلؑ کو ذبح کرنے کے لیے زمین پر لٹایا گیا تو ان کا جسم صحیح و سالم تھا جبکہ مظلوم کربلاؑ کا سارا جسم زخموں سے چور چور تھا۔ اسی لیے حضرت صاحب الزمانؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب اشقیاء نے پے در پے حملے کر کے میرے جد بزرگوار کو گھیرے میں لیا تو آپؑ کے جسم اطہر پر اتنے تیر تھے کہ آپ کا سارا بدن تیروں میں چھپا ہوا تھا۔ لیکن قربان جاؤں حسینؑ کے صبر پر کہ اس قدر اذیت اور کثرت ضربات کے باوجود آپ صبر و شکر کا اظہار فرما رہے تھے اور بار بار خدائے متعال کی تسبیح و تہلیل ادا کر رہے تھے۔ آپ کی یہ حالت دیکھ کر ملائکہ کہہ رہے تھے کہ اتنا صابر و شاکر ہم نے خلقت آدمؑ سے لے کر آج تک کوئی نہیں دیکھا۔ حضرت امامؑ زمانہ فرماتے ہیں:

''کتنا عجیب اور مصیبت کا وقت تھا جب میرے جد بزرگوار شدت تکلیف اور زخموں کی کثرت کی وجہ سے کربلا کی گرم ریت پر کبھی دائیں اور کبھی بائیں پہلو تڑپ رہے تھے۔ روایت میں ہے کہ اس اضطراب کی حالت میں مظلوم کربلاؑ خیام اہل بیتؑ کی طرف نظر اٹھاتے اور فرماتے اے اہل بیت نبوت اے زینبؑ! وام کلثومؑ! اے سکینہؑ! ہائے افسوس میرے بعد تمہارا کوئی وارث نہیں جو تمہیں ان اشقیاء کے ظلم سے بچائے۔ جو تمہیں ان کی قید سے آزاد کرائے پس میں تمہیں خدا کے سپرد کرتا ہوں جو سب بے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

کسوں کا سہارا ہے۔ حضرت امامؑ زمانہ فرماتے ہیں کہ جب شمر ملعون نے میرے مظلوم جدؑ کو انتہائی مظلومیت کی حالت میں شہید کیا تو آپ کے باوفا گھوڑے ذوالجناح نے اپنے چہرے کو خون سے رنگین کیا اور روتا ہوا بڑی تیزی کے ساتھ خیام اہل بیتؑ کی طرف دوڑا تا کہ مخدرات عصمت وطہارت کو آپ کی شہادت کی اطلاع دے جب ذوالجناح خیام میں پہنچا تو سب خواتین عصمت وطہارت گھوڑے کے گرد جمع ہوگئیں اور اس کی یہ حالت دیکھ کر سمجھ گئیں کہ ہمارا وارث شہید ہوگیا۔ سب بیبیوں نے وامحمد واعلیا وحسیناہ کہہ کر ماتم شروع کردیا۔

اَلا لَعنَۃُ اللّٰہ عَلَی القومِ الظّالِمِینَ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

☆☆☆☆☆

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

تیسویں مجلس

لوٹو تبرکات امام غریبؑ کو

قَالَ اِمَامِ رَضَاؑ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْنُ نَتَوَلّٰی حِسَابَ شِیْعَتِنَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ.

جناب امام رضاؑ فرماتے ہیں کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا: ہمارے شیعوں کا حساب روز قیامت خدا کی طرف سے ہمارے متعلق ہوگا۔ پس اگر کسی مومن کے ذمہ کوئی ایسا حق رہ گیا ہوگا جس کا تعلق خداوند متعال کے ساتھ ہوگا تو ہم بارگاہ احدیت میں عرض کریں گے کہ بارالہا! یہ ہمارا ماننے والا ہے اس مومن کے گناہ بخش دے۔ تو اللہ تعالیٰ ہماری سفارش قبول فرماتے ہوئے اس کے وہ گناہ معاف کر دے گا اور اگر وہ گناہ حقوق العباد میں سے ہوں گے تو ہم اس متعلقہ شخص سے اس کے ذمہ جو حقوق ہوں گے ان کی معافی دلوائیں گے اور اگر اس مومن نے ہمارے حق کے بارے میں کوئی کوتاہی نہیں کی ہوگی تو ہمارے لیے کب مناسب ہے کہ ہم اس سے تعرض کریں۔ اور اس کے قصور سے درگزر نہ کریں۔

پس مومنین کرام! جب ہماری نجات کا وسیلہ اہل بیتؑ کی محبت ہی ہے تو ہمیں اس امر میں کوتاہی نہیں کرنا چاہیے تا کہ ان ذوات مقدسہ کی نظر کرم ہم پر ہو۔ خصوصاً خامس آل عباؑ کی ماتم داری اور ان کے مصائب و آلام پر گریہ وزاری میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ ہمارے اس مولا کو اتنی بے رحمی سے شہید کیا گیا جس

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

کی مثال اور نظیر سابقین ولاحقین میں کہیں نہیں ملتی۔

بحار الانوار میں ہلال بن نافع سے روایت ہے کہ وہ کہتا ہے کہ روز عاشور زوال آفتاب کے وقت عمر بن سعد اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ حسین علیہ السلام کی شہادت کی خبر سننے کے لیے بے تاب کھڑا تھا کہ کسی نے آ کر کہا: اے امیر! مبارک ہو حسینؑ قتل ہو گیا۔

ہلال بن نافع کہتا ہے کہ یہ سن کر میں وہاں سے چلتا ہوا وہاں پہنچا جہاں حسینؑ زخموں سے چور چور گرے پڑے تھے۔ میں ذرا قریب ہوا میرے کانوں تک یہ الفاظ آئے اَلعطش اَلعطش حسینؑ کے منہ سے نکلنے والے یہ الفاظ نوج اشقیاء میں سے کچھ لوگوں نے بھی سنے اور جواب میں کہا حسین ہم سے پانی مانگنا عبث ہے بلکہ قریب ہے کہ تم دوزخ کے گرم پانی سے اپنی پیاس بجھاؤ۔ مولا نے ان کی یہ گستاخانہ گفتگو سن کر کہا لعنت ہو تم پر کہ میرے بارے میں ایسی جگہ کو نسبت دی جو تمہارے حسب حال ہے، میں تو عنقریب اپنے نانا بزرگوار کی خدمت میں پہنچ کر کوثر و سلسبیل سے سیراب ہوں گا اور تمہارے اس بے حد ظلم و ستم کا شکوہ بھی ان سے کروں گا۔ یہ سن کر وہ ظالم اور بھی طیش میں آ گئے اور آپ کے قتل کی تدابیر کرنے لگے کہ شمر ولد الزنا نے بڑھ کر مولاؑ کو بڑی بے رحمی سے شہید کر دیا۔

ہلال بن نافع کہتا ہے کہ مولاؑ کو شہید کرنے کے بعد ان بدبختوں نے آپ کا وہ لباس بھی اتار لیا جو زخموں کی وجہ سے تار تار ہو چکا تھا۔ اسحاق حضرمی نے آپ کا لباس اطہر اتار لیا۔ اور زرہ مبارک مالک بن بشیر ملعون نے اتار لی۔

نعلین اقدس اسود بن خالد نے اتار لی۔ اس کے بعد بجدل بن سلیم نے انگشتری اتارنا چاہی لیکن زخموں کی وجہ سے آپؑ کی انگلیاں متورم ہو چکی تھیں۔ پس

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

جب وہ انگشتری نہ اتار سکا تو بے دین نے انگوٹھی اتارنے کے لیے مولاؑ کی انگلی بھی کاٹ لی۔ (اس روایت کی تردید میں امام صادقؑ کی ایک روایت بھی ملتی ہے۔ اب کون سی روایت مستند ہے واللہ اعلم بالصواب) جبکہ آپ کی عبا قیس بن اشعث بے دین نے اتار لی۔

اور آپ کے جسم نازنین کو عریاں اور خاک و خون میں غلطاں چھوڑ کر چلے گئے۔ اسی لیے پانچویں تاجدار ولایت حضرت امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ میرے جد بزرگوار کو اتنی بے رحمی اور مظلومیت سے ذبح کیا گیا جتنی کسی ذلیل سے ذلیل جانور کو مارنے میں بھی نہیں کی جاتی۔ حضرت آدمؑ کی خلقت سے لے کر اب تک کسی نبی یا وصی کو اتنی بے رحمی سے نہیں مارا گیا جتنی بے رحمی سے میرے جد امجد کو شہید کیا گیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ اہل کوفہ و شام نے میرے جد کو نہ صرف تیروں، تلواروں اور نیزوں سے شہید کیا بلکہ جن کے ہاتھ میں جو مارنے والی چیز مثلاً عصا اور پتھر کے ڈھیلے وغیرہ آئے اس نے اسی چیز سے میرے جد کو مارا اور جب اس طرح بھی ان کی آتش عناد فرو نہ ہوئی تو انہوں نے آپ کی لاش اطہر پر گھوڑے دوڑا دیئے جس سے ان کے ایک پہلو کی ہڈیاں دوسرے پہلو سے آ لگیں۔

اَلا لَعنَۃُ اللّٰہ عَلَی القَومِ الظّالِمِین

☆☆☆☆☆

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com
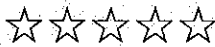
اکتیسویں مجلس

تاراجئ خیام اہل بیتؑ

فِیْ مَقْتَلِ اَبِیْ مِخْنَفٍ اَنَّهُ لَمَّا قُتِلَ الْحُسَیْنُ نَادٰی عَمَرُ بْنُ سَعْدٍ یَا قُوْمُ کَبُّوْا الْخِیَامَ عَلٰی اَهْلِ بَیْتِ سَیِّدِ الْاَنَامِ وَاضْرِمُوْا فِیْهَا النَّارَ.

مقتل ابومخنف میں منقول ہے کہ جب مظلوم کربلاؑ شہید ہو چکے تو عمر بن سعد نے اپنی فوج کو مخاطب کر کے کہا اہل بیتؑ کے خیام کی طنابیں کاٹ کر انہیں گرا دو اور ان میں آگ لگا دو اور عورتوں کے پاس جو کچھ ہے اسے لوٹ لو۔ پس وہ بے دین خیام میں داخل ہو گئے اور لوٹ مار شروع کر دی۔ جناب زینبؑ کہتی ہیں کہ اس وقت میں در خیمہ پر کھڑی دیکھ رہی تھی کہ ناگاہ ایک لعین میرے قریب آیا اور میرے گوشواروں کی طرف اشارہ کیا اور ساتھ ہی رو رہا تھا۔ میں نے کہا۔ ارے بے حیا! تو لوٹتا بھی ہے اور روتا بھی ہے تو اس نے کہا روتا اس لیے ہوں کہ آپ اہل بیتؑ کے ساتھ بہت بڑا ظلم ہوا، بے جرم و خطا سب کو شہید کیا گیا۔ اور مخدرات عصمت و طہارت کے ناموس کو پامال کیا جا رہا ہے اور لوٹتا اس لیے ہوں کہ اگر میں نہیں لوٹوں گا تو کوئی اور لوٹ لے گا۔ جناب زینبؑ کہتی ہیں کہ میں نے کہا۔ اے بد بخت! خدا تیرے دونوں ہاتھ اور پاؤں قطع کرے اور تجھے آتش جہنم سے پہلے آتش دنیا میں جلائے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

اس کے بعد وہ بد بخت امام زین العابدینؑ کے سرہانے پہنچا جبکہ بیمار کربلا غشی کے عالم میں تھے۔ اس بد بخت نے اس بستر کو جس پر مولا لیٹے ہوئے تھے اتنی زور سے آپ کے نیچے سے کھینچا کہ آپ منہ کے بل زمین پر گر پڑے۔

مقتل ابو مخنف میں منقول ہے کہ جب امیر مختارؒ نے خروج کیا اور عنان حکومت ان کے ہاتھ میں آئی تو آپ نے اس ملعون کو گرفتار کیا اس سے پوچھا کہ تم نے میدان کربلا میں کیا کیا جرم کیا تھا؟

تو اس بدنہاد نے کہا اے امیر! میں نے اس روز امام حسینؑ پر کوئی ظلم نہیں کیا تھا صرف بی بی زینب کے سر سے چادر اتاری تھی اور ان کے کانوں سے گوشوارے اتارے تھے۔ یہ سن کر جناب مختار بہت روئے اور کہا ارے بد بخت! اس سے بڑا ظلم بھی کوئی ہوسکتا ہے کہ جناب زینب جیسی مرقع عصمت و طہارت بی بی کے سر سے چادر اتارے اور پھر کہتا ہے میں نے کوئی ظلم نہیں کیا؟ سچ بتا اس وقت بی بی نے تجھے کوئی بددعا دی تھی؟ وہ بے دین کہتا ہے ہاں! بی بی نے کہا تھا خدا تیرے ہاتھ اور پاؤں قطع کرے اور تجھے نار جہنم سے پہلے آتش دنیا میں جلائے۔ یہ سن کر جناب مختار نے کہا بس تجھے یہی سزا دی جائے گی جو بی بی نے فرمائی تھی پس جناب مختار نے اس کے دونوں ہاتھ اور پاؤں قطع کروائے اور پھر اسے آگ میں جلا دیا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

حمید بن مسلم کہتا ہے کہ جب فوج اشقیا نے تمام مال و اسباب اور خواتین کے سروں سے چادریں چھین لیں تو عمر بن سعد بڑے کروفر کے ساتھ خیام میں داخل ہوا‘ اسے دیکھ کر مخدرات عصمت و طہارت نے کہا اے عمر بن سعد! تو خوب جانتا ہے کہ ہم رسول خدا کی بیٹیاں ہیں تیری فوج نے ہمیں لاوارث سمجھ کر ہماری چادریں لوٹ لی ہیں ان بے رحموں سے کہو کہ ہماری چادریں واپس کر دیں کیونکہ ہم غیرت کے مارے موت

www.ShianeAli.com

سے پہلے ہی مر رہی ہیں۔ لیکن راوی کہتا ہے ان بے غیرتوں میں سے کسی ایک نے بھی چادر واپس نہ کی۔

پس عمر بن سعد امام زین العابدینؑ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا اے بدبختو حسینؑ کا یہ بیٹا زندہ کیوں چھوڑا ہے؟ فوراً اس بیمار کو قتل کر دو۔ جب جناب زینب علیھا السلام نے اس کی یہ بات سنی تو فوراً بیمار بھتیجے کے اوپر گر پڑیں اور کہا ارے ظالم! کیا فرزند رسولؐ کا قتل تیرے لیے کافی نہیں کہ اب تو اس بیمار کے قتل کے در پے ہے۔ کیا تیرا دل ابھی ظلم سے نہیں بھرا۔ یَابنَ سَعدٍ اِن عَزَمتَ قَتلَهُ فَاقتُلِيْ قَبلَهُ ۔ اے عمر بن سعد! اگر تو اس کو قتل کرنا چاہتا ہے تو پہلے مجھے قتل کر دے' بی بی کے یہ الفاظ سن کر وہ بدخصلت بیمار کربلا کے قتل سے باز رہا۔

بحار الانوار میں ایک روایت جناب فاطمہ صغریٰؑ (یعنی جناب سکینہؑ) سے منقول ہے کہ جب میرے بابا کی شہادت ہوگئی تو میں در خیمہ پر روتے ہوئے یہ سوچ رہی تھی کہ اب کیا ہوتا ہے کیا یہ اشقیاء ہمیں قید کرلیں گے یا میرے بابا کی طرح ہمیں بھی قتل کر دیں گے جبکہ بیبیوں کی حالت یہ تھی کہ وہ شرم کے مارے ایک دوسرے کے پیچھے چھپ رہی ھیں کہ اچانک ایک گروہ نیزہ بکف خیام میں داخل ہوا اور انہوں نے آتے ہی مخدرات عصمت وطہارت کو نیزوں کے ساتھ مارنا شروع کیا ان کی یہ گستاخی دیکھ کر خواتین فریاد کررہی تھیں کہ آیا ہے کوئی ہماری مدد کرنے والا ؟ ہے کوئی رسول کی بیٹیوں کی چادریں بچانے والا کوئی بی بی کہتی تھی اے نانا محمدؐ اے بابا علیؑ اے بھائی حسنؑ ہم اس ویران جنگل میں بے سہارا ہیں ہمیں کوئی بچانے والا نہیں رہا۔ ہمارا کوئی مددگار نہیں رہا۔ بی بی کہتی ہیں کہ جب میں نے یہ منظر دیکھا تو میں نے دائیں بائیں اپنی پھوپھی زینبؑ کو دیکھنا شروع کیا کہ اگر وہ نظر آئیں تو میں ان کے پاس جا کر چھپ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

جاؤں کہ ناگاہ ایک لعین میری طرف متوجہ ہوا۔ اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر میں ڈر کر بھاگی کہ شاید اس کے ظلم سے بچ جاؤں۔ اس بدبخت نے میرا پیچھا کیا میں کمزور اور ناتواں اور خوف زدہ ہونے کی وجہ سے چند قدم بھاگی تھی کہ وہ لعین میرے قریب آ گیا اور میری پشت پر ایسا نیزہ مارا کہ میں منہ کے بل گر پڑی۔ اس بے رحم نے میرے سر سے چادر اتار لی اور میرے کانوں سے اتنی بے رحمی سے گوشوارے چھینے کہ میرے کانوں کی لوئیں زخمی ہوگئیں اور ان سے خون جاری ہوگیا' میرے رخسار اور منہ لہو سے تر ہوگیا۔ اسی حال میں مجھے غش آ گیا۔ بی بی کہتی ہیں کہ جب کچھ دیر بعد مجھے غش سے افاقہ ہوا تو میں نے دیکھا کہ میری پھوپھی زینبؑ میرے سرہانے بیٹھی ہوئی مجھے سہارا دے رہی ہیں اور کچھ کہہ رہی ہیں اٹھو چلیں۔ میں نے عرض کیا! پھوپھی اماں! ظالم نے میرے سر سے چادر چھین لی۔ پھوپھی میں سر برہنہ ہوں۔ مجھے ننگے سر چلتے ہوئے شرم آتی ہے۔ پس اس معظمّہ نے جب یہ الفاظ سنے تو بہت روئیں اور کہا بیٹی تو اپنی سر برہنگی کی مجھ سے شکایت کرتی ہے جب کہ تیری پھوپھی بھی تیری طرح بے مقنعہ و چادر ہے۔ ظالم میری چادر بھی چھین کر لے گئے ہیں۔ پس جب ہم خیام میں واپس آئے تو تمام بیبیاں سر ننگے پیٹ رہی تھیں اور ہر طرف سے واحسیناہ واحسیناہ کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اَلاَ لَعنَةُ اللّٰهِ عَلَى القَومِ الظّٰالِمِين

☆☆☆☆☆

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

بتیسویں مجلس

اہل حرم کی مقتل سے روانگی

قَالَ الشَّیۡخُ الۡمُفِیۡدُ وَالسَّیِّدُ ابۡنُ طَاوُسَ اَنَّ عُمَرَ ابۡنَ سَعۡدٍ لَعۡنَۃُ اللّٰہِ بَعَثَ بِرَاسِ الۡحُسَیۡنِؑ فِیۡ یَوۡمِ عَاشُوۡرَ مَعَ الۡخَوۡلِیۡ بِنۡ یَزِیۡدَ الۡاَصۡبَحِیۡ وَحَمِیۡدِ ابۡنِ مُسۡلِمٍ اِلَی ابۡنِ زِیَادٍ۔

جناب شیخ مفید اور سید ابن طاؤس نقل کرتے ہیں کہ روز عاشور جب سید الشہداء کی شہادت ہو چکی اور اشقیاء خیام اہلبیتؑ کو جلا اور لوٹ چکے تو اسی دن عمر بن سعد نے مظلوم کربلاؑ کا سر نیزہ پر سوار کر کے خولی بن یزید اور حمید بن مسلم کو دے کر عبداللہ ابن زیاد کے پاس روانہ کر دیا۔ اس کے بعد اس ملعون نے حکم دیا کہ باقی شہداء کے سر بھی تنوں سے جدا کرو چنانچہ اس کے حکم پر جب سارے سر اس کے سامنے پیش کیے گئے تو اس نے ان سروں کو قبائل عرب میں تقسیم کر دیا اور شمر بن ذی الجوشن، قیس بن اشعث اور عمرو بن الحجاج کے ہمراہ ان سروں کو کوفہ کی طرف روانہ کر دیا۔ اور خود اس دن اور اگلے دن زوال آفتاب تک وہیں رہا اور اپنے مرنے والے بدنہادوں کا جنازہ پڑھ کر انہیں دفن کیا جبکہ فرزند رسول الثقلین اور ان کے عزیز و اقارب کی لاشوں کو بے گور و کفن بغیر دفن کیے کوفہ کی طرف روانہ ہوا۔ نیز حکم دیا کہ اہل بیتؑ کی مخدرات کو بے پالان اونٹوں پر سوار کر کے ساتھ لے چلو۔ پس ان بے رحموں نے ایسا ہی کیا اور خواتین عصمت و طہارت کو بے مقنعہ و

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

چادر ہاتھوں میں رسیاں ڈال کر بے پالان اونٹوں پر سوار کر دیا۔ جناب سجادؑ
کے گلے میں آہنی طوق ڈال کر زنجیروں میں جکڑ کر بے پالان اونٹ پر سوار
کر دیا اور حکم دیا کہ اس قافلے کو گنج شہدا سے گزارا جائے تا کہ اپنے وارثوں
کی لاشیں بے گور و کفن دیکھ کر ان شکستہ دلوں کو اور زیادہ تکلیف ہو۔

"فَلَمَّا نَظَرَتِ النِّسوَةُ اِلَی الْقَتْلٰی صِحْنَ وَضَرَبْنَ وَجُوْهُهُنَّ"

جب بیبیوں نے شہدا کی لاشوں کا یہ منظر دیکھا تو سب نے اپنے منہ پیٹ
لیے۔ راوی کہتا ہے کہ اگرچہ سب خواتین بے تابی اور رنج والم میں منہ پیٹ رہی تھی
لیکن مجھے جناب زینب کی بے قراری والا وہ منظر نہیں بھولتا کہ آپؑ ایسے دل گرفتگی اور
بے تابی سے بین کر رہی تھیں کہ ہر دوست، دشمن کا دل لرز رہا تھا۔ وہ بی بی بڑی مظلومیت
بھری آواز میں کہہ رہی تھی: "اے نانا محمدؐ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب انبیاء پر فضیلت
دی۔ تمام ملائکہ نے آپ کا جنازہ پڑھا، تمام مخلوق آپ پر درود بھیجتی ہے لیکن ہائے
افسوس! آپ کا وہ بیٹا جس کو آپ نے اپنی آغوش میں پالا تھا، عید کے دن جس کے لیے
آپ خود سواری بنے تھے آج وہی حسینؑ کربلا کی گرم ریت پر بے گور و کفن پڑا ہے۔
ظالموں نے اس کے ایک ایک عضو بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ہیں کوئی اس کو دفن
کرنے والا نہیں۔ نانا! تیری بیٹیوں کا کوئی سہارا نہیں ان کا کوئی وارث نہیں بچا اور انہیں
لونڈیوں کی طرح قید کر کے بے پردہ لے جایا جا رہا ہے۔ نانا ہم کس سے فریاد کریں؟
ہماری فریاد سننے والا کوئی نہیں رہا؟ زینبؑ ایسے بھائی پر قربان ہو جس کو انتہائی بے رحمی
سے ذبح کیا گیا۔ زینبؑ قربان ہو اس مظلوم پر جس کی شہادت کے بعد اس کے خیام کی
طنابیں کاٹ دی گئیں اور اس کے اہل حرم کو لوٹا گیا۔ قربان ہو بہن اس بھائی پر جس کو ہر
طرح کی تکلیفیں دے کر مظلومیت کے عالم میں مارا گیا۔ قربان جاؤں اس بھائی پر جس

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

کو تین دن کا بھوکا پیاسا رکھ کر یکہ وتنہا قتل کر دیا گیا۔ راوی کہتا ہے کہ اس معظّمہ کے یہ بین سن کر لشکر یزید بھی رو رہا تھا۔ جانور (گھوڑے) اس معظّمہ کی یہ دکھ بھری باتیں سن کر آنسو بہا رہے تھے اور ان کے آنسوان کے سموں پر گر رہے تھے۔

راوی کہتا ہے کہ اسی اثنا میں میں نے ایک ننھی سی بچی کو دیکھا جس کا نام سکینہؑ تھا وہ اپنے بابا کی لاش کے ساتھ لپٹ کر اس بے قراری سے روتی تھی کہ وہ منظر دیکھ کر دل کباب ہوا جاتا تھا۔ وہ معصومہ بار بار اپنے باپ کو آوازیں دیتی تھی۔ جب اسے کوئی جواب نہ ملا تو دوڑ کر اپنی ماں ربابؑ کے پاس گئی اور کہا اماں! بابا مجھے جواب نہیں دیتے۔ اماں میں تو ان کے سینے پر سونے والی سکینہؑ ہوں۔ بابا تو مجھے آغوش میں لے کر پیار کیا کرتے تھے۔ وداع کے وقت بھی بابا نے مجھے اس طرح پیار نہیں کیا جو ان کا معمول تھا۔ اماں اب بھی مجھے گلے نہیں لگایا۔ اماں میں نے بابا کو کئی آوازیں دیں لیکن انہوں نے جواب نہیں دیا۔ یہ منظر اور بے تابی دیکھ کر جناب رباب بھی اور شدت سے رونے لگیں اور کہا بیٹا کس سے شکوہ کرتی ہو، کس سے شکایت کرتی ہو۔ بیٹا! تیرے بابا چلے گئے تو یتیم ہوگئی۔ بچی دوڑ کر باپ سے لپٹ گئی جو بھی آگے بڑھتا معصومہ منتیں کرتی کہ مجھے بابا سے جدا نہ کرو۔ مجھے جی بھر کر بابا سے مل لینے دو۔ مجھے جی بھر کر رو لینے دو۔ جناب سکینہؑ کہتی کہ میں نے اپنے بابا کے کٹے ہوئے گلے سے آواز سنی آپ فرما رہے تھے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

یَا شِیْعَتِیْ اِنْ شَرِبْتُمْ مَاءَ عَذْبٍ فَاذْ کُرُوْنِی لَوْ سَمِعْتُمْ غَرِیْبًا اَوْ شَهِیْدًا فَانْدُ بُوْنِی اَنَا السِّبْطُ الَّذِی مِنْ غَیْرِ جُرْمٍ قَتَلُوْنِی وَبِحَرْدِ الْخَیْلِ بَعْدَ الْقَتْلِ عَمْدًا سَحَقُوْنِی لَیْتَکُمْ فِیْ یَوْمِ عَاشُوْرَا تَنْظُرُوْنِی کَیْفَ اَسْتَسْقِی لِطِفْلِی فَاَبَوْ اَنْ یَّرْحَمُوْنِی

www.ShianeAli.com

وَسَقُوْهُ سَهْمَ بَغْيٍ عِوَضَ الْمَاءِ الْمَعِيْنِ يَالَرُزْءٌ وَمُعَابٌ هَدَّا
اَرْكَانَ الْحُجُوْنَ وَيْلَهُمْ قَدْ جَرَحُوْا قَلْبَ رَسُوْلِ الثَّقَلَيْنِ
فَالْعَنُوْهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ شِيْعَتِیْ .

اے میرے شیعوں کاش تم کربلا میں ہوتے اور میری غربت بے کسی کو دیکھتے کہ میں کس عجز و انکساری کے ساتھ اپنے طفل شیر خوار علیؑ اصغر کے لیے ان بے رحموں سے پانی مانگ رہا تھا۔ مگر اس قوم اشقیاء نے دو گھونٹ پانی کے اس بچے کو نہ دیئے۔ بلکہ پانی کے بدلے اس کے حلق نازنین پر ایسا تیر مارا کہ وہ بچہ تڑپ کر شہید ہو گیا۔ پس میری اس مصیبت پر پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوئے، وائے ہو ان اشقیاء پر کہ ان بے رحموں نے قلب رسول کو زخمی کیا، پس اے میرے شیعو! تم پر لازم ہے کہ جس قدر ممکن ہو تم ان پر لعنت کرو جنہوں نے مجھ مظلوم پر ظلم عظیم کیا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

"اے میرے شیعو! جب ٹھنڈا پانی پینا مجھ پیاسے کی پیاس کو یاد کر لینا، جب کسی غریب الوطن اور مظلوم کا جنازہ دیکھو تو مجھ غریب الوطن کی مصیبت کو یاد کر کے رونا۔ کیونکہ میں پیاسا یکہ وتنہا بے رحمی سے ذبح کیا گیا ہوں اور میرے مرنے کے بعد میری لاش کو گھوڑے کے سموں سے پامال کیا گیا ہے۔

ہمارا سلام ہو اس ہستی پر جس کی خدمت پر جبرائیل جیسا فرشتہ فخر و مباہات کرتا ہے جس کا جھولا فرشتے جھلائیں۔ ہمارا سلام ہو اس سید الشہداءؑ پر جس کی تربت کی مٹی شفا ہے۔ جس کی قبر کے نزدیک دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ سلام ہو اس بے کس پر جس کو امت نے غریب الوطن کر دیا۔ سلام اس مظلوم پر، جس پر تمام مخلوق نے آنسو بہائے۔ سلام ہو اس پر جو خاک و خون میں غلطاں ہوا۔ سلام ہو اس پر جس کے خیام کو لوٹ لیا

www.ShianeAli.com

گیا۔ سلام ہو اس پر جس کے اہل حرم کی عزت کو پامال کیا گیا۔ سلام اس پر جس کے جسم پر اتنے زخم آئے کہ وہ شدت تکلیف سے کبھی دائیں اور کبھی بائیں طرف تڑپ کر کروٹیں لیتا تھا۔ سلام ہو فرزند رسولؐ پر جس کو جانوروں سے بھی بدتر حالت میں قتل کیا گیا۔ سلام ہو اس بے گور و کفن لاش پر جس کو کوئی دفنانے والا نہ تھا۔ سلام ہو اس مظلوم پر جس کی بہوؤں اور بیٹیوں کو لونڈیوں کی طرح قید کر کے بازاروں اور درباروں میں پھرایا گیا۔

اَلا لَعنَۃُ اللّٰہ عَلَی القَومِ الظّالِمِینَ

☆☆☆☆☆

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

تینتیسویں مجلس

لاشہائے شہداء کے واقعات پُر سوز

مَقْتَلِ اَبِی مَخْنَفٍ عَنِ الطِّرِمَاحِ بْنِ عَدِیٍّ اَنَّهُ قَالَ قَدْ کُنْتُ مِنَ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا مَعَ الْحُسَیْنِ ؑ فِی طَفِّ کَرْبَلَاءَ وَقَدْ بَقِیَ فِیَّ رَمَقٌ مِنَ الْحَیٰوةِ.

طرماح بن عدی کہتے کہ روز عاشور میں ان لوگوں میں سے تھا جو مظلوم کربلا امام حسین کے ساتھ شہید ہوئے۔ میں اس قوم جفا کار سے خوب لڑا اور مجھے اس قدر زخم آئے کہ میں نڈھال ہو کر گر پڑا۔ وہ بدبخت یہ سمجھے کہ میں قتل ہو گیا ہوں جبکہ مجھ میں ابھی زندگی کی کچھ رمق موجود تھی۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جب عمر بن سعد تمام شہداء کے سروں کو لے کر عازم کوفہ ہو چکا تو اس وقت مجھے بے ہوشی سے افاقہ ہوا۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ بیس کے قریب سوار صحرائے کربلا میں نمودار ہوئے میں سمجھا کہ شاید عمر بن سعد دوبارہ کسی اور ظلم کے لیے واپس آیا ہے لیکن جب وہ سوار میرے قریب پہنچے تو میں حیران رہ گیا کہ ان کے جسموں سے ایسی خوشبو آ رہی تھی کہ مشک و عنبر کی خوشبو اس کے سامنے ہیچ تھی۔ ان کے چہرے نور سے ایسے درخشاں تھے کہ چودھویں کا چاند بھی ان کے سامنے شرما جاتا۔ میں نے دیکھا کہ ان میں سے ایک بزرگ جوان سب سے زیادہ باعظمت تھے آگے بڑھے اور امام حسینؑ کی سر بریدہ لاش کو اپنے سینے سے لگا کر اور خوب روئے۔ پھر کوفہ کی طرف ہاتھ سے اشارہ

www.ShianeAli.com

کیا۔ میں نے دیکھا کہ امام حسینؑ کا سراقدس پرواز کرتے ہوئے آیا اور اپنے جسم اطہر کے ساتھ مل گیا۔ امام حسینؑ اٹھ کر بیٹھ گئے اور اس بزرگ کی گود میں سر رکھ کر خوب روئے اور کہا:

''نانا! آپ کی امت نے میرے ساتھ یہ سلوک کیا۔ نانا! میں تیرا حسینؑ ہوں جو خاک وخون میں غلطاں ہوں نانا! مجھے اتنی بے رحمی اور مظلومیت اور ظلم سے ذبح کیا گیا جو ظلم کسی جانور پر بھی نہیں کیا جاتا۔

یہ سن کر حضرت محمد مصطفیؐ اور زیادہ رونے لگے اور فرمایا:

بیٹا حسینؑ! تیرے نانا پر تیرا اس قدر مظلومیت سے قتل کیا جانا بہت دشوار ہے بیٹا! کیا تم نے ان کو اپنا حسب ونسب نہیں بتایا تھا؟ کہا: نانا! کیوں نہیں، میں نے ایک ایک کو اپنا حسب ونسب بتایا تھا لیکن وہ کہتے تھے حسینؑ ہم تیرے حسب ونسب سے خوب واقف ہیں پھر بھی تمہیں قتل ضرور کریں گے۔ یہ سن کر جناب رسالت مآبؐ نے اپنے ساتھ آنے والے انبیاء سے کہا تم نے دیکھا کہ میری امت نے میرے نواسے کو کس بے رحمی سے ذبح کیا ہے یہ سن کر تمام انبیاء بھی رونے لگے۔ ان سب کو روتا دیکھ کر میں بھی اتنا رویا کہ مجھے دوبارہ غش آ گیا پھر جب مجھے غش سے افاقہ ہوا تو ان بزرگوں میں سے کوئی وہاں موجود نہیں تھا اور مظلوم کربلاؑ کی لاش ویسے ہی سر بریدہ پڑی تھی۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

بحار الانوار میں قبیلہ اسد کے ایک شخص سے روایت ہے وہ کہتا ہے کہ میں نہر فرات کے کنارے کھیتی باڑی کیا کرتا تھا جب عمر بن سعد کوفہ کو روانہ ہو چکا تو میں وہاں آیا۔ شہدائے کربلا کی بے گور وکفن لاشوں کو دیکھا اور ان سے ایسے عجیب وغریب واقعات مشاہدہ کیے کہ ان سب کا بیان کرنا ناممکن ہے۔ وہ کہتا ہے کہ جب ان لاشوں سے ہوا گزر کر میری طرف آتی تو خوشبو سے میرا دماغ معطر ہو جاتا۔ آسمان سے کئی

www.ShianeAli.com

ستارے وہاں پر آتے اور کئی وہاں سے آسمان کی طرف جاتے۔ میں روزانہ دیکھتا کہ غروب آفتاب کے وقت ایک شیر قبلہ کی طرف سے وہاں پر آجاتا اور صبح کے وقت وہ دوبارہ قبلہ کی طرف چلا جاتا۔ جب کئی روز گزر گئے اور شیر اسی معمول سے آتا جاتا رہا تو میں نے دل میں خیال کیا کہ میں نے تو سنا تھا کہ یہ کوئی باغی ہیں جنھوں نے عبداللہ بن زیاد کے خلاف خروج کیا تھا اور عبداللہ کی فوج نے سب کو قتل کر دیا۔ اور ان کی لاشوں کو بے گور و کفن چھوڑ کر چلے گئے۔

اگر ان کا یہ کہنا سچ تھا اور یہ سب بے دین اور باغی تھے تو ان کی لاشوں سے ایسی خوشبو کیوں آتی ہے اور آیا یہ شیر ان کا گوشت کھاتا ہے یا نہیں آج میں رات کو ادھر ہی ٹھہروں گا اور سارا ماجرا اپنی آنکھوں سے دیکھوں گا۔ پس میں رات کو وہیں ٹھہر گیا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

تھوڑی ہی دیر بعد وہ شیر مجھے آتا ہوا دکھائی دیا۔ میں چھپ گیا۔ شیر آہستہ آہستہ چلتا ہو ایک ایک لاش کے پاس جاتا رہا بالآخر وہ ایک لاش کے قریب گیا اور اس کے گلے کے ساتھ اپنا سر رگڑنے لگا۔ وہ اتنی شدت سے رو رہا تھا کہ اس حیوان کی بیتابی دیکھ کر میرا جگر پھٹ رہا تھا۔ پھر کچھ ہی دیر بعد اس صحرا میں ہر طرف اتنے دیئے روشن ہو گئے کہ وہ صحر بقعہ و نور بن گیا پھر میں نے کچھ مردوں اور عورتوں کو دیکھا جو سب کے سب رو رہے تھے۔ جب میں نے کان لگائے کہ یہ کس کو رو رہے ہیں تو میں نے ایک مرد کی آواز سنی جو یہ کہہ رہا تھا:

ہائے حسین! ہائے حسینؑ! اے فرزند رسولؐ! افسوس صد افسوس کہ ان ظالموں نے آپ کو تین دن کا پیاسا ناحق ذبح کیا۔

"ان کی یہ آواز اور الفاظ سن کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ میں چلتا ہو اس شخص کے پاس پہنچا اور اس سے کہا بھائی آپ سب کون ہیں؟ اور کس پر رو رہے ہیں

www.ShianeAli.com

اور آپ کے رونے کا سبب کیا ہے؟ انہوں نے یہ سوال سن کر کہا ہم سب جن اور پریاں ہیں اور ہم فرزند رسولؐ حضرت امام حسینؑ کی مظلومیت پر رونے کے لیے آتے ہیں اور یہ مظلوم حسینؑ کی سر بریدہ لاش ہے۔ جب میں نے یہ سنا تو میں بھی روتا پیٹتا اپنے گھر کو چل دیا کہ گھر والوں کو اس مظلومانہ شہادت کی خبر دوں۔

اَلَا لَعنَةُ اللّٰہ عَلَی القَومِ الظّالِمِینَ

☆☆☆☆☆

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

چونتیسویں مجلس

سرِ حسینؑ کے معجزات

رُوِیَ صَاحِبُ رَوْضَۃِ الْعُلَمَاءِ اِنَّہُ لَمَّا تَوَفِّیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَاَظْلَمَتَ الْاَفَاقُ وَالْاَرْجَاءُ وَاغْبَرَّتِ الْاَرْضُفُ وَالسَّاءُ مَا اَکَلَتْ وَمَا شَرِبَتْ نَاقَتُہُ الْغَضْبَاءُ. (زندوسی حنفی نے اپنی کتاب میں روضۃ العلماء میں نقل کیا ہے)

جب سید المرسلینؐ نے رحلت فرمائی تو آپ کی مفارقت اور جدائی کے غم میں آپ کی ناقہ غضباء نے کھانا پینا چھوڑ دیا۔ وہ ہر وقت آنسو بہاتی رہتی تھی۔ لوگوں نے جناب سیدہ فاطمہ زہراء کو اس کی اس حالت کی اطلاع دی تو جناب سیدہ رات کی تاریکی میں اس کے پاس تشریف لے گئیں انسے پیار کیا اس کے سامنے پانی اور چارہ رکھا اور بہت چاہا کہ وہ ناقہ اس میں سے کچھ کھائے پیئے لیکن اس نے کھانے پینے کی طرف مطلقاً رغبت نہ کی اور فصیح زبان میں گویا ہوئی اور عرض کیا:

''اے رسول الثقلین کی دختر! جب سے آپکے بابا کا وصال ہوا ہے دنیا مجھ پر تاریک ہوگئی ہے۔ ان کی جدائی کی وجہ سے مجھ سے نہ کچھ کھایا جاتا ہے اور نہ پیا جاتا ہے۔ آپ میری معذرت قبول فرمایئے اور مجھے کھانے پینے پر مجبور نہ کیجئے۔ اے خاتون قیامت! عنقریب میں آپ کے بابا حضورؐ کی خدمت میں پہنچ جاؤں گی۔ یہاں تک کہ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

اس باوفا ناقہ کا رنگ متغیر ہوگیا اور وہ قریب المرگ ہوگئی۔ یہ حالت دیکھ کر لوگوں نے جناب سیدہ کی خدمت میں کہلا بھیجا کہ اے سیدہ! آپ کے بابا کی ناقہ قریب المرگ ہے اگر اجازت دیں تو اس کو نحر کر دیا جائے لیکن جناب سیدہ نے اس بات کی اجازت نہ دی اور کہا اس ناقہ کو میرے پدر بزرگوار دوست رکھتے تھے لہٰذا اس کو نحر نہ کیا جائے۔ پس جب وہ ناقہ مر گئی تو جناب سیدہ نے سفید کپڑے میں لپٹوا کر ایک گڑھا کھدوا کر دفن کروا دیا۔ اور اس کی وفات پر اس قدر روئیں جیسے کسی عزیز کی موت پر رویا جاتا ہے۔

پس عزیزان محترم خدا لعنت کرے اس قوم ستم شعار پر جس نے نواسہ رسول، جگر گوشہ بتول حضرت امام حسینؑ کو تین دن تک پیاسا رکھ کر بڑی بے رحمی سے ذبح کیا اور ان کی لاش اطہر کو بے گوروکفن کربلا کی گرم ریت پر چھوڑ کر چلے گئے۔

روایت میں ہے کہ جب تین دن تک شہدائے کربلا کی لاشیں بے گوروکفن پڑی رہیں تو بنی اسد کے لوگوں کو اس ہلاکت خیز خبر کی اطلاع ملی وہ میدان کربلا میں آئے لیکن انہیں ابن زیاد کے خوف سے کسی کو شہداء کی لاشوں کو دفنانے کی جرأت نہ ہوئی۔ جب بنی اسد کی خواتین نے اپنے مردوں کی یہ حالت دیکھی تو بہت افسوس کیا اور روتے ہوئے کہنے لگی:

"وائے ہو تم پر کہ فاطمہ زہراءؑ کے بیٹے کی لاش بے گوروکفن پڑی ہے اور تم ابن زیاد کے ڈر سے اس کو دفنانے سے گریز کر رہے ہو۔ اگر تم یہ کار خیر انجام نہیں دیتے ہو تو ہم مظلوم کی لاش کو دفنائیں گے اور ہمیں اپنے قتل ہو جانے کا بھی ذرا برابر خوف نہیں کیونکہ نواسہ رسول کی محبت میں مرنا ہمارے لیے باعث فخر ہے۔ عورتوں کی یہ باتیں سن کر مردوں کو غیرت آئی اور وہ شہداء کی لاشوں کو دفنانے پر آمادہ ہوگئے۔ مرد لاشوں کو دفنانے کے لیے جب قبریں کھودنے لگے اور انہوں نے ایک جگہ سے تھوڑی سی مٹی ہٹائی

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

تھی تو نیچے سے ایک لوح برآمد ہوئی جس پر لکھا تھا یہ قبر حسینؑ کے لیے تیار کی گئی ہے جس کی لاش تین دن تک بے گور و کفن پڑی رہی۔ پس انہوں نے مظلوم کربلاؑ کو اس قبر میں دفن کیا۔ اور آج بھی آپؑ وہیں مدفون ہیں۔ پھر ان کی بائیں طرف جناب علی اکبر کی لاش کو دفن کیا اور ان کی پائنتی کی طرف ایک کافی بڑا اور گہرا گڑھا کھود کر باقی سب شہداء کو وہاں دفن کر دیا۔ سوائے جناب حبیب ابن مظاہر کے کیونکہ وہ ان کا ہم قبیلہ تھا اور اسے وہ خوب پہچانتے تھے۔

لہٰذا انہیں الگ قبر میں دفنایا گیا اور جناب عباس علمدارؑ کو نہر علقمہ کے کنارے الگ دفن کیا گیا کیونکہ آپ وہیں پر شہادت سے سرفراز ہوئے تھے۔

روایت میں ہے کہ جب عمر بن سعد شہداء کے سر نیزوں پر بلند کر کے اپنی فتح کے طبل بجاتا ہوا شہر شہر اور قریہ قریہ سے گزرا تو مظلوم کربلاؑ کا سر بھی باقی شہداء کے ساتھ ساتھ تھا۔ ایک ثقہ راوی کہتے ہیں کہ اسی اثناء میں مجھے دمشق جانے کا اتفاق ہوا میں ایک جگہ سے گزرا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ کافی سارے بچے جمع ہیں اور ایک کٹے ہوئے سر کو پتھر مار رہے ہیں۔ میں نے ایک شخص سے پوچھا کہ یہ کس مجرم کا سر ہے؟ تو اس نے کہا یہ حسینؑ کا سر ہے۔ میں نے پوچھا کون حسینؑ؟ تو اس نے کہا وہ حسینؑ جس کی ماں فاطمہ زہرا بنت رسول خداؐ ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

راوی کہتا ہے جب میں نے یہ منظر دیکھا کہ سر حسینؑ کی اس قدر بے حرمتی کی جا رہی ہے تو میں اس قدر رویا کہ مجھے روتے روتے غش آ گیا۔

عزادارو! وہ نازک چہرہ جس کو جناب سیدہ پیار کرتے کرتے نہیں تھکتی تھیں جب اسی نازک سر کو خاک و خون میں غلطاں کر کے یزید لعین کے دربار میں تخت کے سامنے رکھا گیا تو وہ حرام زادہ شاخ بید آپ کے دندان مبارک پر مارتا، قہقہے لگاتا اور کہتا

www.ShianeAli.com

"حسینؑ تو تو بہت جلد بوڑھا ہو گیا"

آپ کے سرِ اقدس کے دفن کے بارے میں کئی روایات ہیں لیکن جناب امام جعفر صادق علیہ فرماتے ہیں کہ موالیان حیدر کرارؑ میں سے ایک شخص نے دمشق سے سر اقدس سرقہ کر کے کربلا میں آپ کی قبر اطہر میں دفن کیا۔ اسی لیے آپ کے بالین کی طرف کھڑے ہو کر زیارت پڑھنا مستحب ہے۔

اَلاَ لَعنَۃُ اللّٰہِ عَلَی القَومِ الظَّالِمِینَ

☆☆☆☆☆

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

پینتیسویں مجلس

قافلہ اہل بیت کی کوفہ میں آمد

قَدْ وَرَدَ فِي الْخَبَرِ عَنِ الْاِمَامِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ اَنَّهُ قَالَ مَنْ ذُكِرْنَا عِنْدَهُ فَبَكَى لِمُصَابِنَا وَلِمَا اَصَابَنَا مِنْ نَوْبِ الدَّهْرِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ذُنُوْبُهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدَا الْبَحْرِ

چھٹے لال ولایت امام جعفر صادقؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص ہمارے اوپر ہونے والے مصائب کو سنے اور ان مصائب پر آنسو بہائے۔ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمائے گا اگرچہ وہ صحرا کے ذروں کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

بحار الانوار میں ایک روایت مسلم سے مروی ہے جو معماری کا کام کرتا تھا، وہ کہتا ہے کہ ایک دفعہ ابن زیاد نے مجھے کوفہ کے قلعہ کی مرمت کے لیے بلایا جو اس وقت اس کا سرکاری دفتر تھا۔ میں کام میں مشغول ہو گیا ایک دن کوفہ کے کوچہ و بازار سے ایک شور و غل بلند ہوا۔ میں نے ساتھ والے مزدور سے اس بے تحاشا شور و غل کی وجہ دریافت کی تو اس نے کہا کہ عراق میں ایک خارجی نے امیر شام یزید کے حکم سے سرتابی کی اور جنگ کے دوران میں مارا گیا اب اس کا سر مع اس کے رفقاء کے سروں کے بازار کوفہ میں لوگوں کو دکھانے کے لیے لائے ہیں۔ میں نے پوچھا اس شخص کا نام کیا تھا اس نے کہا اس کا نام حسینؑ ابن علیؑ تھا۔ جب میں نے یہ ہلاکت خیز خبر سنی تو اس مزدور کو کسی بہانے سے باہر بھیجا اور خود اس قدر رویا اور اپنا منہ پیٹا کہ مجھے ایسا لگا جیسے میری آنکھوں

www.ShianeAli.com

کی بینائی ختم ہوگئی ہے۔ پس میں وہاں سے چلا اور چلتے چلتے محلّہ کناس میں جا پہنچا۔ اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ چالیس کے قریب بے پالان اونٹ آرہے ہیں جن پر بچے اور مستورات سوار ہیں۔

آگے والے اونٹ پر سوار کو میں نے غور سے دیکھا تو پہچان لیا کہ یہ علی بن الحسینؑ ہیں جن کے گلے میں اس قدر وزنی طوق تھا۔ آپ کے نازک گلے کی رگوں سے خون جاری تھا اور ہاتھوں کو زنجیروں سے جکڑا ہوا تھا۔ آپؑ گریہ کررہے تھے آپ فرمارہے تھے:

"اے بدترین امت! خدا تمہیں پراگندہ کرے۔ تم نے اپنے نبی کی اولاد کو بے گناہ قتل کیا' ان کے اھل حرم کو قید کیا۔ اپنے رسولؐ کی حرمت کا بالکل پاس نہ کیا۔ روز قیامت ہم اپنے جد بزرگوار سے تمہارے اس ظلم کی شکایت کریں گے اور وہ تم سے پوچھیں گے کہ کیا یہی اجر رسالت تھا؟ بتاؤ اس وقت کیا جواب دو گے؟ اے امت جفا کار! تم نبی کی بیٹیوں کو سر برہنہ بے پالان اونٹوں پر شہر بہ شہر پھرا رہے ہو اور اس سے بڑا ظلم یہ کہ تم ہماری مظلومیت پر مسرور ہو رہے ہو اور ہماری مصیبت پر تالیاں بجا رہے ہو"

Presented by: https://jafrilibrary.com/

حمید بن مسلم کہتا ہے کہ اہل کوفہ کی مستورات ان قیدیوں کا تماشہ دیکھنے کے لیے گھروں کی چھتوں پر کھڑی تھیں' جب یہ قافلہ بازار کوفہ میں پہنچا تو کسی عورت نے ان قیدیوں کی طرف صدقہ کی کھجوریں اور روٹیاں پھینکیں۔ تو جناب ام کلثوم نے عورتوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"یَا اَهْلَ الْکُوْفَةِ اِنَّ الصَّدَقَةَ عَلَیْنَا حَرَامٌ ."

اے اہل کوفہ! ہم اہل بیت رسولؐ ہیں ہم پر صدقہ حرام ہے"

اور بی بی نے بچوں کے ہاتھ سے وہ کھجوریں اور روٹیاں لے کر پھینک دیں۔

www.ShianeAli.com

مسلم کہتا ہے کہ ابھی بی بی کا کلام پورا نہ ہوا تھا کہ ایک عظیم شور وغل ہوا دیکھا تو شہداء کے سر نیزوں پر سوار آ رہے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ ایک انتہائی حسین چہرہ جو رسول الثقلینؐ سے مشابہ تھا خاک وخون میں غلطاں تھا جب وہ سر جناب زینبؑ کے پاس آیا تو بی بی بھائی محبت اور ان کی مظلومیت کو دیکھ کر بے قرار ہو گئیں اور غم کے مارے اپنا سر چوب محمل کے ساتھ اتنے زور سے مارا کہ آپ کی پیشانی سے خون بہنے لگا۔ اور بھائی کے سر اقدس کی طرف اشارہ کر کے انتہائی دل گرفتگی کے ساتھ کہا:

"اے بھیا حسینؑ! یہ بدقسمت بہن تیرے قربان جائے مجھے پتہ نہ تھا کہ میری تقدیر میں یہ لکھا ہے تجھ جیسے ماہ لقا بھائی کا سر نوک نیزہ پر دیکھوں۔ اے بھائی حسینؑ اپنی سکینہؑ سے تو بات کرو قریب ہے کہ یہ معصوم سی بچی آپ کی جدائی کے غم سے دنیا سے چل بسے۔ بھیا اسے کچھ تسلی دیں۔ بھیا آپ تو ہماری معمولی سی تکلیف بھی برداشت نہ کر سکتے تھے آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم پر کس قدر مصیبتیں ڈھائی جا رہی ہیں؟ بھیا! ہم پر یہ سب آپ کس طرح برداشت کر رہے ہیں۔ بھیا! ذرا اپنے فرزند دلبند زین العابدینؑ کو تو دیکھو ظالموں نے اس ضعیف و ناتواں بیمار کو کس طرح زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے؟ بھلا وہ ان مصائب کو کیسے برداشت کر سکتا ہے اور اس پر مزید ظلم یہ کہ اس پر تازیانے برسائے جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں کوئی اس کا حامی و ناصر بھی نہیں کوئی اس کی آواز پر لبیک کہنے والا بھی نہیں۔

اپنے بیٹے کو سینے سے لگائیے اسے تسلی دیجئے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

ابو مخنف ابن حبیب سے روایت کرتے ہیں جس وقت اشقیاء اہلبیتؑ کے سروں کو لے کر بازار کوفہ میں آئے تو تقریباً ایک گھنٹہ تک خزیمہ نامی دروازے کے پاس ٹھہرے رہے۔ میں ان سروں کے پاس گیا چلتے چلتے جب میں مظلوم کربلا حسینؑ کے سر

www.ShianeAli.com

کے قریب گیا تو آپ سورۃ کہف کی تلاوت فرما رہے تھے جب آپ تلاوت کرتے کرتے اس آیۃ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْکَھْفِ وَالرَّقِیْمِ پر پہنچے تو میں نے اپنا منہ پیٹ لیا اور عرض کیا اے فرزند رسولؐ آپ کی مظلومیت کا واقعہ اصحاب کھف سے زیادہ عجیب ہے یہ منظر قیامت سے کم نہیں کہ اہل بیت رسولؐ کے سر نوک نیزہ پر سوار ہوں اور نبیؐ کی بیٹیاں سر ننگے بازاروں میں پھرائی جا رہی ہیں۔ اسی طرح ایک اور روایت مقتل ابومخنف میں زید بن ارقم سے منقول ہے کہ جس میں وہ اشقیاء اہل بیت سے سروں کو لے کر کوفہ میں آئے تو میں ایک چبوترے پر بیٹھا تھا۔ میں نے دیکھا کہ نقارے اور طبل بجتے آرہے ہیں۔ اور ان کے پیچھے اہل بیتؑ رسول کے سر نیزوں پر بلند کئے ہوئے آرہے ہیں جب مظلوم کربلا کا سر میرے پاس پہنچا تو مولاؑ سورۃ کھف کی اس آیت کی تلاوت کر رہے تھے اَنَّ اَصْحَابَ الْکُھُفِ وَالرَّقِیْم جب میں نے یہ آیت سنی تو فَلَطُمْتُ وَجْھِی وَنَادَیْتُ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ حَمَلُ رَاسِکَ وَقَتْلُکَ اَعْجَبُ مِنْ قِصَّۃِ اَصْحَابِ الْکُھُفِ میں نے اپنا منہ پیٹ لیا اور عرض کیا اے رسولؐ کے فرزند آپ کے قتل اور آپ کے سر کو نیزہ پر بلند کر کے پھرائے جانے کا واقعہ اصحاب کہف کے قصہ سے کئی درجے عجیب ہے۔ سروں کے بعد میں نے دیکھا کہ مخدرات عصمت و طہارت بے پالان اونٹوں پر سر برہنہ قید چلی آرہی ہیں اور بچے ماؤں کی گود میں رو رہے ہیں۔ اور بیبیاں حسرت و یاس کی تصویر بنی نوحہ کرتی آرہی ہیں اور کہہ رہی ہیں وَاجَدَّہُ وَامُحَمَّدَاہ لَبَّیْکَ تُشَاھِدُ نَا بِھٰذِہِ الْحَالِ.

اے نانا۔ اے محمدؐ ہماری اس مظلومیت پر گواہ رہنا ہم بے پالان اونٹوں پر سر برہنہ قید ہیں اور کوئی ہماری فریاد سننے والا نہیں۔

اَلاَ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

چھتیسویں مجلس

خاندان عصمت دربار ابن زیاد میں

فِي مَقْتَلِ اَبِي مِخْنَفٍ اِنَّهُ لَمَّا دَخَلَ الْكُوْفَةَ اللِّيَامُ بِرَاسِ الْحُسَيْنِ وَاَهْلِبَيْتِهِ عَلَى ابْنِ زِيَادِهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ عَامٍّ وَقَدْ غَصَّ مَكَانُهُ بِالْخَوَاصِّ وَالْعَوَامِ۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

مقتل ابومخنف میں ہے کہ جب اشقیا امام مظلوم کے اہل بیتؑ کے اس لٹے ہوئے قافلے کو لے کر ابن زیاد کے دربار میں پہنچے تو وہ بدنہاد اپنے مصاحبین کے ساتھ دربار میں مسند نشین تھا اور دربار تماشائیوں سے بھرا ہوا تھا۔ جب امام زین العابدینؑ کو اس ولد الزنا کے سامنے کھڑا کیا گیا تو اس نے پوچھا تم کون ہو؟ بیمار کربلاؑ نے کہا:

میں حسینؑ کا بیٹا علی ہوں۔ اس بدبخت نے کہا مجھے تو اطلاع دی گئی ہے کہ علیؑ ابن الحسینؑ کو معرکہ کربلا میں قتل کر دیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''وہ میرے چھوٹے بھائی تھے جنہیں بے جرم و خطا انتہائی ظلم سے شہید کر دیا گیا اور وہ وقت دور نہیں جب ان مظلوں کے خون کا حساب تجھ سے مانگا جائے گا اور مجھے یقین ہے کہ تو کوئی جواب نہ دے سکے گا۔ راوی کہتا ہے کہ مولاؑ کے یہ الفاظ سن کر اس نے اپنا سر جھکا لیا۔ پھر اپنے

www.ShianeAli.com

سپاہیوں کی طرف متوجہ ہوا کہ مجھے ان میں سے ہر بی بی کے نام ونسب سے آگاہ کرو۔ پس سپاہیوں نے ایک بی بی کی طرف اشارہ کیا اور کہا: اے امیر! یہ زینبؑ بنت علیؑ ہے یہ سن کر اس بے حیا نے کہا: ''اے علیؑ کی بیٹی مجھ سے کوئی بات کرو۔ یہ سننا تھا کہ بی بی کو جلال آیا اور فرمایا: اے دشمن خدا تو نے ہماری تذلیل میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا حالانکہ تو جانتا ہے کہ ہم نبیؐ کی بیٹیاں ہیں۔ ہمارے گھر میں تو فرشتے بھی بغیر اجازت کے نہیں آیا کرتے تھے۔ اس بدبخت نے آپ کا یہ سخت لام سن کر کہا:

اے زینبؑ! تو نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے بھائی کے ساتھ کیا کیا؟ وہ چاہتا تھا کہ یزید بن معاویہ سے خلافت چھین لے اور خود مسند نشین ہو۔ لیکن خدا نے اس کے ارادے کو ملیا میٹ کر دیا اور حسینؑ کی یہ آرزو بار آور نہ ہوئی۔ راوی کہتا ہے کہ اس گستاخ کا یہ کلام سننے کے بعد بی بی کو اتنا غصہ آیا اور آپ نے فصاحت و بلاغت سے جواب دیا گویا محسوس ہوتا تھا کہ خود امیر المومنین علی علیہ السلام بول رہے ہیں بی بی نے فرمایا:

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اے نجس کتے! تیرے کہنے کے مطابق اگر میرے بھائی نے خلافت لینے کا قصد کیا تھا تو یہ بھی کوئی جرم نہیں تھا بلکہ یہ ان کا حق تھا۔ لیکن تو نے اہل بیتؑ کے ساتھ جو ظلم کیے ہیں ان کی وجہ سے تو نے خود کو عذاب جہنم کا حق دار بنا لیا ہے۔ اے بدنہاد! جو ظلم تو کر سکتا تھا وہ کر لیے! اب اس وقت کے لیے تیار رہ جب اس عادل و قہار کے دربار میں تو بطور مجرم پیش ہوگا اور میرے نانا رسولؐ کائنات میرے بھائی کے خون کے مدعی ہوں گے۔ بتلا اس وقت تو کیا جواب دے گا؟ بی بی کا یہ کلام سن کر وہ بدبخت سخت طیش میں آیا اور چاہا کہ آگے بڑھ کر مارے بی بی کو لیکن عمر بن حریث نامی ایک شخص اٹھا اور کہا اے امیر! یہ عورت ہے اور کسی عورت پر تمہارا ہاتھ اٹھانا مناسب نہیں۔ پس وہ بدبخت

www.ShianeAli.com

اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔ جب یہ منظر مظلوم کربلاؑ کے بیمار بیٹے نے دیکھا تو آپ کا کلیجہ غیرت سے پھٹ گیا۔ آپ نے اس لعین کو مخاطب کر کے فرمایا اے بدبخت تجھے شرم تو نہیں آتی کہ تم نبی زادیوں کی طرف آنکھ اٹھا کر باتیں کر رہے ہو۔ راوی کہتا ہے کہ یہ سننا تھا کہ اس بدنہاد کو اتنا غصہ آیا کہ اپنے جلادوں کو حکم دیا کہ اس بیمار کو قتل کر دو جب وہ جلاد بیمار کربلاؑ کی بڑھے تو جناب زینبؑ بیمار بھتیجے سے لپٹ گئیں اور فرمایا: اے بدبخت کیا حسینؑ کے قتل سے تیرا جی نہیں بھرا کہ اس آخری سہارے کو بھی ہم سے جدا کرنا چاہتے ہو؟۔ خدا کی قسم میں ایسا ہرگز نہیں ہونے دوں گی۔ اگر تو اس کو قتل کرنے پر آمادہ ہے تو پھر پہلے مجھے قتل کرتا کہ میں بیمار بھتیجے کا قتل نہ دیکھوں۔ جب ظالم نے بی بی کا یہ اضطراب اور مصمم ارادہ دیکھا تو جلاد کو کہا کہ اسے چھوڑ دو کیونکہ ایسی محبت کا اظہار میں نے آج تک نہیں دیکھا۔ پھر اس بدبخت نے اپنے سپاہیوں سے کہا کہ ان قیدیوں کو قید خانے میں بند کر دو۔ جناب زینبؑ کہتی ہیں کہ اس مظلومیت کے عالم میں ہمارا کوئی پرسان حال نہ تھا۔ کسی کو ہمارے ساتھ غمخواری کی توفیق نہ ہوئی۔ اس عرصے میں ہمارے پاس کوئی عورت ہمیں فرزند رسولؐ کا پرسہ دینے نہ آئی۔ اگر کوئی عورت آئی بھی تو وہ خود کسی کی کنیز ہوتی تھی۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

راوی کہتا ہے کہ اہل بیتؑ اطہار کو زندان میں بند کرنے کے بعد ابن زیاد نے حکم دیا کہ حسینؑ کے سر کو میرے پاس لاؤ۔ جب ایک طشت میں رکھ کر مظلوم کربلاؑ کے سر کو اس کے سامنے رکھا گیا تو وہ بدنہاد آپ کے لب ھائے نازنین پر بار بار چھڑی مارتا اور خوش ہوتا تھا۔ اس کے بعد اس نے خولی بن یزید اصبحی کو حکم دیا کہ یہ سر تم اپنی حفاظت میں اپنے گھر لے جاؤ اگر یہ گم ہوا تو تجھ سے اس کا مواخذہ کیا جائے گا۔ پس وہ بدبخت آپ کا سر لے کر گھر چلا گیا اور رومال میں لپیٹ کر اسے مکان کے ایک کونے میں رکھ

www.ShianeAli.com

''اے میرے نور نظر! اے میرے لختِ جگر! افسوس صد افسوس کہ تجھ بے گناہ غریب الوطن کئی دن کا پیاسا قربانی کے جانور کی طرح ذبح کر دیا گیا۔ اور کوئی تیری مدد کو نہ پہنچا۔''

وہ مومنہ کہتی ہے کہ بی بی کا یہ نوحہ سن کر غم کے مارے مجھے دوبارہ غش آ گیا، پھر جب افاقہ ہوا تو دیکھا کہ سرِ اقدس اِسی طرح پھر تنور میں رکھا ہوا ہے۔ صبح خولی ملعون وہ سر لے کر چلا گیا۔

اَلَا لَعنَۃُ اللّٰہِ عَلَی القَومِ الظّٰالِمِینَ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

☆☆☆☆☆

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

سینتیسویں مجلس

شہدائے کربلا کے سروں کی شام روانگی

وَقَالَ اَبُوْ مَخْنَفٍ اِنَّ ابْنَ زِيَادٍ اِسْتَدْعٰى شِمْرًا وَ خُوْلِىْ وَعَمَرَ بْنَ الْحَجَّاجِ وَ شِيْثَ بْنَ رَبْعِى الَّذِىْ مِنَ اَرْبَعَةِ الَّذِيْنَ بَنُوْ اَرْبَعَ مَسَاجِدَ لِقَتْلَ الْحُسَيْنِؑ.

جب شہدائے کربلا کے سر ابن زیاد کے پاس پہنچے تو اس نے شام میں یزید کو ایک خط ارسال کیا جس میں قتل امام حسینؑ، فتح کربلا اور اہل بیتؑ کے اسیروں کے بارے میں مکمل حالات لکھ کر مبارکباد دی۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اس کے جواب میں یزید نے ابن زیاد کو لکھا کہ مجھے تمہارے فہم وفراست کے بارے میں جو گمان تھا تم اس پر پورے اترے ہو تم نے میرے خوابوں کو تعبیر دی ہے لہٰذا ہم تم سے بہت خوش ہیں پس تم شہداء کے سر اور اہلبیتؑ کے قافلے کو میرے پاس بھیج دو تاکہ ہم دنیا والوں کو بتا سکیں کہ باغیوں کا کیا انجام ہوتا ہے؟ پس اس لعین نے بروایت ابومخنف شمر ابن ذی الجوشن خولی بن یزید اصبحی، عمر بن حجاج اور شیث بن ربعی چار افراد کی سرگردگی میں پانچ سو سپاہیوں کے ساتھ شہداء کے سروں اور لٹے قافلے کو شام کی طرف روانہ کیا اور حکم دیا کہ جس شہر سے گزرو وہاں کے حاکم کو حکومت کی طرف سے کہنا کہ اپنے اپنے شہروں کو سجاؤ یزید کی فوج کا استقبال کرو اور حسینؑ کے قتل کا جشن مناؤ۔

www.ShianeAli.com

مندرجہ بالا چاروں افراد وہ لعین ہیں جنہوں نے امام حسینؑ نواسہ رسولؐ جگر گوشہ بتول کی شہادت کی خوشی میں کوفہ میں چار مساجد تعمیر کرائیں تھیں۔

پس یہ قافلہ کوفہ سے چلا اور پہلی منزل مقام حصاصہ کو قرار دیا۔ پھر وہاں سے منزل تکریب پر قیام کیا۔ اور حاکم شہر کو کہلا بھیجا کہ شہر کو سجاؤ سب مرد و زن زینت کریں پس انہوں نے بہت زیادہ خوشی کا اظہار کیا ان کی اس قدر خوشی کا مظاہرہ کرنے پر وہاں کے نصاریٰ نے اس کا سبب دریافت کیا تو اس قوم بدنہاد نے کہا کہ حاکم شام یزید پر کچھ لوگوں نے خروج کیا ہے پس ہم نے مع اصحاب کو قتل کیا اور ان کے اہل وعیال کو قیدی بنا کر شام لے جا رہے ہیں۔ نصاریٰ نے پوچھا کہ اس کا نام کیا تھا تو انہوں نے کہا کہ اس کا نام حسین ابن علیؑ تھا۔ انہوں نے پوچھا اس کی ماں کا کیا نام تھا۔ کہا فاطمہؑ بنت محمدؐ یہ سن کر انہوں نے پوچھا هَلْ هِيَ بِنْتُ نَبِيِّكُم قَالُوا نَعَمْ کہا وہ فاطمہ جو تمہارے نبی کی بیٹی تھی؟ تو ان بدبختوں نے جواب دیا ہاں یہ اسی حسینؑ کا سر ہے اور یہ اس کے اہل وعیال۔ ہیں یہ سن کر نصاریٰ نے کہا لعنت ہو تم پر اپنے نبی کی ذریت کو قتل کر کے خوش ہو رہے ہو۔ تم کیسے مسلمان ہو کہ نبی کے بیٹے کو قتل کر کے اس کی مخدرات کو قید کر کے ان کی تذلیل کرتے ہو اور مسلمانی کا دعویٰ بھی کرتے ہو؟ خدا کا شکر ہے کہ ہم اس جفا کار قوم کا حصہ نہیں ہیں۔ اس کے بعد دیر تک میں چلے گئے اور کافی دیر مظلوم کربلاؑ کی مظلومیت پر روتے رہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

تکریب سے یہ قافلہ وادی نمہ میں پہنچا۔ ناگاہ رونے کی آوازیں آنے لگیں تمام جنات آپ پر گریہ کر رہے تھے اور کہتے تھے ہائے افسوس کہ وہ عظیم ہستی قتل کر دی گئی جس کی محمد مصطفیٰؐ اپنی آغوش میں پرورش کرتے رہے۔ جس کی پیشانی کے رسول خدا بوسے لیتے تھے۔ ہائے افسوس اس ہستی کو ذبح کر دیا گیا جو عرب اور عجم سب سے

www.ShianeAli.com

زیادہ قابل تکریم تھی۔ جس کا نانا محمدؐ، جس کا بابا علیؑ اور جس کی ماں فاطمۃ الزہراؑ ہیں۔

وہاں سے یہ بد بخت مرشاد نامی قریہ میں پہنچے جب وہاں کے باشندوں نے امام حسینؑ کے سر اقدس سے نور کی شعاعیں نکلتی دیکھیں تو سمجھ گئے کہ یہ کوئی بزرگ ہستی ہے اور اسے بڑے ظلم سے ذبح کیا گیا ہے اور اس کے اہل وعیال کو قید کر کے لے جایا جا رہا ہے۔ لہٰذا روتے ہوئے اپنے اپنے گھروں کو چل دیئے وہ کہتے جا رہے تھے اللہ تمہارے قاتلوں پر لعنت کرے۔

مقتل ابو مخنف میں سہل بن سروردی سے منقول ہے کہ جن ایام میں فرزند رسولؐ امام حسینؑ شہید ہوئے تھے انہیں ایام میں میں بھی ہزار دینار لے کر اپنے شہر سے عازم حج ہوا۔ کوفہ سے شام کی طرف چلا کہ اثنائے راہ میں میں نے ایک قافلہ دیکھا جو شام کی طرف عازم سفر تھا۔ ان کے محاصرے میں بہت سے سر تھے جو نیزوں پر بلند تھے۔ ان کے ساتھ کچھ مستورات اور بچے تھے۔ جن کے لباس پھٹے ہوئے تھے اور وہ بے پالان اونٹوں پر سوار تھے یہ دیکھ کر میں نے اہل لشکر سے پوچھا کہ تم کس کے سپاہی ہو اور یہ سر کن کے ہیں اور یہ بچے اور مستورات کون ہیں؟ تو لشکر والوں نے جواب دیا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ ہم یزید کے سپاہی ہیں۔ یہ حسینؑ اور ان کے عزیز واقارب کے سر ہیں اور یہ ان کے اہل وعیال ہیں۔ جن ہم حاکم شام کے پاس شام لے کر جا رہے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ حسینؑ کون تھا؟ جس کو قتل کر کے تم اتنے خوش ہو رہے ہو اور اس کے اہل وعیال کو قید کر کے لے جا رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا یہ حسین فرزند علیؑ ابن ابی طالبؑ تھا جس نے یزید پر خروج کیا تھا میں نے پوچھا کہ اس کی قوم قبیلے کا کچھ پتہ ہے تو انہوں نے کہا اس کی ماں کا نام فاطمہ بنت محمدؐ ہے سہل کہتا ہے یہ سننا تھا کہ فوراً غم سے میں رونے لگا۔ روتے روتے میں اس لٹے ہوئے قافلے کے پاس گیا دیکھا کہ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

ایک بی بی اتنی شدت اور مظلومیت سے رو رہی ہے کہ ہر سننے والے کا جگر پھٹا جارہا تھا اور وہ یہ بین کررہی تھیں۔ ہائے افسوس کہ ہم لاوارث ہوگئے۔ ہمارا کوئی فریاد رس نہیں۔ اس فلک کج رفتار نے ہمیں انواع واقسام کے مصائب میں مبتلا کیا۔ سہل کہتا ہے میں نے پوچھا کہ یہ بی بی کون ہیں؟ تو بتایا گیا کہ یہ ام کلثوم دختر امیر المومنین علیؑ ابن طالبؑ ہیں۔

اَلا لَعنَۃُ اللّٰہ عَلَی القَومِ الظَالِمِینَ

☆☆☆☆☆

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

www.ShianeAli.com

اڑتیسویں مجلس

حالات سفر شام

مقتل ابو مخنف میں ہے کہ منزل مرشاد سے یہ بدکردار مقام کحیل پر پہنچے جو موصل کے قریب ہے۔ وہاں سے انہوں نے حاکم موصل خالد بن مشیط کو ایک خط بھیجا کہ ہمارے لیے کھانے پینے کا سامان لے کر فوراً ہمارے پاس پہنچو اور شہر کو خوب سجاؤ اور یزید کی فتح کا جشن مناؤ۔ چنانچہ حاکم موصل کے حکم پر سب اہل موصل نقارے بجاتے ہوئے خوش و خرم اس قافلے کے استقبال کے لیے شہر سے باہر نکلے لیکن جب ان کی نظر مظلوم کربلا کے سر اقدس اور مستورات اور بچوں پر پڑی تو پوچھا یہ سر کن کے ہیں اور یہ عورتیں کون ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ایک باغی نے عبیداللہ ابن یاد سے بغاوت کی پس ابن زیاد نے اپنی فوج بھیج کر ان کا قلع قمع کر دیا اور ان کی عورتوں کو قید کر لیا اب ہم انہیں یزید کے پاس دمشق لے کر جا رہے ہیں۔ اہل موصل نے پوچھا کہ اس باغی اور سرکش کا نام کیا تھا تو انہوں نے کہا: حسینؑ بن علیؑ ابن ابی طالبؑ یہ سن کر انہوں نے کہا کیا تم نے حسینؑ بن فاطمہؑ الزہراء کو شہید کر دیا ہے! تو بدبختوں نے کہا ہاں! ہم نے اسی حسینؑ کو قتل کیا ہے۔ یہ سنتے ہی اہل موصل میں سے کئی لوگ آمادۂ جنگ ہوئے اور کہا اے ظالمو! خدا تم پر لعنت کرے تمہارے امیر اور یزید سب پر لعنت ہو۔ تم اولاد انبیاء کے قاتل ہو۔ جلدی سے یہاں سے دفع ہو جاؤ ورنہ سب کو مار دیا جائے گا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

روایت میں ہے کہ ان اشقیاء نے کوچ کرنے میں تھوڑی سی دیر کی تو اہل موصل تلواریں لے کر ان پر حملہ آور ہوئے اور ان میں سے ستر کے قریب سپاہیوں کو فی النار کر دیا اور کئی زخمی ہو گئے۔ پس وہ بھاگ کر رحبہ مزاجین میں جا ٹھہرے اور تین گھنٹے وہاں قیام کر کے شہر خزا کے قریب میں پہنچے جو کثیر الخلقت (Over Papulated) شہر تھا۔ وہاں بھی انہوں نے اپنی آمد کی اطلاع پہنچائی جب اہل خزا نے ان بے دینوں کی آمد اور ارادے کی اطلاع پائی تو اپنے شہر کے دروازے بند کر لیے اور فصیل پر چڑھ کر ان پر لعنت و ملامت کی اور کہا جلد از جلد یہاں سے دفع ہو جاؤ تم اولاد انبیاء کے قاتل ہو کہیں تمہاری بدبختی کی وجہ سے ہم بھی عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

ابو مخنف کہتا ہے کہ یہ سن کر وہ وہاں سے کوچ کر کے شہر نعمان میں پہنچے وہاں کے باشندے اس لشکر کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور ان کی بہت زیادہ عزت و تکریم کی اور انہیں کھانے پینے کا سامان بھی بہم پہنچایا۔ ان کی خوشی کا یہ منظر جناب زینبؑ نے دیکھا تو پوچھا اس شہر کا نام کیا ہے۔ لوگوں نے کہا اسے بلدہ نعمانیہ کہتے ہیں آپ نے بد دعا کی خدا اس شہر کو ویران و برباد کرے اور ان لوگوں پر ایسا حاکم مسلط کرے جو ان پر ہرگز رحم نہ کرے۔ پس وہ بدکردار بلدہ نعمانیہ سے کوچ کر کے شہر شیراز میں پہنچے تو اہل شہر نے پوچھا کہ یہ کس کے سر ہیں اور یہ قیدی کون ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: ''یہ حسینؑ ابن علیؑ کا سر ہے اور یہ اس کے اہل حرم ہیں۔ یہ سننا تھا کہ اہل شہر نے تلواریں نکال لیں اور کہا یہاں سے دفع ہو جاؤ ورنہ کسی ایک کو بھی نہ چھوڑیں گے۔

پس وہ نامراد آگے چل دیئے اور شہر قرطان کے قریب پہنچے۔ اور شہر میں داخل ہونا چاہا لیکن وہاں کے باشندگان ان حریصوں کی حرکات سے پہلے ہی مطلع ہو چکے تھے۔ لہٰذا اپنے شہر کے دروازے بند کر لیے۔ یہ بدبخت شہر کے باہر شب بسری کرنے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

کے بعد منزل حماۃ پر پہنچے وہاں کے باشندوں نے بھی اپنے شہر کے دروازے بند کر لیے۔ وہاں یہ بد بخت منزل حمص پر پہنچے اور ایک دیر میں ٹھہرے جب رات ہوئی تو دیر کے بوڑھے راہب نے دیکھا کہ ان سروں سے ایک ایسا نور ساطع ہو رہا ہے جو زمین سے آسمان تک چلا جا رہا ہے اور اس روشنی سے سارا دیر منور ہے تو وہ بوڑھا راہب باہر نکلا اس نے دیکھا کہ ایک سر جوان سے زیادہ نورانی ہے آسمان سے فرشتوں کی فوج درفوج اس سر کی تعظیم وتکریم کر رہے ہیں اور عرض کرتے ہیں۔

السلام علیک یا ابا عبداللہ! اے بے کس ومظلوم حسینؑ ہمارا سلام قبول کیجئے۔

یہ منظر دیکھ کر وہ راہب ساری رات تڑپتا رہا صبح کے وقت جب ان ظالموں نے کوچ کا ارادہ کیا تو راہب نے پوچھا اے گروہ شیاطین! تم کون ہو اور یہ سر کس مقدس ہستی کا ہے؟ تو سب نے خولی کی طرف اشارہ کیا۔ راہب نے خولی سے وہی سوال کیا تو خولی نے کہا یہ اس باغی کا سر ہے جس نے عبیداللہ ابن زیاد پر خروج کیا تھا اور یہ اس کے اہل وعیال ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

راہب کہتا ہے اس باغی کا نام کیا تھا۔ خولی نے کہا حسینؑ ابن علی یہ سن کر راہب کہتا ہے کہ کیا تم نے فاطمہ بنت محمدؐ کے بیٹے کو قتل کیا ہے؟ خولی نے کہا: ہاں وہی حسینؑ یہ سننا تھا کہ راہب رونے پیٹنے لگا اور کہا: ''خدا کی لعنت ہو ایسی قوم پر جس نے اپنے نبی کے بیٹے کو قتل کیا اور اس کے اہل حرم کو مقید کر کے شہر بہ شہر پھرا کر ان کی تذلیل کر رہے ہیں''

پھر راہب نے کہا ایک مرتبہ یہ سر اقدس کھول کر مجھے دیکھا میں زیارت کرنا چاہتا ہوں۔ خولی نے کہا ایسا نہیں ہوسکتا کیونکہ دمشق جا کر یزید کے سامنے ہی اس سر کو کھولوں گا اور انعام پاؤں گا۔ راہب نے کہا تجھے یزید سے کس قدر انعام کی امید

www.ShianeAli.com

ہے؟ خولی نے کہا دس ہزار درہم کی راہب نے کہا اگر میں تجھے اتنی رقم دے دوں تو تھوڑی دیر کے لیے یہ سر میرے حوالے کر سکتے ہو تا کہ میں اس کی زیارت کرلوں۔ اتنی بڑی رقم کے لالچ میں آ کر اس نے سر راہب کے حوالے کرنے پر رضا مندی کا اظہار کیا۔ پس راہب نے وہ رقم دی اور سر کو لے کر اپنی عبادت گاہ میں پہنچا۔ سر اقدس کو کھولا اور مشک و گلاب سے معطر کیا اور کمال ادب اور تعظیم سے اپنی آنکھوں سے لگایا۔ اور آپ کے نازنین لبوں کے بوسے لیے۔ وہ اس کے ساتھ ساتھ روتا رہا اور درج ذیل بین کرتا رہا۔

''اے فرزند رسولؐ مجھ ناچیز پر یہ امر بہت دشوار ہے کہ آپ ایسی مظلومیت سے ان کتوں کے ہاتھوں ذبح کیے گئے۔ امر خولی ملعون آپ کے سر اقدس کو نوک نیزہ پر بلند کر کے اس طرح شہر بہ شہر پھراتا رہے اور آپ کے اہل حرم کو قید کر کے سر برہنہ کوچہ و بازار میں ان کی تذلیل کرتا پھرے۔ افسوس صد افسوس کہ میں کربلا میں حاضر ہو کر آپ کی نصرت نہ کر سکا۔ اب سوائے کف افسوس ملنے کے میرے پاس اور کچھ بھی نہیں۔ میرے آقا! میں اس وقت تک اپنا سر آپ کی بارگاہ سے نہ اٹھاؤں گا جب تک آپ میری شفاعت کی ضمانت نہ دے دیں'' یہ سن کر سر اقدس مظلوم کربلاؑ سے آواز آئی۔ ''اے راہب اگر میری شفاعت کے طالب ہو تو میرے نانا کے دین کا اقرار کرلو میں شفاعت کی ضمانت دیتا ہوں'' اس پر راہب نے کہا: ''مولا گواہ رہنا میں خدا کی واحدانیت اور آپ کے نانا کی رسالت اور آپ کے بابا کی امامت کا اقرار کر رہا ہوں۔

الا لَعنه اللّٰه عَلی القومِ الظّالِمِینَ

☆☆☆☆☆

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

www.ShianeAli.com
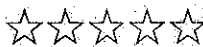
انتالیسویں مجلس

اہل بیتؑ عسقلان میں

فِی الْمُنْتَخَبِ اَنَّهُ لَمَّا وَصَلَ الْقَوْمُ مَعَ الرُّوْسِ وَلِسَّبَایَا اِلَی عَسْقَلَانَ وَکَانَ اَمِیْنُ الْبَلَدَةِ یَعْقُوْبُ الْعَسْقَلَانِیُّ فَاَمَرَ اَنْ یُزَیِّنُ الْبَلَدُ

کتاب منتخب میں منقول ہے کہ جب لشکر یزید کا یہ قافلہ شہر عسقلان کے قریب پہنچا تو وہاں کے حاکم یعقوب عسقلانی (یہ بدبخت میدان کربلا میں شامل تھا) نے اپنی رعایا کو حکم دیا کہ تمام مرد و زن لباس فاخرہ پہن کر خوشی کے شادیانے بجاتے ہوئے لشکر یزید کا استقبال کریں اور اس عظیم فتح پر ایک دوسرے کو مبارک باد پیش کریں کیونکہ اس سے زیادہ خوشی کا اور کوئی دن نہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

پس یہ قافلہ بڑے کروفر سے شہر میں داخل ہوا۔ عین اسی وقت زریر خزاعی نامی تاجر بھی تجارت کی غرض سے بازار عسقلان میں داخل ہوا۔ اس نے دیکھا کہ تمام بازار تماشائیوں سے بھرا ہوا ہے اور سب ایک دوسرے کو مبارک باد دے رہے ہیں۔ زریر نے یہ حال دیکھ کر کمال تعجب سے اہل شہر سے وجہ پوچھی اور کہا کہ یہ کن بے کسوں کے سر ہیں اور یہ عورتیں کون ہیں جو سر برہنہ اونٹوں پر سوار ہیں؟

www.ShianeAli.com

لوگوں نے کہا

تو اس شہر میں نو وارد معلوم ہوتا ہے اور تجھے اس سارے معاملے کی مطلقاً خبر نہیں۔ اس نے کہا میں تاجر ہوں اور ابھی تھوڑی دیر پہلے شہر میں آیا ہوں۔ اور مجھے واقعتاً کوئی علم نہیں۔

پس لوگوں نے بتایا کہ حاکم شام یزید بن معاویہ کے مخالفین کی ایک جماعت نے سرزمین عراق پر سرکشی اور بغاوت کی تھی۔ یزید نے ایک لشکر عظیم بھیج کر ان سب کو قتل کروا دیا اور ان کے اہل حرم کو قید کر دیا۔ یہ انہیں کے سر ہیں اور یہ ان کی عورتیں ہیں۔ زریر نے پوچھا وہ باغی مسلمانوں میں سے تھا یا کفار میں سے؟ بتایا گیا کہ وہ نہ صرف مسلمانوں میں سے تھے بلکہ عظیم مؤمنین لیکن ان کا سردار حکومت کا مدعی تھا اس لیے مارا گیا۔ زریر کہتا ہے اس کا نام ونسب کیا تھا۔ لوگوں نے بتایا کہ اس کا نام حسینؑ ابن علیؑ تھا۔ اور ان کی ماں فاطمہؑ بنت محمدؐ تھی۔ جب زریر نے یہ سنا کہ فرزند رسولؐ کو قتل کیا گیا ہے تو اپنا منہ پیٹ لیا اور کہا لعنت ہو تم پر رسول کے بیٹے کو قتل کر کے خوش ہو رہے ہو۔ لعنت ہو تمہارے دین پر کہ دین کی اساس کو ذبح کر کے اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہو۔ اس ظلم عظیم پر گریہ و بکا کرنے کے بجائے خوش ہو رہے ہو اور اس دن کو روز عید قرار دے رہے ہو۔ پس وہ روتا پیٹتا جناب سید الساجدینؑ کی خدمت اقدس میں پہنچا۔ اس ظلم عظیم پر پرسہ دیا' سلام کیا مولا نے اس کی طرف دیکھ کر سلام کا جواب دیا۔ اور کہا اے سعادت مند تعجب ہے کہ ہمارے حال پر تمام مرد وزن خوشی منا رہے ہیں اور تم رو رہے ہو۔ زریر کہتا ہے کہ میں نے کہا مولا میں اس شہر میں اجنبی ہوں۔ مولا آپ کی مظلومیت دیکھ کر جگر پاش پاش ہوا جاتا ہے لیکن مولا کیا کروں میں غریب الوطن ہوں اور اپنے قوم قبیلے سے بہت دور ہوں ورنہ ان اشقیاء سے لڑتے لڑتے اپنی جان آپ

Presented by https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

کے قدموں پر نچھاور کر دیتا۔ مولاؑ نے اس کے یہ جذبات محبت دیکھ کر کہا خدا تجھے اس اظہار ہمدردی پر جزائے خیر عطا فرمائے۔ زریر نے کہا مولا میرے لائق کوئی حکم ہو تو ارشاد فرمایئے۔

مولا نے کہا زریر اگر کر سکتے ہو تو کسی طرح اس شخص کو راضی کر کے آگے لے جاؤ جس کے پاس اس سروالا نیزہ ہے تاکہ لوگ اس سر کو دیکھنے میں مشغول ہو جائیں اور رسول کی بیٹیاں ان ظالموں کی نظروں سے محفوظ ہو جائیں۔ زریر کہتا ہے کہ میں نے اس نیزہ بردار ملعون کو پچاس مثقال سونا دیا اور بہت منتوں سے اسے مخدرات عصمت و طہارت کے اونٹوں سے آگے لے گیا۔ پس تماشائی سر اقدس مظلوم کربلاؑ کو دیکھنے میں مشغول ہو گئے۔ میں دوبارہ مولاؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا مولاؑ اور کوئی حکم ہو جو میں بجا لاؤں۔ مولا نے کہا زریر ممکن ہو تو کچھ چادریں لا دو تاکہ میں اپنی ماؤں اور بہنوں کے سر ڈھانپ سکوں۔ زریر کہتا ہے کہ میں نے حکم کی تعمیل کی کہ اسی اثنا میں ایک شور و غل بلند ہوا کہ شمر آ رہا ہے میں نے شمر کو دیکھا تو صبر اور ضبط نہ کر سکا اور شمر کے گھوڑے کی لگام پکڑ لی اور کہا ''خدا تجھ پر لعنت کرے شرم نہیں آتی رسول ثقلینؐ کے بیٹے کو تین دن کا پیاسا رکھ کر جانوروں سے بھی بدتر سلوک کے ساتھ بے جرم و خطا ذبح کر دیا۔ آپ رسولؐ کی بیٹیوں کو سر برہنہ بے پالان اونٹوں پر شہر بہ شہر پھرا کر ان کی تذلیل کرتے ہو اور اس ظلم عظیم پر نادم ہونے کی بجائے خوشیاں منا رہے ہو؟ اس بدبخت نے یہ الفاظ سنے تو طیش میں آ گیا اور اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ اس کو مارو زریر کہتا ہے کہ انہوں نے مجھے اتنا مارا کہ میں بے ہوش گیا۔ رات کے کسی حصے میں جب مجھے ہوش آیا تو وہ قافلہ جا چکا تھا۔

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

www.ShianeAli.com

چالیسویں مجلس

قافلہ اہل بیتؑ دمشق میں

فِی کُتُبِ السُّیَرِ وَالْاَخْبَارِ اَنَّهُ لَمَّا قَرُبَ الْکُفَّارُ مِنْ دَمِشْقٍ وَاَرَادُو اَنْ یَدْخُلُوا فِیْهِ بِالرُّؤُسِ وَالنِسَاءِ مُکَشِّفَاتِ الْوُجُوهِ بَیْنَ الْاَعْدَاءِ عَظُمَ ذٰلِکَ عَلٰی بَنَاتِ مُحَمَّدٍؐ۔

تاریخ کی معتبر لقب میں منقول ہے کہ جب فوج یزید اہل بیت کے قافلے کے ساتھ دمشق کے قریب پہنچی تو سب نے باہم مشورہ کیا کہ اب رات ہو گئی ہے لہٰذا کل صبح کے وقت شہداء کے سروں اور مستورات کو بازار سے لے کر گزریں گے تا کہ ان کی تذلیل میں کوئی کسر نہ رہ جائے راوی کہتا ہے کہ جب حیرت خیز خبر نبی زادیوں کو ملی تو وہ نہایت بے قرار اور مضطر ہوئیں اس خبر سے ہر بی بی کا غم دو چند ہو گیا

پس جناب ام کلثوم نے شمر ملعون کو اپنے قریب بلوایا اور فرمایا:

''شمر! میں تجھ سے ایک بات کہنا چاہتی ہوں اگر نبی کی بیٹی سمجھ کر مان لو گے تو یہ عرب کی حمیت سے بعید نہیں ہوگا۔'' اس شقی القلب نے کہا آپ کہنا کیا چاہتی ہیں؟

جناب ام کلثوم نے فرمایا:

''ہم نے سنا ہے کہ کل صبح تم ہم بے وارثوں کو لے کر بازار شام میں جاؤ گے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

اور ہم بے کسوں کا تماشہ دیکھنے کے لیے تماش بین بھی جمع ہوں گے۔ اے شمر! میں یہ چاہتی ہوں کہ ہمیں ایسے راستے سے لے جاؤ جس پر تماشائی کم ہوں نیز شہداء کے سروں والے نیزہ برداروں کو کہنا کہ وہ ہم سے آگے آگے چلیں تا کہ لوگ سروں کو دیکھنے میں مشغول ہو جائیں اور ہم نامحرموں کی نظروں سے محفوظ رہیں۔

راوی کہتا ہے کہ اس ملعون نے بی بی کی یہ خواہش سن اس پر عمل کرنے کے حکم دیا کہ مستورات کو ایسے راستے سے کا کر چلو جس پر تماشائیوں کی بھیڑ ہو۔ اور نیزہ بردار بھی عورتوں کے ساتھ ساتھ چلیں تا کہ ان کی تذلیل میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ ہو۔

چنانچہ اس بدنہاد کے حکم کے مطابق ویسا ہی کیا گیا وہ قافلے کے آگے آگے یہ اعلان کرتا جا رہا تھا:

"اے اہل شام! باغیوں کا یہ قافلہ آرہا ہے ان کا تماشا دیکھو۔ اللہ کا شکر ہے کہ حسینؑ مع اپنے اصحاب کے قتل ہو گیا اور اس کے اہل حرم قید ہو کر امیر شام کے دربار میں لائے جا رہے ہیں۔ راوی کہتا ہے کہ اس تذلیل و تفضیح کے ساتھ یہ قافلہ کئی مشکل مراحل طے کرتے ہوئے قصر یزید تک پہنچا یزید لعین اپنے تخت پر بڑے کروفر سے بیٹھا شراب خوری اور شطرنج کھیلنے میں مصروف تھا۔ سارا دربار زرنگار کرسیوں سے بھرا ہوا تھا۔ عوام و خواص اپنی اپنی مسندوں پر شیطان کی طرح براجمان تھے۔ اور حاکم شام نے اعلان کروا رکھا تھا کہ آج تمام امور دنیا موقوف کر کے عید مناؤ قمار بازی اور شراب خوری کرو۔ لہٰذا ہر طرف تماشائیوں کا اژدھام تھا۔ ایسے دردناک ماحول سے گزر کر سایہ عصمت میں پروان چڑھنے والی نبی کی بیٹیاں داخل دربار ہوئیں۔ سب سے پہلے یزید نے امام حسینؑ کا سر طلب کیا، خولی ملعون مظلومؑ کربلا کے سر اقدس کو ایک طشت میں رکھ کر یزید کے سامنے لے گیا۔ اور اتنی حقارت سے وہ سر یزید کے تخت کے نیچے گرایا

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

کہ ابو القاسم بن محمد کہتا ہے کہ پس میں نے اس سے زیادہ حقارت سے کو کوئی چیز کبھی پھینکتے ہوئے نہ دیکھا تھا۔ پس جب خولی نے طشت سے رومال اٹھایا۔ یزید بید کی چھڑی مظلوم کربلا کے ہونٹوں اور دانتوں پر مارتا اور قہقہے لگاتا اور کہتا:

''حسینؑ تمہارے ہونٹ کتنے خوبصورت ہیں؟ حسینؑ تو کتنی جلدی بوڑھا ہوگیا'' راوی کہتا ہے کہ یزید کا یہ ظلم وستم دیکھ کر دربار میں موجود ابو برزہ سلمی نامی ایک شخص کو بہت غصہ آیا اس نے کہا:

''یزید خدا تجھ پر لعنت کرے اور تمہارے دونوں ہاتھ قطع کرے اور تجھے سخت عذاب میں مبتلا کرے رسول خدا کے بیٹے کے لبوں پر چھڑی مار رہا ہے۔ اے ملعون! خدا کی قسم میں نے خود دیکھا کہ رسول ثقلینؐ ان لبوں کے بار بار بوسے لیا کرتے تھے اور کہتے تھے تم میری آنکھوں کا نور ہو۔ اور جوانان جنت کے سردار ہو۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

خدا تمہارے قاتلوں پر لعنت کرے اور تم پر ظلم کرنے والوں کو نار جہنم میں داخل کرے کیونکہ وہ بدترین جگہ ہے۔ یزید ابو برزہ کی یہ لعن طعن سن کر سخت غضب ناک ہوا اور کہا ابو برزہ اگر تو بوڑھا نہ ہوگیا ہوتا اور عقل وفہم کے ہوتے ہوئے یہ سب کچھ کہتا تو میں ابھی تجھے قتل کروا دیتا۔ لیکن اب یہاں سے نکل جاؤ پس اس بدبخت نے ابو برزہ کو ذلیل وخوار کر کے اپنی ناپاک محفل سے نکلوا دیا۔

پھر حکم دیا کہ حسینؑ کے سر کو لوگوں کی عبرت کے لیے دمشق کی جامع مسجد کے دروازے پر لٹکا دو۔ پس ایسے ہی کیا گیا۔ پھر وہ بدبخت اہلبیتؑ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا مجھے ان عورتوں کے نام ونسب سے آگاہ کرو۔ پس یزید کے سپاہیوں نے ایک ایک بی بی کا تعارف کروانا شروع کیا اور کہا:

''امیر وہ زینبؑ! ہے وہ ام کلثومؑ! ہے وہ رقیہؑ! ہے۔ وہ سکینہؑ! ہے وہ

www.ShianeAli.com

جناب سکینہؑ کہتی ہیں کہ جب وہ بدزبان ہمارا نام ونسب بتا رہے تھے تو دربار میں بیٹھے ہوئے ایک شامی نے میری طرف اشارہ کر کے کہا! یزید یہ بچی مجھے دے دو کیونکہ مجھے کنیز کی شدید ضرورت ہے۔ جب جناب سکینہؑ نے اس گستاخ کے یہ الفاظ سنے تو ڈر کے مارے اپنی پھوپھی کے دامن کو پکڑ لیا کہ کہیں بدنہاد مجھے اس شامی کی کنیزی میں نہ دے دے۔ جب جناب زینبؑ نے معصوم سکینہؑ کا یہ حال دیکھا تو آپ کو تسلی دی کہ یہ ایسا ہرگز نہیں کرسکتا۔ جب یزید نے جناب زینبؑ کے یہ الفاظ سنے تو غضب ناک ہو کر کہا:

خدا کی قسم اگر میں چاہوں تو اس لڑکی کو ابھی اس شامی کے حوالے کر دوں۔

جناب زینبؑ نے اس کی یہ بات سن کر کہا: یزید تو جھوٹا ہے تو ایسا ہرگز نہیں کرسکتا کیونکہ یہ نبیؐ کی نواسی ہے اور نبیوں کی بیٹیاں کسی کی کنیزی میں نہیں رہ سکتیں۔ آپ کے یہ الفاظ سن کر وہ بدبخت اور بھی طیش میں آیا اور کہا زینبؑ تو جانتی نہیں کہ میں کون ہوں؟ کیا تمہیں اپنی جان کی مطلق کوئی پروا نہیں۔ پس جناب رسالت مآبؐ اور حضرت علیؑ کے متعلق نازیبا الفاظ کہنے لگا اور ان کی طرف خروج کی نسبت دینے لگا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اس پر جناب زینبؑ نے فرمایا:

اے دشمن خدا جن کی وجہ سے دین کی آبیاری ہوئی ہے ان کی طرف خروج کی نسبت دیتا ہے۔ یزید کیا ہوا جو تو آج مسند نشین ہے اور تیرے ہاتھ میں عنان حکومت ہے۔ ہم کنیزوں کی طرح تیرے دربار میں لاچاروں اور مجبوروں کی طرح کھڑے ہیں جو کہنا چاہتا ہے کہہ لے لیکن اپنے انجام کو نہ بھول۔ کل تجھے ان تمام مظالم کا حساب دینا ہوگا'' یہ سن کر اس بدبخت نے اپنا سر جھکا لیا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جب اس مرد شامی نے جناب سکینہؑ کو اپنی کنیزی

www.ShianeAli.com

میں لینے پر بار بار اصرار کیا تو جناب ام کلثوم نے غصے میں آ کر فرمایا! اے لئیم! خدا تیری زبان کو قطع کرے، تیری آنکھیں ضائع ہوں تیرے ہاتھ پاؤں شل ہوں اور خدا تجھے واصل جہنم کرے راوی کہتا ہے کہ ابھی جناب ام کلثومؑ کے یہ الفاظ ختم نہیں ہوئے تھے کہ وہ بدبخت عذاب میں مبتلا ہو گیا اس کی زبان قطع ہو گئی آنکھوں سے نابینا ہو گیا۔ اور اس کے ہاتھ پاؤں شل ہو گئے اور وہیں دربار میں واصل جہنم ہو گیا۔

اَلا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْقَوْمِ الظّٰالِمِیْنَ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com
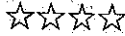
اکتالیسویں مجلس

مخدرات عصمت بازار شام میں

معتبر روایت میں ہے کہ جب یزید پلید کو اہل بیتؑ کے قافلے کے بارے میں یہ اطلاع دی گئی کہ وہ دمشق کے باہر آ چکے ہیں تو اس نے حکم دیا کہ شہداء کے سروں اور مستورات کو ایسے راستے سے لایا جائے' جس پر تماشائی زیادہ ہوں۔ تا کہ ہر کوئی علیؑ کی بیٹیوں کو سر برہنہ دیکھے اور ان کی خوب تذلیل ہو اور سروں کے ساتھ بیس ہزار سپاہی ہوں اور وہ دمشق دروازہ اوسط سے شہر میں داخل ہوں۔ پس اس بدبخت کے حکم کے مطابق ایسا ہی کیا گیا۔ شہداء کے سروں کو نیزوں پر بلند کر کے اس دروازہ پر پہنچے اور ایک گھنٹہ تک مظلوم کربلاؑ کے سر کو اس دروازے پر لٹکائے رکھا۔ تا کہ لوگ خوب جی بھر کر ان کے سر کا تماشا دیکھ سکیں۔ پھر یہ بدبخت دروازہ فرادیس پر پہنچے وہاں بھی ایک جم غفیر مظلوموں کا تماشا دیکھنے کے لیے موجود تھا۔ وہاں سے یہ بدکردار باب ساعات پر پہنچے اور تین گھنٹے تک سر مظلوم کربلاؑ کو اس دروازے پر نصب کیئے رکھا۔ یاد رہے کہ یہ دروازہ ترک و دیلم کی کنیزوں کو ٹھہرانے کے لیئے تھا۔ جہاں نبی کی بیٹیوں کو کھڑے رکھا گیا۔ قافلے کے آگے آگے ایک سگ ناپاک بلند آواز سے اعلان کرتا جا رہا تھا اے اہل شام! یہ علیؑ و بتولؑ کی بیٹیاں ہیں جو امیر شام کے دربار میں پیشی کے لیے لے جائی جا رہی ہیں۔ راوی کہتا ہے اس وقت جناب علی بن الحسینؑ سید الساجدین بھی ایک بے پالان شتر پر سوار تھے اور آپ کے پاؤں کو اونٹ کے پیٹ کے ساتھ اس طرح باندھا

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

گیا تھا کہ آپ کے پاؤں کی پنڈلیوں سے خون جاری تھا۔ امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ ابراھیم بن طلحہ نامی ایک بدنہاد حضرت امام زین العابدین کے پاس آیا اور کہا:

''اے علیؑ بن الحسینؑ خدا کا شکر ہے کہ آج تو شرمندہ، ذلیل اور مغلوب اور قید ہو کر یہاں پہنچا ہے'' مولاؑ نے اس کی یہ گستاخی سن کر فرمایا:

''او بد بخت! ابھی جب اذان ہو گی تو غور سے سننا تجھے خود بخود پتہ چل جائے گا کہ کون غالب ہے اور کون مغلوب ہے۔ پس یہ قافلہء اہل بیتؑ انتہائی تکالیف سہتا ہوا مشکل اور دشوار گزار راستے سے قصر یزید تک پہنچا۔ دروازے پر پہنچ کر توقف کیا اور اجازت طلب کی کافی دیر کے بعد اجازت ملی اور یہ قافلہ اندر داخل ہوا۔ اس وقت یزید سر پر جواہر سے مرصع تاج سجائے لباس فاخرہ زیب تن کئے تخت سلطنت پر شیطان کی طرح براجمان تھا۔ پورا دربار رعمائدین اور خواص وعوام سے بھرا ہوا تھا۔ سب سے پہلے اس بدکردار نے مظلوم کربلاؑ کا سر طلب کیا جب سر پیش کیا گیا تو بید کی چھڑی آپ کے لبوں پر مارتا اور کہتا: ''لوگو! یہ اس شخص کا سر ہے جو اپنے آپکو مجھ سے افضل سمجھتا تھا۔ اور اپنے آپ کو سزاوار خلافت سمجھتا تھا۔ اپنے باپ کو میرے باپ سے افضل اور اپنی ماں کو میری ماں سے افضل جانتا تھا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

صاحب بحارالانوار نے جناب سید الساجدینؑ سے روایت نقل کی ہے کہ جب یزید یہ باتیں کر رہا تھا تو بادشاہ روم کا سفیر بھی وہاں پر موجود تھا۔ اس نے پوچھا یزید یہ مقتول کون ہے اور اس کا حسب نسب کیا ہے۔ یزید نے پوچھا تم یہ سب کیوں پوچھ رہے ہو تو اس نے جواب دیا:

''اے امیر میں جب اپنے بادشاہ کے پاس واپس جاتا ہوں تو وہ مجھ سے ان علاقوں کے عجیب وغریب واقعات سنتا ہے۔ اگر مجھے اس مقتول کے نام ونسب سے

www.ShianeAli.com

آ گاہی ہو جائے تو میں یہ قصہ اپنے بادشاہ کو سناؤں گا۔ پس یزید نے کہا اس کا نام حسین ابن علیؑ ہے۔ رومی نے کہا: ''میں اس کے اور اس کے باپ کے نام سے آگاہ ہو چکا ہوں'' اس کی ماں کا نام بتاؤ یزید؟ نے کہا اس کی ماں کا نام فاطمہؑ بنت محمدؐ ہے یہ سن کر اس رومی نے کہا اے یزید خدا تجھ پر اور تیرے دین پر لعنت کرے یَا یَزِیْدُ لِی دِیْنٌ اَحسَنُ مِنْ دِینِکَ ۔ اے یزید میں حضرت داؤد علیہ السلام کی اولاد سے ہوں اگر چہ ان میں اور مجھ میں کئی پشتوں کا فاصلہ ہے لیکن میری قوم آج بھی میری عزت کرتی ہے اور میرے پاؤں کی مٹی کو آنکھوں سے لگاتی ہے۔ تو کیسا بے حیا اور بے دین ہے کہ تو نے اپنے نبیؐ کے نواسے کو قتل کر ڈالا۔ حالانکہ ان کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں۔ پس تمہارا دین کتنا بدتر ہے اور تو خود کتنا بدتر ہے اس کی یہ گفتگو سن کر یزید کو سخت طیش آیا اور کہا اس کو قتل کر ڈالو۔ رومی سفیر نے کہا یزید تو مجھے قتل کرنے کا مصمم ارادہ کر چکا ہے؟

Presented by: https://jafrilibrary.com/

یزید نے کہا ہاں ابھی اور اسی وقت پس اس رومی نے کہا یزید سن رات کو خواب میں میرے پاس جناب محمدؐ تشریف لائے تھے اور مجھے بشارت دی تھی کہ اے نصرانی! تو اہل بہشت میں سے ہے۔ اس وقت سے لے کر اب تک میں متعجب تھا کہ میں نصرانی ہوں اور مسلمانوں کے نبی مجھے جنت کی بشارت دے رہا ہے اب سمجھتا ہوں کہ وہ کیوں مجھے جنت کی بشارت دے رہے تھے۔ پس میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور محمدؐ سید الانبیاء ہیں۔ پھر اس نے سر اقدس مظلومؑ کو اپنے سینے سے لگایا آپ کے لبوں پر بوسے دیئے اور کہا حسینؑ: گواہ رہنا میں تیرے نانا کی شریعت پر مر رہا ہوں۔ اتنے میں جلاد نے اس کا سر تن سے جدا کر دیا اور وہ خوش بخت مظلوم کربلا کا سر آغوش میں لے کر راہی بہشت ہوا۔

اَلا لَعنَۃُ اللّٰہِ عَلَی القَومِ الظَّالِمِینَ

www.ShianeAli.com

www.ShianeAli.com

بیالیسویں مجلس

اہل حرم دربار یزید میں

فِی الْبِحَارِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بِنْ اَدْهَمْ اَنَّهُ قَالَ كُنْتُ اَسِیحُ مَعَ الْقَافِلَةِ فِی الْبَارِیَةِ

بحار الانوار میں ہے۔ ابراہیم بن ادھم سے منقول ہے کہ ایک سال میں حج کے لیے احجاج کے ایک قافلے کے ساتھ چلا۔ ایک منزل پہ میں کسی وجہ سے قافلے سے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جدا ہوگیا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ ایک کم سن، خوبصورت بچہ پیدل چلا جارہا ہے۔ میں نے سوچا اس دشت پر بلا اور صحرائے بے آب و گیاہ میں یہ صغیر سن تن تنہا کہاں جارہا ہے؟ اس کے پاس نہ کوئی زادراہ ہے نہ کوئی سواری۔ پس میں اس بچے کے قریب گیا۔ سلام کیا اور پوچھا کہ کہاں کا قصد ہے تمہارے پاس کوئی زادراہ ہے نہ کوئی سواری پس اس نے جواب سلام کے بعد فرمایا:

زَادِی تَقْوٰی وَرَحِلَتِی رِجْلَایَ وَقَصْدِیْ مَوْلَایَ.

میرا زادراہ تقویٰ ہے۔ میرے پاؤں میری سواری ہیں اور میرا مقصود اپنے پروردگار کے گھر حاضری ہے۔

میں نے عرض کیا:

نظر زادراہ قطع نظر کے آپ کے پاس تو کھانے پینے کے لیے بھی کچھ نہیں۔

www.ShianeAli.com

جواب ملا:

''اے شیخ! اگر تجھے کوئی اپنے گھر بلائے تو کیا تو اپنے گھر سے اپنا کھانا ساتھ لے کر جائے گا؟ ابراھیم کہتا ہے:

''جب اس بچے سے میں نے یہ کلام بلاغت نظام سنا تو چپ ہو گیا۔ میں نے کہا اچھا پھر ذرا جلدی کریں کہ کہیں آپ راستہ نہ بھول جائیں۔ جواب ملا اے شیخ! منزل مقصود تک پہنچانا بھی اسی مالک کے قبضہ قدرت میں ہے۔ ابراھیمؑ کہتا ہے کہ میں اس شہزادے سے محو گفتگو تھا کہ ایک حسین نوجوان سفید لباس زیب تن کیے نمودار ہوا۔ اور اس شہزادے کے قریب آ کر بڑے ادب سے سلام کیا' معانقہ کیا اور واپس چلا گیا۔ جب وہ واپس جانے لگا تو میں جلدی سے اس کے قریب پہنچا اور کہا تجھے اس ذات کبریا کی قسم جس نے تجھے یہ حسن عطا فرمایا ہے بتا یہ شہزادہ کون ہے جس کا تو اتنا ادب واحترام کر رہا ہے؟ اس شخص نے جواب دیا کیا تو نہیں جانتا یہ علی زین العابدینؑ ہیں اور حسینؑ بن علیؑ کے بیٹے ہیں۔ پس میں مولا امام سجادؑ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا:

''مولاؑ یہ بزرگ کون تھے جو آپ کو سلام کر رہے تھے۔ مولاؑ نے جواب دیا! ابراھیم یہ حضرت خضر (نبی) تھے اور یہ ان کا روزانہ کا معمول ہے کہ میری خدمت میں پہنچ کر مجھے سلام کرتے ہیں اور رخصت ہو جاتے ہیں۔

عزادارو! کتنے افسوس کا مقام ہے کہ جس ہستی کے سلام کے لیے انبیاء آئیں مسلمانوں نے اس پر اتنے ظلم کیے کہ ساری زندگی روتے رہے۔ امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے پدر بزرگوار سے پوچھا! بابا جان آپ کے بابا کی شہادت کے بعد اہل کوفہ وشام کس طرح آپ کو قید کر کے یزید کے پاس لے گئے تو آپؑ نے فرمایا:

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

''بیٹا! وہ مجھے ایک بے پالان اونٹ پر سوار کر کے میرے بابا کا سر نوک نیزہ پر بلند کر کے' مخدرات عصمت وطہارت کو رسیوں میں باندھ کر لے گئے۔ نیزہ بردار سپاہی ہمارے اردگرد تھے۔ بیٹا! اگر ہم میں سے کوئی اس ظلم عظیم پر روتا تھا تو وہ لعین ہمیں نیزے مارتے تھے۔ بس اسی ظلم وجور کے ساتھ ہم دمشق میں داخل ہوئے جب ہمیں یزید کے پاس لے جایا گیا تو ہم اہل بیتؑ کے بارہ افراد ایک رسی میں بندھے ہوئے تھے اور یزید ملعون لباس فاخرہ زیب تن کیے بڑے غرور سے تخت نشین تھا اور ہماری طرف مطلقاً توجہ نہیں کر رہا تھا۔ پس میں نے اسے مخاطب کر کے کہا:

''یزید میں تجھ سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں''

اس نے بڑے غرور سے کہا:

''کہو لیکن کوئی نامناسب بات نہ کرنا'' میں نے کہا:

Presented by: https://jafrilibrary.com/

''یزید ذرا یہ تو بتا کہ اگر رسول کائنات ہمیں اس ذلت وخواری سے تیرے سامنے بندھا ہوا دیکھیں تو تیرے بارے میں کیا فرمائیں گے۔''

سید ابن طاؤس نقل کرتے ہیں کہ آپ کا یہ کلام سن کر بدبخت لرز گیا اور اپنے سپاہیوں سے کہا کہ ان کی گردن کی رسیاں کھول دو۔ اس کے بعد یزید نے کہا مجھے ان مستورات کے نام ونسب سے آگاہ کرو۔ سپاہی ایک ایک بی بی کا تعارف کروانے لگے۔ اس شقی نے ایک ننھی بچی کی طرف اشارہ کر کے کہا: کہ بتاؤ یہ بچی کون ہے؟ جس نے دونوں ہاتھوں سے اپنے چہرے کو ڈھانپا ہوا ہے۔ سپاہی نے کہا:

''اے امیر! یہ سکینہؑ بنت الحسینؑ ہے۔ یزید نے جناب سکینہؑ کی طرف دیکھ کر کہا: ''اے بچی کیا تیرا نام سکینہؑ ہے؟ یہ سننا تھا کہ جناب سکینہؑ بلند آواز سے رونے لگیں۔ یزید نے پوچھا: ''بچی! تیرے اس رونے کا سبب کیا ہے؟'' تو جناب سکینہ نے

www.ShianeAli.com

جواب دیا"

یزید! اس سے بڑھ کر رونے والی اور بات کیا ہوسکتی ہے کہ میں نبی کی نواسی ہو کر تیرے دربار میں لوگوں کے سامنے سر برہنہ کھڑی ہوں اور تجھ سے ہم کلام ہوں۔

یزید نے کہا:

"سکینہ! اس قید میں گزرے ہوئے وقت کے بارے میں کچھ بتاؤ"؟

جناب سکینہ نے کہا:

"یزید ہم اہل بیتؑ پر اتنے ظلم ہوئے ہیں کہ ان کو شمار کرنا ناممکن ہے پس ان مصائب میں سب سے ادنیٰ مصیبت یہ ہے کہ جب سے میرے بابا شہید ہوئے تب سے مجھے سونا نصیب نہیں ہوا۔ اور میرے نہ سونے کی وجہ یہ ہے کہ جب ہم سب کو بے پالان اونٹوں پر سوار کر دیا گیا تو مجھے ایک انتہائی کمزور اور لاغر اونٹ پر بٹھایا گیا جو راستے میں ٹھوکریں کھا کر گر پڑتا تھا اور میں بھی اس سے گر پڑتی تھی اور اس اونٹ سے گرنے کے خوف سے اگر پیدل چلتے چلتے تھک کر گر پڑتی تھی تو یہ بے رحم رجز بن قیس جو تیرے سامنے کھڑا ہے مجھے تازیانے مارتا تھا۔ ایسے میں کوئی میری فریاد سننے والا بھی نہ تھا۔ یزید کیا کیا سنو گے۔ تمہارے سپاہیوں نے جب میرے بیمار ناتواں بھائی سجادؑ کو اونٹ پر سوار کرایا تو وہ شدت مرض اور کمزوری سے گر پڑتے تھے۔ پس انہوں نے میرے بھائی کی دونوں ٹانگوں سے رسیاں باندھ کر اونٹ کے پیٹ کے ساتھ باندھ دیں جس کی وجہ سے ان کی پنڈلیاں زخمی ہوگئیں ہیں۔

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ

☆☆☆☆

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

www.ShianeAli.com

تینتالیسویں مجلس

مظلوم کربلاؑ کی شہادت کی خبر مدینے میں

قَالَ الصَّادِقُ اِنَّ الْبُكَاءَ عَلَى الْحُسَيْنِ يَحُطُّ الذُّنُوبَ الْعِظَامَ

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ میرے جد امجد حسینؑ کی مصیبت پر رونا گناہان کبیرہ کو محو کر دیتا ہے۔

روایت میں ہے کہ جس وقت سادات کا لٹا ہوا قافلہ یزید کے دربار میں پہنچا
Presented by: https://jafrilibrary.com/
اور اس نے مظلوم کربلا کا سر اپنے سامنے دیکھا تو بہت خوش ہوا اور مختلف شہروں میں اپنے حکام کو اس مضمون کا ایک خط لکھا "خدا کا شکر ہے کہ ہم نے کافی جدوجہد کے بعد حسینؑ ابن علیؑ پر فتح حاصل کر لی اس کا کٹا ہوا سر میرے سامنے پڑا ہوا ہے اور اس کے اہل حرم قید ہو کر میرے سامنے کھڑے ہیں۔ پس تم سب کو مبارک ہو۔ تم جلد از جلد اس خبر کو عام کر دو تاکہ آل سفیان کے خیر خواہ خوشیاں منائیں اور علیؑ ابن ابی طالبؑ کے شیعہ مغموم و گریاں ہوں۔ خط لکھوانے کے بعد وہ عبدالمالک سلمی کی طرف متوجہ ہوا اور اسے کہا یہ خط لے کر فوراً حاکم مدینہ عمرو بن سعید کے پاس لے جاؤ تاکہ وہ جلد از جلد قتل حسینؑ کی خبر کو عام کر دے۔ عبدالمالک کہتا ہے کہ میں وہ خط لے کر مدینہ روانہ ہو گیا۔ اثنائے راہ میں مجھے ایک قرشی شخص ملا اس نے پوچھا کہ تو شام کی طرف سے آ رہا ہے، کیا تمہیں خبر ہے کہ کربلا میں ہونے والی جنگ میں کون فتح یاب ہوا ہے۔

www.ShianeAli.com

عبدالمالک کہتا ہے میں نے کہا کہ میں یزید کا پیغام رساں ہوں اگر یہ معلوم کرنا ہے کہ کون فتح مند ہوا تو آؤ میرے ساتھ حاکم مدینہ کے پاس چلوتا کہ تمہیں پتہ چل جائے کہ کون فاتح ہے۔ جب اس نے یہ جواب سنا تو انا للہ پڑا۔ اور کہا:

حاکم مدینہ کے پاس جا کر کیا کرنا ہے؟ تیرے انداز ہی نے بتا دیا ہے کہ ہمارے آقا و مولا کائنات کے سردار حسینؑ شہید ہو گئے ہیں۔ عبدالملک کہتا ہے کہ میں اسے روتا پیٹتا چھوڑ کر حاکم مدینہ کے پاس پہنچا سلام جواب کے بعد اس سے کہا کہ میں ایک ایسی خبر لایا ہوں جس کو پڑھ کر تم خوش ہو جاؤ گے۔ جب اس نے وہ خط پڑھا تو بہت خوش ہوا اور مجھے حکم دیا کہ مدینہ کی گلی کوچوں میں اس بات کا اعلان کر دو۔ پس میں نے مدینہ کی گلیوں میں اعلان کیا لوگو! امیر شام نے حسینؑ ابن علیؑ پر فتح حاصل کر لی اور انہیں مع انصار کے قتل کر دیا ہے عبدالملک کہتا ہے کہ جب میں محلّہ بنی ہاشم میں پہنچا اور امام حسینؑ کی شہادت کی خبر کا اعلان کیا تو ہر گھر سے رونے پیٹنے کی آوازیں آنے لگیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

ہائے حسینؑ! ہائے حسینؑ! کی آوازیں آ رہی تھیں کوئی بی بی یہ کہہ رہی تھی اے حسینؑ افسوس صد افسوس کہ آپ کی شہادت کی خبر سننے کے لیے اب تک زندہ ہوں ہائے افسوس میں اس سے پہلے کیوں نہ مر گئی۔ محلّہ بنی ہاشم میں قیامت برپا تھی کہ میں نے دیکھا کہ ایک گھر سے ایک بی بی باہر نکلی اس کے پیچھے اور بھی مستورات تھیں میں نے اہل محلّہ سے پوچھا کہ یہ بیبیاں کون ہیں؟ تو انہوں نے کہا اپنی نگاہیں جھکا لو کیونکہ یہ وہ مستورات ہیں جن کی کنیزوں کو ابھی باہر آنا گوارا نہیں ہے۔ لیکن مظلوم کربلا کی شہادت نے ان کو باہر آنے پر مجبور کر دیا ہے۔ یہ بی بی جو سب سے آگے ہے وہ جناب عقیلؑ کی بیٹی ہیں۔

ان کے پیچھے ان کی بہنیں، ام ہانی، اسماء، رملہ اور زینب ہیں۔ یہ معظّمہ بی بی

www.ShianeAli.com

عباس باوفا کی ماں جناب ام البنین ہیں۔ پس وہ بیبیاں اسی طرح روتیں پیٹتیں روضہ رسول پر پہنچیں اور رسول معظمؐ کو پرسہ دینے لگیں کہ اے کائنات کے رسولؐ! ظالموں نے تیرے بیٹے حسین کو تشنہ لبی کے عالم میں بے رحمی سے قتل کر دیا اور تمہاری بیٹیوں کو سر برہنہ شہر بہ شہر پھرایا گیا۔ یا رسول اللہؐ! ہم بے وارث ہو گئے۔ راوی کہتا ہے کہ جب بیبیوں نے یہ خبر سنائی تو رسول کائنات کی قبر کانپنے لگی۔ اور مجھے جناب ام البنینؑ کے رونے کا وہ منظر بھی نہیں بھولتا کہ بی بی کہتی تھیں:

''اے حسینؑ! مجھے اس سے قبل موت کیوں نہ آ گئی کہ آپ کی شہادت کی خبر سن رہی ہوں''

اور بی بی کا یہ وطیرہ تھا کہ جب تک زندہ رہیں روزانہ قبر رسولؐ اور جنت البقیع میں جا کر ہائے حسینؑ ہائے حسینؑ کہہ کر روتی رہتی تھیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اَلاَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

چوالیسویں مجلس

اہلبیتؑ کی دمشق سے دوبارہ کربلا روانگی

فِی الْمُنْتَخِبِ اَنَّهُ لَمَّا نَدَعُ یَزِیْدُ عَلٰی اَفْعَالِهٖ فَاسْتَدْعٰی بِحَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَقَالَ لَهُمْ یَا اَهْلَبَیْتِ الرِّسَالَةِ اَیُّمَا اَحَبُّ اَلَیْکُنَّ الْمَقَامُ فِی الشَّامِ وِالرُّجُوْعِ اِلَی الْمَدِیْنَةِ.

کتاب منتخب میں ہے کہ جب اہل بیت کو قید ہوئے ایک سال پورا

Presented by: https://jafrilibrary.com/

ہوگیا اور یزید کو اپنے افعال و کردار سے کچھ ندامت ہوئی تو اس نے اہل حرم کو قید خانہ سے طلب کر کے کہا: ''اے اہلبیتؑ رسول! تمہیں قید سے رہا کیا جاتا ہے۔ تم شام میں رہنا چاہتے ہو یا واپس مدینے جانا پسند کرتے ہو سب اہلبیتؑ اطہار نے باہم مشورہ کر کے کہا:

''یزید! ہم اپنے جد بزرگوار کے روضہ اطہر کی زیارت کے مشتاق ہیں پس ہمیں مدینہ جانے دو''

یزید نے کہا: اے علی ابن الحسینؑ! اگر کوئی خواہش ہو تو بتاؤ تا کہ میں پوری کروں جس سے آپ کے نقصان کا ازالہ ہو سکے۔ یہ سن کر جناب سید الساجدین نے رو کر کہا ''یزید تو میرا کیا کیا نقصان پورا کر سکتا ہے؟ کیا میری جدہ فاطمہؑ کے ہاتھ کا بنا ہوا گلو بند ان کی چادر اور پراہن واپس کر سکتا ہے؟ یہ سن کر وہ بدبخت خاموش ہو گیا۔ پھر

www.ShianeAli.com

کافی دیر بعد کہا سجادؑ یہ سب کچھ میرے بس میں نہیں۔ پس قافلہ اہلبیت بشیر بن جزلم جو کہ اہل بیتؑ کا وفادار تھا کی سربراہی میں کربلا کی طرف عازم سفر ہوا۔ بشیر جو کہ تمام راستوں سے واقف تھا اہل بیتؑ کے اس قافلے کو لے کر میدان کربلا میں پہنچا ادھر جب قافلہ سادات کی خبر حضرت عبداللہ بن جابر انصاری کو ملی جو کہ مدینہ سے مظلوم کربلاؑ کی زیارت کے لیے آیا ہوا تھا دوڑتا ہوا مولا کی خدمت میں آیا روتے پیٹتے آپ کو شہداء کا پرسہ دیا۔ یہ قافلہ چلتا ہوا قبر مظلوم کربلاؑ پر پہنچا۔ بھائی کی قبر کو دیکھ کر جناب زینب کے ہاتھ سے صبر کا دامن چھوٹ گیا اور آپ بھائی کی قبر اطہر سے لپٹ کر اتنا روئیں کہ قیامت بپا ہوگئی۔ روای کہتا ہے کہ قریب تھا کہ جناب زینبؑ کی روح پرواز کر جائے۔ باقی بیبیاں بھی قبر اطہر کے گرد رو پیٹ رہی تھیں۔ ہر طرف ماتم کا کہرام مچا ہوا تھا۔ جب یہ آوازیں بنی اسد اور اہل غاضریہ نے سنیں تو ان کی عورتیں بھی سروپا برہنہ دوڑتی ہوئی

Presented by: https://jafrilibrary.com/

آئیں اور بیبیوں کو پرسہ دیا۔ ایک روایت کے مطابق تین دن رات اور دوسری روایت کے مطابق سات شب و روز عزاداری ہوتی رہی۔ پھر بشیر بن جزلم نے مولا سجادؑ کی خدمت میں عرض کیا۔ ”مولا چلنا چاہیے کیونکہ جنگل بیابان ہے۔ میں حالات سے مطمئن نہیں ہوں“ پس کوچ کا فیصلہ ہوا سب افراد اہلبیتؑ شہداء کو الوداع کرتے روتے پیٹتے تیار ہو گئے لیکن جناب زینبؑ بھائی کی قبر سے لپٹ گئیں اور باوجود کوشش کے جانے پر تیار نہ ہوئیں۔ بالآخر سید سجادؑ کے کہنے پر حکم امامؑ سمجھ کر جناب زینبؑ قبر اطہر سے جدا ہونے کے لیے تیار ہوئیں اور یہ بین کرتی ہوئی روانہ ہوئیں۔

”اے میرے مظلوم بھائی! زینبؑ کو تیری قبر سے جدا ہونا گوارا نہیں لیکن کیا کروں لاچاری کی حالت میں جدا ہو رہی ہوں۔ دل تو چاہتا ہے کہ ساری زندگی مجاور بن کر یہاں یہ گزار دوں“

www.ShianeAli.com

پھر آپ نے زمین کربلا کو مخاطب کر کے فرمایا:

اے زمین کربلا میں تجھ کو اپنی امانت سپرد کر کے جا رہی ہوں اس سید و سردار کا خیال رکھنا میرے بے غسل و کفن بھائی کو کوئی تکلیف نہ ہونے پائے۔

اَلا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ

☆☆☆☆

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

پینتالیسویں مجلس

قافلہ اہل بیتؑ کی مدینہ کی طرف روانگی

عَنْ زُرَرَةَ اَنَّهُ قَالَ قَالَ لِیْ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ یَا زُرَرَةِ اِنَّ السَّمَاءِ بَکَتْ عَلَی الْحُسَیْنِ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا بِالدَّمِ.

زراہ کہتے ہیں کہ مجھے صادق آل محمدؑ نے فرمایا۔ اے زراہ مرے جد مظلوم کی مظلومیت پر چالیس دن تک آسمان خون برساتا رہا۔ چالیس دن تک زمین بھی روتی رہی۔ سورج کو چالیس دن تک گہن لگا رہا۔ اس غم سے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گئے اور چالیس دن تک ملائکہ بھی روتے رہے۔ اے زرارہ! جب سے مظلوم کربلا شہید ہوئے کسی ہاشمی خاتون نے نہ سر میں تیل ڈالا نہ کنگھی کی، نہ خضاب لگایا، نہ مہندی لگائی اور نہ ہی آنکھوں میں سرمہ ڈالا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اور جب تک عبداللہ ابن زیاد کا سر کٹ کر ہمارے پاس نہ آیا تمام مستورات دن رات روتی رہتی تھیں۔

بشیر بن جزلم روایت کرتا ہے کہ کربلا سے سادات کا یہ لٹا ہوا قافلہ جب مدینہ کے پاس پہنچا تو بیمار کربلا نے مجھے اپنے پاس بلایا اور کہا بشیر مدینہ میں چلے جاؤ اور لوگوں کو خبر دو کہ نواسہ رسولؐ امام حسینؑ شہید ہو گئے پس میں آپ کے حکم کے مطابق مسجد نبوی

www.ShianeAli.com

میں گیا اور اعلان کیا۔

يَا اَهْلَ يَثْرِبَ لَامَقَامَ لَكُمْ بِهَا
قُتِلَ الْحُسَيْنُ فَادْمُعِي مِدْرَارُ
اَلْجِسْمُ بِكَرْ بَلاَ مَضَرَّجٌ
وَالرَّاسُ مِنْهُ عَلٰى الْقَنَاةِ يُدَارُ

اے مدینہ کے رہنے والو! اب مدینہ رہنے کے قابل نہیں رہا کیونکہ اس کا رئیس اور مالک نواسہ رسولؐ کربلا میں مکروفریب سے قتل کر دیا گیا۔ اس کا لاشہ بے گوروکفن تپتی ہوئی ریت پر پڑا رہا جبکہ اس کے سر کو ایک مدت تک نوک نیزہ پر بلند کر کے پھرایا جاتا رہا۔

اے مدینہ والو! مدینہ کے وارث یزید کی قید گزار کر شہر کے باہر آئے بیٹھے ہیں علیؑ ابن الحسینؑ اپنی پھوپھیوں اور بہنوں کے ساتھ شہر کے باہر موجود ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

بشیر کہتا ہے کہ اس خبر کا سننا تھا کہ مدینہ کی عورتیں ننگے سر اور ننگے پاؤں روتی پیٹتی شہر سے باہر کو دوڑیں۔ ہر طرف حشر کا سا سماں تھا۔ راوی کہتا ہے کہ یہ اعلان سننے کے بعد ایک بچی نے مجھے اپنے در دولت پر بلوایا اس کے رونے کا منظر قیامت سے کم نہیں تھا۔ اس نے مجھے کہا: "اے شخص! تو نے اتنی ہلاکت خیز خبر کتنی آسانی سے سنا ڈالی۔ اس خبر سے مرا مرض اور بڑھ گیا اور سوائے رونے کے اس کا اور کوئی علاج نہیں۔ تیری اس خبر نے مجھے مار ڈالا۔ میں نے عرض کیا:

"آقا زادی! میں تو آپ کا غلام ہوں' بھلا میری کیا مجال کہ سید و سردار حسینؑ کی شہادت کی خبر کا اعلان کر سکوں۔

میں تو بیمار کربلا علیؑ بن الحسینؑ کے حکم کی تعمیل کر رہا ہوں۔ بشیر کہتا ہے کہ ابھی

www.ShianeAli.com

میں اس شہزادی سے باتیں ہی کر رہا تھا کہ ہاشمی مستورات روتی پیٹتی مجھے چھوڑ کر شہر سے باہر امام زین العابدینؑ کی طرف روانہ ہوگئیں۔

پس میں گھوڑے پر سوار ہو کر شہر سے باہر جانے لگا۔ لیکن گلیوں میں اس قدر ہجوم تھا کہ مجھے گھوڑے سے اترنا پڑا۔ میں پیدل چلتا ہوا بیمار کربلا کے پاس پہنچا۔ میں نے دیکھا کہ پرسہ دینے والوں کا بے حد ہجوم تھا مولا خود بھی رو رہے تھے اور باقی سب مرد و زن بھی رو رہے تھے۔ بیمار کربلاؑ نے روتے ہوئے سب کو خاموشی کا اشارہ کیا جب لوگ خاموش ہوئے تو آپؑ نے اپنے پدر بزرگوار کی شہادت سے لے کر بقیہ تمام سارے مصائب لوگوں کو بتائے اور کہا یہ ایسے عظیم مصائب ہیں جن پر کائنات کی ہر شے رو رہی ہے۔ اور ملائکہ مقربین بھی اس ظلم عظیم پر نوحہ کناں ہیں۔ پس ایسی حالت میں مولاؑ نے شہر میں داخلے کا ارادہ فرمایا۔ جب شہر کے بالکل قریب پہنچے تو جناب ام کلثومؑ
Presented by: https://jafrilibrary.com/
نے ایسا دردناک نوحہ پڑھا کہ ہر سننے والے کا کلیجہ چھلنی ہوگیا۔ آپ نے فرمایا:

مَدِينَةَ جَدِّنَا لاَ تَقْبَلِيْنَا

فَبِالْحَسَرَاتِ وَالْاَحْزَانِ جِئْنَا

خَرَجْنَ مِنْكَ بِاَهْلِيْنَ جَمْعًا

رَجَعْنَا لِاَرْجَالَ وَلاَ بَنِيْنَا

اے ہمارے نانا کے شہر! ہم کو قبول نہ کرنا۔ کیونکہ ہم لٹ کر بکمال حسرت و یاس تجھ میں داخل ہو رہے ہیں جب گئے تھے تو سارا کنبہ ہمارے ساتھ تھا جبکہ آج ہم اس بے کسی سے آ رہے ہیں کہ اولاد اور وارثوں میں سے کوئی ہمارے ساتھ نہیں۔

اے مدینہ! آج ہم کس طرح تجھ میں داخل ہونا گوارا کریں کہ جس روز ہم یہاں سے چلے تھے عونؑ، جعفرؑ، عبداللہؑ، محمدؑ، علی اصغرؑ، قاسمؑ، اکبرؑ، عباسؑ اور حسینؑ آقا

www.ShianeAli.com

ہمارے ساتھ تھے آج ہم کس مظلومیت اور تنہائی سے تجھ میں آ رہے ہیں اٹھارہ بنی ہاشم کے جوانوں میں سے کوئی بھی ہمارے ساتھ نہیں۔ سب کو آن واحد میں بھیڑ بکریوں کی طرح بے رحمی سے ذبح کر دیا گیا۔ اے ہمارے نانا کے شہر ہمارے جد بزرگوار کو بتا کہ تیری بیٹیاں روتی پیٹتی شہر میں داخل ہو رہی ہیں۔ اے مدینہ! ہمارے نانا کو خبر دے کہ تیری امت نے تیرے بیٹے کو انتہائی ظلم سے شہید کر دیا اور تیری بیٹیوں کو قید کر کے بے مقنہ و چادر شہر بہ شہر پھرایا گیا اور کسی نے اس کا لحاظ نہ کیا کہ ہم آپ کی بیٹیاں ہیں۔ پھر بی بی نے اپنے نانا کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: "اے نانا! کاش آپ دیکھتے کہ آپ کی باعصمت بیٹیوں کو تیری امت نے کس طرح قید کر بے پالان اونٹوں پر باندھ کر حبش اور زنجبار کی کنیزوں کی طرح شہر بہ شہر پھرایا اور ایسے حال میں ہماری فریاد سننے والا بھی کوئی نہیں تھا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اس کے بعد بی بی نے اپنی ماں فاطمہ زہرا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

اماں! آپ کے سوا ہم کسے اپنے حال سے مطلع کریں۔ اماں کاش آپ دیکھتیں کہ ان ظالموں نے آپ کی بیٹیوں کو کس طرح قیدی کر کے ذلت و خواری سے شہر بہ شہر تماشائیوں کے ہجوم سے گزرا۔ اماں ہمارے سارے وارث ذبح کر دیئے گئے۔ اماں دن رات ہم پر اتنے ظلم ڈھائے گئے کہ غم کی وجہ سے ہماری آنکھوں کی بینائی جاتی رہی۔ اماں اپنے وارثوں کی شہادت کے بعد اس دنیا اور دنیا کی زندگی پر خاک ہے۔ ہم جب تک زندہ رہیں ہماری زندگی موت سے بدتر ہے۔

بشیر کہتا ہے اسی حالت میں روتے پیٹتے سادات کا قافلہ شہر میں داخل ہوا۔ اور سیدھا روضہ رسول پر پہنچا جب جناب زینب نانا کی قبر پر پہنچیں تو قبر سے لپٹ گئیں اور کہا نانا میں آپ کی بیٹی زینب ہوں۔ نانا! حسینؑ ایسا بھائی قتل کرا کے آپ کو اس ظلم کی

www.ShianeAli.com

خبر سنانے کے لیے آئی ہوں۔ نانا آپ کا وہ بیٹا جس کو آپ نے اپنی آغوش میں پالا تھا۔ کربلا کے میدان میں بے یارو مددگار پیاسا ذبح کر دیا گیا اور اس کی لاش کئی روز تک بے گور و کفن گرم ریت پر تڑپتی رہی۔

منقول ہے کہ یہ الفاظ سن کر قبر رسولؐ لرزنے لگی۔ راوی کہتا ہے کہ ہر طرف کہرام مچا ہوا تھا کہ ایک بچی آگے بڑھی اور پھوپھی کا دامن پکڑ کر پوچھا۔ پھوپھی این ابی ، این اخی القاسم واین علی الاکبر . این علی الاصغر ، این عمی العباس پھوپھی میرے بابا کہاں ہے؟ میرا بھائی قاسمؑ کدھر ہے؟ علی اکبرؑ کہاں ہے؟ علی اصغرؑ کہاں ہے؟ میرے چچا عباس کہاں ہیں؟ جب بیبیوں نے یہ الفاظ سنے تو اس قدر گریہ و بکا اور ماتم ہوا کہ گویا مدینہ کی دیواریں بھی چیخ چیخ کر رو رہی ہوں۔ اور جب یہ لٹا ہوا قافلہ اپنے گھر میں پہنچا تو وارثوں سے خالی گھر کو دیکھ کر کئی مخدرات عصمت بے ہوش ہوگئیں۔ روایت کے الفاظ ہیں کہ پھر یہ بیبیاں جب تک زندہ رہیں ان کی ساری زندگی روتے روتے گزر گئی۔ اور جناب ام البنینؑ کا یہ معمول تھا کہ روزانہ جنت البقیع میں جاتیں اور ہائے حسین! ہائے حسینؑ! کہہ کر روتی رہتیں۔ اہل مدینہ آپ کے بین اور نوحے سن کر روتے تھے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ

☆☆☆☆

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/
www.ShianeAli.com

دن کو فاقہ ہی بسر کرے اور عصر کے وقت فاقہ کشی کرے اور مظلوم کربلا کے قاتلوں پر لعنت کرے پس جو مؤمن اس دن کو اس طرح گزارے گا خداوند متعال اس کو ہزار حج، ہزار عمرہ اور ہزار ایسے جہاد کا ثواب عطا فرمائے گا جو اس نے رسالتؐ مآب کی معیت میں کیا ہو۔

ہر نبی، ہر وصی، ہر صدیق اور ہر شہید کی شہادت کا اجر اس کو عطا فرمایا جائے گا۔

راوی کہتا ہے کہ ایک مرتبہ امام جعفر صادق علیہ السلام بیمار ہوئے تو اپنے خادم سے کہا کہ کسی شخص کو روضۂ اطہر امام حسینؑ پر بھیجو کہ میری شفاء کے لیے دعا کرے۔ میں باہر آیا اور ایک شخص سے مولا کی یہ خواہش بیان کی تو وہ شخص مان گیا اور کربلا میں مظلوم کربلاؑ کے روضہ پر جانے کے لیے تیار ہو گیا۔ لیکن اس نے ایک سوال کیا کہ امام حسینؑ بھی امامؑ ہیں اور امام جعفر صادق بھی امامؑ ہیں پھر مجھے وہاں دعا کے لیے کیوں بھیج رہے ہیں؟ میں نے واپس آ کر اس سوالی کا سوال آپ کی خدمت میں دہرایا تو آپ نے فرمایا: وہ سچ کہہ رہا ہے کہ میں بھی امامؑ ہوں اور وہ بھی امامؑ ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے کئی جگہوں کو دعا کی قبولیت سے سرفراز فرمایا ہے اور قبر مطہر امام حسینؑ ان مقامات میں سے ہے۔ پھر امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی مظلومانہ شہادت کے عوض انہیں چند امور خصوصی طور پر عطا فرمائے ہیں۔ امامت ان کی اولاد میں رکھی گئی ہے۔ ان کی قبر اطہر کی خاک کے اندر شفا عطا فرمائی ہے اور ان کی زیارت کے آنے اور جانے میں جتنا عرصہ لگتا ہے وہ زائر کی عمر میں محسوب نہیں ہوتا۔ امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں ہمارے ہر محبؑ کو چاہیے کہ مظلوم کربلا حضرت امام حسینؑ کی قبر اطہر کی زیارت کرے کیونکہ ان کی قبر اطہر کی زیارت کرنے والا ناگہانی حادثات سے محفوظ، پانی میں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

ڈوب کر مرنے سے محفوظ، آگ میں جلنے سے محفوظ، مکان کے گرنے سے محفوظ اور درندے کے پھاڑ کھانے سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

امام موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہیں کہ جو شخص معرفت کے ساتھ امام حسینؑ کی زیارت کرے خدا اس کے اگلے اور پچھلے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ جو شخص امام حسینؑ کی قبر کی زیارت قصد قربت سے کرے اور اس کے دل میں خود نمائی کا قصد نہ ہو وہ مومن گناہوں کی آلودگی سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جس طرح دھلنے کے بعد کپڑا پاک صاف ہو جاتا ہے اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور زیارت کے لیے ہر قدم کے بدلے عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ مظلوم کربلاؑ کی قبر اطہر کے زائر کے پسینہ سے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے پیدا فرماتا ہے جو قیامت تک اس زائر کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص مظلوم کربلاؑ کی قبر اطہر کی زیارت نہ کرے (وسائل کے دستیاب ہونے کی صورت میں) اور اسی حالت میں مر جائے تو وہ ناقص الایمان اور ناقص الدین مرا اور اگر اپنے (نیک) اعمال کی وجہ سے بہشت میں جائے تو زائرین سے کم درجہ میں ہوگا۔ نیز آپؑ نے فرمایا کہ جو شخص حج بیت اللہ بجالائے لیکن آپ کی قبر اطہر کی زیارت نہ کرے تو اس نے اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے ایک حق کو ترک کیا۔ نیز آپ نے فرمایا کہ جو مومن روز عرفہ مظلوم کربلاؑ کی قبر مطہر کی زیارت کرے اللہ تعالیٰ اس کو ایسے ہزار حج اور ہزار عمرہ کا ثواب عطا فرمائے گا جو جناب رسول کائناتؐ اور امام آخر الزمان کی معیت میں بجالایا ہو نیز آپ نے فرمایا

www.ShianeAli.com

کہ روز عرفہ اللہ تعالیٰ پہلے زائرین امام حسینؑ پر نظر کرتا ہے پھر حجاج کرام پر کیونکہ حج پر آنے والوں میں ولد الزنا بھی ہوتے ہیں جبکہ زائرین میں سے کوئی ولد الزنا نہیں ہوتا کیونکہ قبر حسینؑ پر ولد الزنا نہیں جا سکتا۔

امام حسینؑ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص میری شہادت کے بعد میری قبر کی زیارت کو آئے گا میں روز قیامت ضرور اس سے ملاقات کروں گا وہ خواہ کتنا ہی گناہ گار کیوں نہ ہو۔

امام حسینؑ کی زیارت کے فضائل بے شمار ہیں یہاں صرف مؤمنین کی رغبت کے لیے چند ایک کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اَلاَ لَعنَۃُ اللّٰہِ عَلَی القَومِ الظّالِمِینَ

www.ShianeAli.com

www.ShianeAli.com
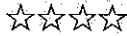
سینتالیسویں مجلس

امام سجادؑ کے فضائل ومصائب

فِی الْبحَارِ اَنَّ عَلِیّ بنِ الْحُسَیْنِ ؑ وُلِدَ فِی الْمَدِیْنَةِ یَوْمَ الْجُمْعَةِ.

بحارالانوار میں ہے کہ آسمان ولایت کے چوتھے تاجدار حضرت امام زین العابدینؑ بروز جمعہ المبارک پندرہ جمادی الاولیٰ کو مدینہ منورہ میں متولد ہوئے اور ۲۵ محرم سن ۹۵ ھ میں زہر سے شہید ہوئے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

آپ کا نام نامی علیؑ کنیت ابومحمد اور ابوالحسن تھی۔ مشہور القابات میں سے زین العابدین، سید الساجدین، امین اور بکا (یعنی زیادہ رونے والا) ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ ایران کے مشہور بادشاہ یزدگرد کی بیٹی جناب بی بی شہر بانو ہیں اور آپ کے والد گرامی امام حسینؑ ہیں۔ آپ زہد وتقویٰ، لباس وطعام اور فصاحت و بلاغت میں اپنے جد بزرگوار جناب امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ سے مشابہ تھے۔

آپ معمولی کھانا تناول فرماتے اور کھر درالباس زیب تن کرتے تھے۔ رحم دلی آپ کا خاص وصف تھا۔ آپ رات کی تاریکی میں اپنی پشت مبارک پر آٹا، روٹیاں، اور لکڑیاں رکھ کر فقرا، مساکین، یتیموں اور بیواؤں کے گھر رکھ آتے اور ان کو کانوں کان خبر بھی نہ ہوتی۔ جب آپ کی شہادت ہوئی تو پھر ان لوگوں کو پتہ چلا یہ ہمارے مددگار

www.ShianeAli.com

اور غم گسار علیؑ بن الحسینؑ تھے۔ جب آپ کو غسل دیا جانے لگا تو لوگوں نے دیکھا کہ وزن اٹھانے کی وجہ سے آپ کی پشت مبارک پر نشان پڑے ہوئے ہیں۔

ایک مرتبہ امام محمد باقر علیہ السلام آپؑ کی خدمت اقدس میں گئے تو دیکھا کہ کثرت عبادت کی وجہ سے آپ کی حالت متغیر ہے۔ شب بیداری کی وجہ سے آپ کے چہرے کا رنگ زعفران کی مانند ہے کثرت سجود کی بنا پر پیشانی پر نشانات ہیں اور قیام و رکوع کی وجہ سے آپؑ کی ٹانگوں پر ورم ہیں۔

امام محمد باقرؑ آپ کی یہ حالت دیکھ کر رونے لگے۔ مولاؑ کو ان کے رونے کا سبب معلوم تھا کہ میری محبت کی وجہ سے رو رہے ہیں۔ پس آپ نے فرمایا کہ ذرا وہ کتاب اٹھا کر لانا جس میں سید الوصیین امام المتقین امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کی عبادت کا حال مذکور ہے۔ چنانچہ امام محمد باقر علیہ السلام وہ کتاب لے کر حاضر خدمت ہوئے۔ آپؑ نے ان میں سے کچھ باتیں ان کی عبادت گزاری کی سنائیں اور پھر فرمایا:

Presented by: https://jafrilibrary.com/

بھلا کس کی مجال ہے کہ خداوند تعالیٰ کی عبادت میں امیر المومنین جیسی مشقت کا متحمل ہو سکے''

روایت میں ہے کہ جب آپ وضو فرمانے لگتے تو آپ کے چہرۂ اقدس کا رنگ زرد ہو جاتا۔ جب آپ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ نے فرمایا:

''ایک عبد خدا کا رنگ کیسے کیوں نہ ہو جو رب جلیل کی بارگاہ میں حاضری کا طلب گار ہو۔ امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب آپ مصلیٰ عبادت پر کھڑے ہوتے تو خضوع و خشوع کا یہ حال ہوتا کہ آپ نازک سی شاخ کی مانند لرزتے تھے۔ آپ شب و روز میں ہزار رکعت نماز ادا فرماتے۔ اور آپ کا حال یہ ہوتا جیسے کوئی ادنیٰ غلام رب جلیل کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے۔ کثرت عبادت و سجدہ کی وجہ سے آپ کے

www.ShianeAli.com

اعضاء اس قدر سخت ہو جاتے تھے کہ ہر سال ان کو چھری سے کاٹنا پڑتا تھا۔ جب آپ سجدہ کرتے تو اس قدر روتے کہ آپ کی ریش اطہر آنسوؤں سے بھیگ جاتی۔ اور سجدہ میں عرض کرتے میرے اللہ میرے مالک! تیرا یہ ادنا سا بندہ تیری بارگاہ میں حاضر ہے۔ خدایا اس مشکل امر کو میرے لیے آسان فرما۔

جب آپ نماز میں مشغول ہوتے تو پھر آپ اور کسی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے خواہ بلانے والا زور زور سے بلاتا رہتا۔

روایت میں ہے کہ ایک رات آپ نماز تہجد میں مشغول تھے کہ شیطان اژدھے کی صورت میں آپ کی طرف بڑھنے لگا لیکن آپ مطلقاً اس کی طرف متوجہ نہ ہوئے۔ پس اس ملعون نے آپؑ کی ایک انگلی اپنے منہ میں لے لی اور اسے خوب چبایا لیکن اس عاشق الٰہی کو بالکل پتہ نہ چلا اور تکلیف کا اصلاً احساس نہ ہوا یہ منظر دیکھ کر غیب سے آواز آئی اَنْتَ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ حَقًّا حقیقت میں آپ عبادت گزاروں کی زینت ہیں اور اسی بنا پر آپ کا یہ لقب مشہور عام ہوا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ آپ کا ایک بیٹا کنویں میں گر گیا۔ گھر میں رونے پیٹنے کی آواز بلند ہوتی رہی' لیکن آپ عبادت خدا میں مشغول رہے۔ بعد میں اس بیٹے کو زندہ سلامت نکال لیا آپ نے کبھی اپنے غلاموں اور کنیزوں کو کسی قصور پر نہیں مارا تھا بلکہ اس اونٹنی کو جس پر آپ نے بائیس حج ادا فرمائے تھے کبھی ایک تازیانہ تک نہ مارا تھا۔

روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ کسی شخص نے آپ کو بہت برا بھلا کہا اور کئی سخت کلمات کہے لیکن آپؑ مع اصحاب کے اس کے گھر گئے اور فرمایا:

''اے عبد خدا! جو کچھ تو نے میرے بارے میں کہا ہے اگر وہ سچ تھا تو میں خدا

www.ShianeAli.com

سے اس کی بخشش کا طلب گار ہوں اور اگر وہ کلمات درست نہ تھے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست بدعا ہوں کہ وہ اس پر تمہارا مواخذہ نہ فرمائے۔ لیکن اتنا بڑا متحمل بردبار اور صابر ہونے کے باوجود مظلوم کربلا کے مصائب پر اتنا روتے تھے کہ آپ کو صبر نہ آتا تھا۔ آپ ہر وقت روتے رہتے تھے۔ بحار الانوار میں منقول ہے کہ ایک شخص نے آپ کی کنیز سے کہا کہ مجھے مولا کے اوصاف و کمال سے آگاہ کرو۔ تو کنیز نے کہا:

''مفصل جاننا چاہتے ہو یا مجمل؟ اس نے عرض کیا بطور اختصار بتا دو۔ تو اس کنیز نے کہا: ''جب سے میں ان کی کنیزی میں آئی ہوں رات کو کبھی میں نے ان کے لیے بستر نہیں بنایا کیونکہ آپؑ ساری رات عبادت میں مصروف رہتے ہیں اور دن کو آپؑ کے سامنے کبھی کھانا نہیں رکھا کیونکہ آپؑ روزے سے ہوتے ہیں۔ اور افطار کے وقت جب آپؑ کے سامنے پانی اور کھانا لے کر جاؤں تو آپ اسے دیکھ کر روتے ہیں اور فرماتے ہیں:

Presented by: https://jafrilibrary.com/

''افسوس صد افسوس! میرے پدر بزرگوار تشنہ لب شہید ہوں اور میں ٹھنڈا پانی پیئوں۔ پھر اس قدر روتے کہ آنسو اس پانی اور کھانے پر گرنے لگتے۔ (اور وہ ان آنسوؤں سے بھیگ جاتا)

اَلا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظّٰالِمِيْنَ

www.ShianeAli.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com
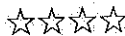
اڑتالیسویں مجلس

امام موسیٰ کاظم کے فضائل و مصائب

فِي الْبِحَارِ اَنَّ مُوْسٰی ابْنِ جَعْفَرٍ وَلِدَ بِمَنْزِلٍ بَیْنَ الْمَلَةِ وَالْمَدِیْنَةِ یُقَالُ لَهُ اَبْوَاء لتبع مِنْ صَفَرٍ سَنَةً ثَمَانٍ وَ عِشْرِیْنَ وَمِائَةَ مِنَ الْهِجْرَة

بحارالانوار میں مروی ہے کہ امام جن و بشر حضرت موسٰی بن جعفر سات

Presented by: https://jafrilibrary.com/

صفر ۱۲۸ھ کو مکہ و مدینہ کے درمیان ربوا کے مقام پر متولد ہوئے اور ۲۵ رجب ۱۸۳ھ کو سندی بن شاہک کی قید میں بغداد میں زہر کے اثر سے آپ کی شہادت ہوئی۔

آپ کا اسم مبارک موسیٰ، کنیت ابوالحسن اور مشہور القاب صالح۔ کاظم، صابر، امین اور زین المجتہدین ہیں۔ اپنے زمانہ میں علم و حلم، زہد و تقویٰ میں آپ کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ بلکہ آپ اپنے زمانے میں تمام اوصاف و کمالات میں سب سے افضل واشرف اور برتر تھے۔

عیون اخبار الرضا میں علی بن یقطین سے منقول ہے کہ ہارون الرشید نے اپنی محفل میں ایک شعبدہ باز ساحر کو بلایا تا کہ وہ اپنے جادو سے آپؑ کو عاجز اور نادم کرے۔ پس ہارون نے اپنے دستر خوان پر اپنے قریب آپؑ کو جگہ دی اور اس ساحر

www.ShianeAli.com

کو اشارہ کیا پس مولا جو لقمہ توڑتے جادوگر جادو سے اسے اڑا دیتا۔ یہ دیکھ کر ہارون اور اس کے رفقا ہنسنے لگے۔

جب مولاؑ نے اس جادوگر کی گستاخی مشاہدہ کی تو آپ نے قالین پر بنے ہوئے شیر کو آواز دی یا اَسد اللہ خذ عدو اللہ اے اللہ کے شیر اس دشمن خدا کو کھا جا۔ یہ کہنا تھا کہ وہ شیر زندہ ہوا اور اس جادوگر کو چیر پھاڑ کر کھا گیا۔ یہ منظر دیکھ کر ہارون اور اس کے رفقاء بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش آیا تو کہا:

''اے ابوالحسنؑ خدا کے لیے اس شیر کو حکم دیجئے کہ اس شخص کو اگل دے۔ رحم کرنا آپ کے خاندان کا شیوہ ہے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا:

''ہارون اگر حضرت موسیٰ کے عصا نے وہ جادوگر اگل دیئے ہوتے تو میں بھی ایسا کر دیتا۔ پس اس کا دوبارہ زندہ ہونا ممکن نہیں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

ایک مرتبہ علیؒ بن یقطین جو کہ آپ کا حب دار اور ہارون کا وزیر تھا نے خط لکھا کہ مولا پاؤں کا مسح کرنے یا دھونے کے بارے میں لکھ بھیجیں تا کہ میں اس پر عمل کروں۔ یہاں اس مسئلہ پر بحث ہو رہی ہے۔ پس جواب میں آپ نے لکھا کہ تجھ پر لازم ہے کہ تین مرتبہ کلی کرو تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالو، تین مرتبہ منہ دھوؤ۔ تین مرتبہ داڑھی میں خلال کرو۔ تین بار بازو دھو، تین بار کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح کر اور پھر تین بار پاؤں دھوؤ۔ اور اس کے خلاف ہرگز نہ کرنا۔ علی بن یقطین اسی طرح وضو کرنے لگا۔ ادھر ہارون کے مصاحبین ہر وقت اس سے کہتے کہ علی بن یقطین رافضی ہے اس کو نکال دو۔ پس اس نے کہا کہ دیکھتے ہیں کہ علی بن یقطین وضو کیسے کرتا ہے۔ چنانچہ ہارون اور اس کے رفقاء چھپ کر اس کا وضو دیکھتے رہے مذکورہ طریقے سے وضو دیکھ کر ہارون نے کہا میں نہ کہتا تھا کہ یہ شیعہ نہیں ہے۔ لوگ سب جھوٹ بولتے ہیں۔ ابھی یہ

www.ShianeAli.com

امتحان ختم ہوا ہی تھا کہ امام موسیٰ کاظمؑ کا قاصد پہنچ گیا اور مولا کا فرمان پہنچایا کہ آج کے بعد اس طرح وضو کرنا جس طرح حکم خدا ہے اور ساتھ ہی وضو کا طریقہ بھی بتا دیا۔ پس علی بن یقطین آپ کے بتائے ہوئے طریقے سے وضو کرنے لگا۔

بحار الانوار میں ہے کہ ایک مرتبہ ہارون الرشید مدینہ منورہ گیا اور امام موسیٰ کاظم کو اپنے جد کے روضہ اطہر پر نماز پڑھتے دیکھا تو دلی عداوت کی بناء پر اپنے سپاہیوں سے کہا: انہیں قید کرلو پھر حاکم بصرہ عیسیٰ کے پاس بھیج دیا کہ انہیں قید میں رکھو۔ اس بدبخت نے آپ کو ایک تنگ وتاریک کمرے میں قید کر دیا۔ وہ کمرہ ہر وقت مقفل رہتا سوائے دو وقت کے' ایک جب آپ نے وضو کرنا ہوتا' دوسرے جب وقت افطار ہوتا۔ اس کے بعد اس ملعون نے آپ کو حاکم بغداد فضل بن ربیع کے پاس بھجوا دیا اور حکم دیا کہ آپ کو قید سخت میں رکھو۔ اس نے مولا کو زنجیروں میں باندھ کر پہلے سے بھی تنگ کمرے میں قید کر دیا۔ مولا اس شدید تکلیف کے باوجود دن کو روزہ رکھتے اور رات کو عبادت خدا میں مشغول رہتے اور صبر وشکر کے سوا کوئی کلمہ زبان اقدس پر جاری نہ کرتے۔ ہارون نے کئی بار کوشش کی کہ آپ کو دوران قید تلوار سے شہید کروا دے جب بسیار کوشش کے باوجود ایسا نہ کرسکا تو داروغہ زندان سندی بن شاہک کو حکم دیا کہ زہر دے کر انہیں ہلاک کر دے۔ اس ملعون نے ایسا ہی کیا۔ آپ اس زہر سے علیل ہو گئے تین شب و روز آپ تڑپتے رہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

مسیّب کہتا ہے کہ میں زندان کا کلید بردار اور نگران تھا۔ تیسری شب امام موسیٰ کاظم نے مجھے بلوایا اور کہا مسیّب میں آج رات مدینہ جانا چاہتا ہوں۔ مسیّب کہتا ہے میں نے عرض کیا یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ کیونکہ میں اکیلا تو یہاں پر نہیں ہوں، دوسرے لوگ بھی نگرانی کررہے ہیں اگر میں دروازہ کھول بھی دوں تب بھی آپ نہیں جاسکیں گے۔

www.ShianeAli.com

مولا نے فرمایا:

مسیّب میں ہرگز نہیں چاہتا کہ تو میرے لیے دروازہ کھولے اور نہ ہی میں اس کا محتاج ہوں۔ اتنا کہہ کر آپ نے کچھ پڑھا تو ساری زنجیریں گر پڑیں اور دروازہ خود بخود کھل گیا آپ میری آنکھوں سے اوجھل ہو گئے پھر تھوڑی دیر کے بعد میں نے دیکھا کہ آپ واپس اپنی جگہ پر آ گئے اور وہ زنجیریں پہن لیں اور مجھے فرمایا:

مسیّب آج رات میں اپنے مالک کے پاس جا رہا ہوں تمہیں صرف یہ کرنا ہے کہ جب میں تجھ سے پانی طلب کروں اور میرے جسم کا رنگ بدل جائے تو سمجھ لینا کہ تیرا امامؑ اس دنیا سے چل بسا۔ پس میرے مرنے کی اطلاع اس وقت تک کسی کو نہ دینا جب تک میرا بیٹا امام رضاؑ یہاں سے نہ چلا جائے۔ میں نے حکم کی تعمیل کی۔ پھر میں نے دیکھا کہ آپ دارِ فانی سے کوچ کر چکے ہیں پس میں آپ کی مفارقت پر بہت رویا۔ میں نے آپ کی رحلت کی خبر سندی بن شاہک کو دی تو وہ ملعون میرے ساتھ قید خانہ میں آیا اور آپ کی موت کی تصدیق کی۔ ان بدبختوں نے آپ کی لاش اٹھائی اور ساتھ ساتھ کہتے تھے:

''اے لوگو! یہ رافضیون کے امامؑ کی لاش ہے جس نے دیکھنی ہو دیکھ لے۔ وہ اتنی ذلت سے لاش اٹھائے لے جا رہے تھے اور آپ کی شان میں نازیبا کلمات کہہ رہے تھے کہ جن کے بیان سے دل چھلنی ہو جاتا ہے۔ پس اس مظلومیت کے ساتھ مولا نے دنیا فانی سے کوچ فرمایا۔

اَلا لَعنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ

☆☆☆☆

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

www.ShianeAli.com

انچاسویں مجلس

امام رضاؑ کے فضائل ومصائب

آٹھویں تاجدار ولایت حضرت امام رضاؑ ۱۱ ذی قعدہ ۱۵۳ھ کو مدینہ منورہ میں ظہور پذیر ہوئے۔ آپ کا نام نامی اسم گرامی علیؑ کنیت ابو الحسنؑ مشہور القابات صابر، رضی، وفی اور رضاؑ ہیں آپ کی انگشتری پر ماشاء اللہ لاحول وقوۃ الا باللہ کندہ تھا۔

فِی عُیُوْنِ اَخْبَارِ الرِّضَا قَالَ اَمِیْرُ الْمُوْمِنِیْنَ سَیُقْتَلُ وَلَدِیْ فِی اَرْضِ طُوْسٍ اِسْمُهُ اِسْمِی وَاِسْمُ اَبِیْهِ اِسْمُ ابْنِ عِمْرَانَ مُوْسٰی فَمَنْ زَارَ فِیْ غُرْبَتِهٖ غَفَرَ اللّٰهُ ذُنُوْبَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَمَا تَاَخَّرَ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلُ عَدَدِ النُّجُوْمِ وَقَطْرَاتِ الْاَمْطَارِ وَاَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ.

عیون اخبار رضا میں امیر کائناتؑ سے منقول ہے کہ عنقریب طوس میں میرا ایک بیٹا شہید ہوگا جو میرا ہمنام ہوگا اور اس کے والد گرامی کا نام عمران کے بیٹے والا یعنی موسیٰ ہوگا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

پس ہمارے حب داروں میں سے جو ان کی قبر اطہر کی زیارت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ اور آئندہ سارے گناہ معاف فرمائے گا خواہ وہ آسمان کے ستاروں، بارش کے قطروں اور درختوں کے پتوں جتنے ہی کیوں نہ ہوں۔

عیون اخبار رضاؑ میں خود امام رضاؑ سے مروی ہے کہ جس نے طوس میں میری زیارت کی گویا اس نے رسول کائناتؐ کی زیارت کا شرف حاصل کیا اور اللہ تعالیٰ سے ہزار حج اور ہزار عمرہ مقبول کا ثواب عطا فرمائے گا۔ میں اور ہمارے آباء واجداد روز قیامت اس کے شفیع ہوں گے۔

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ میرا ایک بیٹا خراسان کی سرزمین پر قتل ہوگا۔

www.ShianeAli.com

پس جس مؤمن نے ان کی زیارت کی ان کے حق امامت وولایت کا اعتراف کرتے ہوئے روز قیامت میں اس کا ہاتھ پکڑ کر داخل بہشت کروں گا۔ اگرچہ اس مومن نے گناہان کبیرہ کا ارتکاب کیا ہو۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا مولا ان کے حق کی معرفت سے کیا مراد ہے؟ تو آپؑ نے فرمایا۔ وہ یہ ہے کہ آدمی اقرار کرتا ہو کہ وہ امام منصوص من اللہ ہیں اور ان کی اطاعت فرض ہے۔ پس جو میرے اس بیٹے کی اس شرط کے ساتھ زیارت کرے گا اللہ تعالیٰ کو ستر ہزار ایسے شہداء کے برابر ثواب عطا فرمائے گا جنہوں نے رسول اکرمؐ کے ساتھ جہاد میں حصہ لیا ہو۔

عیون اخبار رضاؑ میں خود امام رضا فرماتے ہیں کہ جس نے عالم غربت میں میری زیارت کی اللہ تعالیٰ اسے لاکھ شہید، لاکھ صدیق، لاکھ حج، لاکھ عمرہ، اور لاکھ مجاہد کا ثواب عطا فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ روز قیامت اسے ہمارے ساتھ محشور فرمائے گا۔ اور جنت میں وہ ہمارے ساتھ اعلیٰ درجات کا حامل ہوگا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

امام رضاؑ فرماتے ہیں کہ جو شخص پہلے غسل کرے اور پھر میری زیارت کرے وہ گناہوں کی آلودگی سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے گویا ابھی شکم مادر سے پیدا ہوا ہو۔ ابی نصر بزنطی سے منقول ہے کہ میں نے ایک مرتبہ امام رضاؑ کے ایک خاص آثار میں یہ لکھا ہوا دیکھا کہ ہمارے شیعوں میں سے جو میری قبر کی زیارت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ہزار حج کا ثواب عطا فرمائے گا۔ پس میں نے اس بات کا ذکر آپؑ کے فرزند حضرت امام محمد تقیؑ سے ذکر کیا اور پوچھا مولا کیا واقعاً آپ کے پدر بزرگوار کی قبر کی زیارت ہزار حج کے برابر ہے۔ تو آپؑ نے فرمایا خدا کی قسم ان کے حق معرفت کی شرط کے ساتھ ان کی قبر کی زیارت ایک ہزار نہیں بلکہ دس ہزار حج کے ثواب کے برابر ہے۔

بحار الانوار میں ہے کہ جب مامون الرشید نے ایک شخص کو بھیج کر آپ کو خراسان طلب کیا اور آپ خراسان جانے کے لیے تیار ہوئے تو یہ ہلاکت خیز خبر سن کر

www.ShianeAli.com

مدینہ کے ہر گھر میں ایسا کہرام بپا ہوا گویا مدینہ کے درودیوار گر پڑیں گے۔ مولاؑ نے اپنے اقربا کو اکٹھا کیا ان سے ملے اور ان میں بارہ ہزار دینار تقسیم کیے۔ اور فرمایا:

میں تم سب کو اللہ کے حوالے کرتا ہوں آج کے بعد پھر ملاقات نہ ہوگی۔"

مولا ایک ایک کو رخصت کرتے اور روتے رہے۔ سب عزیز و اقارب کو وداع کرنے کے بعد سب کو روتا پیٹتا چھوڑ کر آپ قبر رسول کائنات پر آئے اور کافی دیر قبر سے لپٹ کر روتے رہے۔

راوی کہتا ہے کہ مولا قبر اطہر کو وداع کر کے باہر آتے پھر شدت جذبات سے واپس جا کر قبر سے لپٹ جاتے۔ کئی بار آپ نے ایسے ہی کیا پھر بڑی حسرت و یاس سے قبر اطہر سے وداع ہوئے اور بلند آواز سے روتے ہوئے خراسان کے لیے عازم سفر ہوئے۔ جب آپ طوس کے قریب پہنچے تو مامون الرشید نے ظاہر داری کے طور پر ارکان حکومت کے ساتھ شہر کے باہر آپ کا استقبال کیا۔ اور ظاہری طور پر بڑے عزت واحترام کے ساتھ آپ کو لے کر شہر میں آیا۔ پھر چند دن بعد کہا: اے فرزند رسول! خلافت آپ کا حق ہے لہٰذا آپ خلافت سنبھالیں آپ نے قبول نہ فرمائی اس نے پھر کہا اچھا اگر آپ خلافت قبول نہیں فرماتے تو میرے ولی عہد بن جائیں آپ نے فرمایا:

مامون تیری ولی عہدی اس شخص کو زیبا ہے جس نے تیرے بعد زندہ رہنا ہے بھلا وہ شخص ولی عہد کیسے بن سکتا ہے جو غریب الوطن تجھ سے پہلے زہر سے شہید کر دیا جائے اور زمین و آسمان اس کی مظلومیت پر آنسو بہائیں۔ پس یہ سن کر وہ ملعون غضبناک ہو گیا اور کہا:

"اے علی! ابن موسیٰ اگر آپ نے میری ولی عہدی قبول نہ کی تو میں آپ کو قتل کر دوں گا۔ پس امام خاموش ہو گئے اور اس نے آپ کی ولی عہدی کا اعلان کر دیا اور لوگوں سے بیعت بھی لے لی۔ لیکن اس کے عزیز و اقارب کو اس امر سے بڑی

Presented by: https://jafrilibrary.com/

www.ShianeAli.com

تشویش ہوئی اور مامون کو سخت سست کہا۔ اور اس نے آپؑ کے قتل کا وعدہ لیا۔ پس وہ ملعون ہمیشہ آپ کے قتل کے درپے رہتا اور ایسے موقع کی تلاش میں رہتا کہ کسی نہ کسی طرح امام رضا کو شہید کر دے۔ ایک روز اس نے اپنے رفقاء سے کہا کہ نماز تہجد کے دوران ان کو قتل کر دیا جائے۔ چنانچہ وہ ایک رات شمشیر بکف آپ کے حجرہ میں داخل ہوئے لیکن ان کو دیکھ کر سب تھرتھر کانپنے لگے اور کسی کو آپ کے قتل کی جرات نہ ہوئی حالانکہ آپؑ اس وقت سجدہ کی حالت میں تھے پس وہ نامراد واپس لوٹ آئے۔

جب وہ بدبخت کسی اور طرح آپ کو شہید نہ کرسکا تو ایک دن انگوروں میں زہر ملوایا اور آپ کے سامنے پیش کیے اور کہا:

"اے علی ابن موسیٰؑ! کھاؤ یہ بہت قیمتی اور نفیس انگور ہیں۔ آپؑ نے انگوروں کی طرف دیکھا اور سب کچھ سمجھ کر فرمایا:

Presented by: https://jafrilibrary.com/

مامون جنت کے انگور ان سے کہیں خوش ذائقہ ہیں۔ لیکن اس نے بہت اصرار کیا تو مولا نے چند دانے کھالیے۔ زہر نے اپنا اثر دکھانا شروع کیا آپ گرتے پڑتے واپس لوٹ آئے۔

ابوصلت کہتے ہیں کہ میں نے آپ کو بہت اذیت اور تکلیف میں دیکھا آپ اس زہر کے اثر سے بستر پر ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہے تھے۔ اور کسی کروٹ آپ کو چین نہ آتا تھا۔ پس مولاؑ نے مجھے فرمایا کہ ابوصلت دروازہ بند کردو میں نے آپ کے حکم کے مطابق دروازہ بند کر دیا۔ میں صحن خانہ میں کھڑا آپ کی مظلومیت پر رو رہا تھا کہ اچانک میں نے صحن میں ایک سات سالہ بچے کو دیکھا جو نہایت خوب صورت اور امام رضاؑ کے ہم شکل تھے۔ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ وہ آپؑ کے فرزند ارجمند حضرت امام جوادؑ ہیں۔ پس وہ شاہزادہ عالی وقار روتے ہوئے آپ کے حجرہ میں داخل ہوا۔ جب مولاؑ نے اپنے بیٹے کو دیکھا تو روتے ہوئے بانہیں پھیلا دیں اور بیٹے کو سینے سے لگا

www.ShianeAli.com

کر بار بار ان کی پیشانی چومتے تھے۔ پھر انہیں اپنے ساتھ لٹا کر کچھ باتیں کیں جنہیں میں مطلقاً نہ سمجھ سکا۔ اس کے بعد آپ راہی جنت ہوئے گویا آپ صرف اپنے فرزند کی آمد کے منتظر تھے۔ امام محمد تقیؑ ان کی وفات حسرت آیات پر بے قراری سے ہائے بابا! ہائے بابا! کہتے ہوئے روتے تھے کہ میرا جگر پھٹا جا رہا تھا۔ اور ایسے لگتا تھا کہ در و دیوار سے رونے کی آواز آ رہی ہے۔ پس آپؑ نے خود اپنے والد گرامی کو غسل دیا حنوط کیا کفن پہنایا۔ تابوت میں رکھ کر آپ پر نماز جنازہ پڑھی اور پھر آپ کی لاش اطہر کو اسی طرح بستر پر لٹا دیا۔ پھر یکایک امام محمد تقیؑ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ اس کے بعد جب مامون کو آپ کی وفات کی خبر پہنچی تو اس نے کمال عیاری سے اپنے رفقاء کے ساتھ بلند آواز سے رونا شروع کیا۔ مامون نے اپنا گریبان چاک کیا اپنے منہ پر طمانچے مارے انہیں غسل وکفن دیا اور ارکان حکومت کے ساتھ نماز جنازہ پڑھی۔

آپ کی شہادت کی خبر سن کر طوس کے ہر گھر سے رونے پیٹنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

کتاب بحار الانوار میں منقول ہے کہ امام رضاؑ کی ہمشیرہ فاطمہؑ کو آپ سے بہت محبت تھی۔ وہ آپ کی جدائی میں دن رات روتی رہتی تھیں پھر بھائی کے مفارقت کے غم سے مغلوب ہو کر ان کی ملاقات کے لیے عازم طوس ہوئیں۔ سفر کی صعوبتیں برداشت کرتی ہوئی جب شہر سارہ میں پہنچیں تو بیمار ہو گئیں۔ اہلیان شہر سے پوچھا کہ یہاں سے قم کتنی دور ہے؟ لوگوں نے بتایا دس فرسخ۔ آپؑ نے فرمایا: "مجھے قم تک پہنچا دو۔ پس جب آپ شہر قم کے قریب پہنچیں اور یہ خبر اہل قم تک پہنچی تو سب اشراف قم آپ کے استقبال کے لیے شہر سے باہر آئے اور قم کے حاکم موسیٰ بن خزرج کمال ادب سے آپ کی ناقہ کی مہار تھام کر اشراف شہر کیساتھ شہر قم میں داخل ہوا۔

منقول ہے کہ جب جناب معصومہؑ شہر میں داخل ہوئیں تو دیکھا کہ ہر گھر

www.ShianeAli.com

میں ماتم داری ہو رہی ہے۔ ہر گھر سے رونے کی آوازیں آ رہی ہیں۔ تمام مرد و زن نے سیاہ لباس پہنا ہوا ہے۔ یہ حالت دیکھ کر جناب معصومہؑ نے پوچھا کہ شہر میں کون رئیس فوت ہو گیا ہے۔ جس کے غم میں سارا شہر ماتم اور رونے میں مصروف ہے سب خاموش رہے۔ پھر مخدومہ دارین نے فرمایا:

تجھے ہمارے حق کی قسم! مجھے بتاؤ کہ کون فوت ہوا ہے اور شہر میں کس کا ماتم ہو رہا ہے؟" جب معظّمہ نے اصرار کیا تو وہ تمام لوگ رونے لگے۔ انہوں نے اپنے عمامے اتار کر پھینک دیئے اور عرض کیا: "آقا زادی! کئی دن ہو گئے ہیں کہ مامون ملعون نے آپ کے بھائی حضرت امام رضاؑ کو زہر دے کر شہید کر دیا۔ پس ہم اس بے کس غریب الوطن کی مصیبت پر رو رہے ہیں۔

راوی کہتا ہے کہ جب جناب معصومہ نے یہ خبر سنی تو غش کھا کر گر پڑیں۔ جب افاقہ ہوا تو ہائے بھائی ہائے غریب! کہہ کر رونے لگیں۔ روتے روتے آپ بے حال ہو جاتیں اور کہتیں ہائے بھائی! آپ کی شہادت کی خبر سننے سے پہلے مجھے موت کیوں نہ آ گئی۔ سترہ دن تک آپ بھائی کا ماتم کرتی رہیں اور روتی رہیں اور سترہ دن بعد آپ بھی بھائی کی جدائی میں رحلت فرما گئیں۔ اس معظّمہ کی رحلت سے شہر قم میں ایک مرتبہ پھر قیامت بپا ہو گئی۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اَلا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظّالِمِينَ وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا اَىَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ

☆☆☆☆☆

www.ShianeAli.com

معروف کتب پر مبنی کمپیوٹر ڈی وی ڈی

بیادِ سید وصی حیدر رضا زیدی

Presented by: https://jafrilibrary.com/

کتابوں کی لسٹ ڈی وی ڈی کور کی پشت پر ملاحظہ فرمائیں۔

خصوصی تعاون: حجتہ الاسلام سید نو بہار رضا نقوی (فاضل مشہد، ایران)

سگ درِ بتولؑ: سید علی قنبر زیدی ۔ سید علی حیدر زیدی

التماس سورہ فاتحہ برائے ایصالِ ثواب سید وصی حیدر رضا زیدی ابنِ سید حسین احمد زیدی (مرحوم)

DOLBY DIGITAL DVD

Shia Media Source
info@shianeali.com www.ShianeAli.com

معروف کتب پر مبنی کمپیوٹر ڈی وی ڈی ● التماس سورہ فاتحہ برائے ایصالِ ثواب سید وصی حیدر رضا زیدی ابنِ سید حسین احمد زیدی (مرحوم)

DVD DOLBY DIGITAL